رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

خدایا ہمیں بخشدے اور ہمارے ان ایماندار بھائیوں کو جو ہم سے پہلے گذر چکے

الحمد للہ علی طبع کتاب

ترجمۃ الامام ابی حنیفۃ النعمان بن ثابتؒ امام اہل الرأے

منقولۃ من

تاریخ بغداد

للامام العلامۃ المحدث ابی بکر الخطیب البغدادیؒ المتوفی سنۃ ۴۶۳ھ

المحفوظ بدار الکتب السلطانیۃ المصریۃ نمبرۃ ۲۰ (تاریخ)

مع ترجمہ اردو بنام

امامِ محمدی

مترجمہ

جناب مولانا مولوی محمد صاحب مدرس مدرسہ محمدیہ و اڈیٹر اخبار محمدی دہلی

جس میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی پوری سوانحعمری اور آپ کی نسبت

بڑے بڑے بزرگ محدثین اور فقہا کی موافق مخالف رائیں درج ہیں

بماہ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ

بفرمائش جناب مترجم صاحب جیّد برقی پریس دہلی میں طبع ہوئی

ملنے کا پتہ

دفتر اخبار محمدی اجمیری دروازہ دہلی

بار اول — تعداد ۱۰۰۰ — قیمت عہ

1

بسم الله الرحمن الرحيم

نبذة من ترجمة المصنف العلامة رحمه الله تعالى

قال الذهبي في تذكرته ص ٣١٢ ج ٣ الخطيب الحافظ الكبير الامام محدث الشام والعراق ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي البغدادي صاحب التصانيف ولد سنة اثنتين وتسعين وثلث مائة وكان والده خطيب قرية درزيجان قال ابن ماكولا كان الخطيب آخر الاعيان ممن شاهدناه معرفة وحفظا واتقانا وضبطا الحديث النبي صلى الله عليه وسلم وتفننا في علله واسانيده وعلما بصحيحه وغريبه وفرده ومنكره ومطروحه ثم قال ولم يكن ببغداد بعد الدارقطني مثله ولعل الخطيب لم ير مثل نفسه قال ابو اسحق الخطيب يشبه الدارقطني في معرفة الحديث وحفظه قال السمعاني كان الخطيب مهيبا وقورا ثقة متحريا حسن الخط كثير الضبط فصيحا ختم به الحفاظ قال ابن شافع انتهى اليه الحفظ والاتقان في علوم الحديث قال الفضل بن عمر النسوي كنت بجامع صور عند الخطيب فدخل عليه علوي وفي كمه دنانير فقال هذا الذهب تصرفه في مهماتك فقطب وقال لا حاجة لي فيه فقال كانك تستقله نفض كمه على سجادة الخطيب قال هي ثلاث مائة دينار فخجل الخطيب وقام واخذ سجادته وراح فما انسى عز خروجه وذل العلوي وهو يجمع الدنانير قال ابو زكريا التبريزي كنت اقرأ على الخطيب بحلقته بجامع دمشق كتب الادب المسموعة له وكنت اسكن منارة الجامع فصعد الي وقال احببت ان ازورك فتحدثنا ساعة ثم اخرج ورقة وقال الهدية مستحبة اشتر بهذه اقلاما فاذا خمسة دنانير ثم صعد نوبة اخرى ووضع نحوا من ذلك وكان اذا قرأ الحديث يسمع صوته في آخر الجامع كان يقرأ معربا صحيحا - ولما حج الخطيب رحمه الله تعالى شرب من ماء زمزم ثلث شربات وسأل الله ثلاث حاجات اخذا بالحديث ماء زمزم لما شرب له فالحاجة الاولى ان يحدث تاريخ بغداد بها الثانية ان يملي الحديث بجامع المنصور الثالثة ان يدفن عند بشر الحافي فقضى الله له ذلك وكان رحمه الله يختم كل يوم قريب الغياب قراءة ترتيل ثم يجتمع عليه الناس وهو راكب فيقولون حدثنا فيحدث وقد كان رئيس الرؤساء تقدم الى الوعاظ والخطاب الا يروا حديثا حتى يعرضوه على ابي بكر واخرج بعض اليهود كتابا باسقاط النبي صلى الله عليه وسلم الجزية عن الخيابرة وفيه شهادة الصحابة فعرضه

الوزير على ابی بکر فقال هذا امر ور قيل من اين قلت هذا قال فيه شهادة معاويةؓ وهو اسلم عام الفتح بعد خيبر وفيه شهادة سعد بن معاذؓ ومات قبل خيبر بسنتين وكان سخيا يفرق ماله على المحدثين وقف كتبه على يد ابى الفضل بن خيرون قال السمعانى له ستة وخمسون مصنفا ثم سمى بعض تصانيفه منها تاريخ بغداد وهذا الكتاب جزء منه" اقول ان ابن خلكان كتب فی وفياته انه صنف قريبا من مائة مصنف لو لم يكن له سوى التاريخ لكفاه وقد قيل فی تصانيفه رحمه الله تعالى

تصانيف ابن ثابت الخطيب	الذ من الصبى الغض الرطيب
يراها اذا رواها من حواها	رياضا للفتى اليقظ اللبيب
ويا خذ حسن ما قد ضاع منها	بقلب الحافظ الفطن الاريب
فاية راحة ونعيم عيش	توازى كتبها بل اى طيب

قال ابن النجار الخطيب امام مصنف لم يدرك مثله قال الهمدانی مات هذا العلم بوفاة الخطيب" قال الرميلى مرض الخطيب فی رمضان من سنة ثلث وستين واربعمائة فی نصفه الى ان اشتد به الحال فی اول ذی الحجة ومات يوم سابعه وصلى عليه ابو الحسين بن المهتدی بالله ودفن بجنب بشر الحافی ببغداد وكان بين يدی جنازته جماعة ينادون هذا الذی كان يذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذی كان ينفی الكذب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا الذی كان يحفظ حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم" وكان ابو اسحق الشيرازی ممن حمل جنازته قال على بن الحسين رأيت بعد موت الخطيب كان شخصا قائما بحذائی فاردت ان اسأله عن الخطيب فقال انزل وسط الجنة حيث يتعارف الابرار وقال الرميلى كنت ببغداد نائما فرأيت كانا عند الخطيب لقراءة تاريخه على العادة والشيخ نصر بن ابراهيم المقدسی عن يمينه وعن يمين نصر رجل سألت عنه فقيل هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء ليسمع التاريخ فقلت فی نفسی هذه جلالة لابی بكر ورآه بعض الصلحاء فی منامه فسأله عنه فقال انا فی روح وريحان وجنة نعيم قال ابن حجر العسقلانی فی نزهة النظر شرح نخبة الفكر وقل فن من فنون الحديث الا وقد صنف الخطيب فيه كتابا مفردا فكان كما قال الحافظ ابو بكر بن نقطة كل من انصف علم ان المحدثين بعد الخطيب عيال على كتبه" قوله فی شرح نخبة الفكر انتقد النظر لو جد تتما احلق الا الحديث وكفى به فخرا ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء - بجهد

اس کتاب کے مصنف حضرت امام خطیب رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات

امام ذہبی تذکرۃ الحفاظ جلد ثالث ص ۳۱۲ میں فرماتے ہیں کہ خطیب بغدادیؒ بڑے حافظ امام شام و عراق کے محدث تھے آپ کے والد بھی بہت بڑے محدث اور درزیجان کے خطیب تھے۔ کنیت ابوبکر اور نام احمد بن علی بن ثابت ہے ۲۴ جمادی الاخری ۳۹۲ھ ہجری بروز جمعرات بغداد میں پیدا ہوئے معمولی تعلیم سے آپ گیارہ سال کی عمر میں فارغ ہوگئے پھر طلب علم حدیث میں لمبے لمبے سفر کئے اور اس فن میں ایک ممتاز حیثیت حاصل کرلی ان کے شاگرد ابن ماکولا کہتے ہیں کہ خطیبؒ حدیث نبوی کی معرفت وحفظ وضبط و اتقان اور حدیثوں کی علتوں اور سندوں کے جانتے اور صحیح وغریب، مفرد و منکر اور ساقط کے معلوم کرنے میں ان پچھلے خاص لوگوں میں تھے جنکا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔ امام دار قطنیؒ کے بعد خطیبؒ جیسا کوئی محدث نہیں پیدا ہوا اور شاید خطیبؒ نے خود بھی اپنے جیسا کسی کو نہ پایا ہوگا۔ امام ابو اسحاق شیرازی کہتے ہیں کہ خطیبؒ حدیث کے پہچاننے اور یاد رکھنے میں امام دار قطنیؒ کے مثل تھے۔ حافظ سمعانی نے فرمایا کہ خطیبؒ ہیبت و وقار والے ثقہ مستند خوشخط بڑے ضابط اور فصیح تھے حافظوں کا ان پر خاتمہ ہوگیا۔ ابن شافع نے کہا کہ علوم حدیث میں حفظ و اتقان کا خطیبؒ پر خاتمہ ہوگیا سمعانی کہتے ہیں کہ خطیبؒ کی ۵۶ تصنیفات ہیں لیکن میں کہتا ہوں کہ تاریخ ابن خلکان میں مرقوم ہے کہ خطیبؒ کی قریب سو کے تصنیفات ہیں اور اگر انکی تصنیف سوا تاریخ بغداد کے اور کوئی نہ بھی ہوتی تو صرف یہ تاریخ ہی انکے علم و فضل اور وسعت معلومات کی شہادت کیلئے کافی تھی جس کتاب کے اس ایک جزو کے چھاپنے کا فخر ہمیں آج حاصل ہو رہا ہے۔ شجاع ذہلی نے کہا کہ خطیبؒ امام تھے مصنف تھے ان جیسا کوئی نہ تھا۔ ابو الحسن ہمدانی نے فرمایا کہ خطیبؒ کی موت سے علم حدیث کی موت ہوگئی، فضل بن عمر نسوی کہتے ہیں میں جامع صور میں امام خطیبؒ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک علوی آیا اور امام صاحب سے عرض کی کہ یہ تین سو دینار ہیں آپ اسے قبول فرمایئے اور اپنی ضروریات میں خرچ کیجئے آپ نے نہایت لاپرواہی سے انکار کردیا اس نے ان دیناروں کو آپکی جانماز پر ڈالدیا آپ جھلا کر جانماز جھاڑ کر وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور وہ شخص اپنا سا منہ لیکر اپنے دینار سمیٹ کر چلدیا ابو زکریا تبریزیؒ کا بیان ہے کہ جامع دمشق میں میں پڑھتا تھا اور مسجد ہی کے ایک حجرے میں رہتا تھا کبھی کبھی امام خطیبؒ میرے پاس تشریف لاتے ادھر ادھر کی باتیں کرکے مجھ سے فرماتے دیکھو بھائی ہدیہ قبول کرنا بھی مسنون طریقہ ہے یہ کہکر ایک پڑیا میرے سامنے رکھ کر چلے جاتے میں اسے کھولتا تو اس میں پانچ اشرفیاں نکلتیں جو آپ مجھے قلم دوات کے خرچ کے لئے دے جایا کرتے تھے آپ خوش آواز اور بلند لہجہ تھے جسوقت جامع مسجد میں احادیث پڑھتے تھے تو مسجد گونج اٹھتی تھی۔ الفاظ حدیث کے اعراب ظاہر کرکے نہایت صحت کے ساتھ پڑھتے تھے۔ حج کے زمانہ میں جب آپ چاہ زمزم کے پاس پہنچتے ہیں تو اس حدیث کو یاد کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "زمزم کا پانی جس مقصد کیلئے پیا جائے اللہ تعالیٰ اسے پورا کرتا ہے" آپ تین مقصدوں میں کہتے ہیں اور تین مرتبہ چاہ زمزم کا پانی پیتے ہیں ایک تو یہ کہ تاریخ بغداد آپ لکھ سکیں دوسرے یہ کہ بغداد کی مشہور جامع مسجد میں آپ درس حدیث دیں تیسرے یہ کہ بشر حافی کے پڑوس میں آپ دفن ہوں آپکی یہ تینوں دعائیں قبول ہوئیں، دس ضخیم جلدوں میں آپنے تاریخ بغداد لکھی جس کے اس ایک حصہ کو جو حضرت امام ابو حنیفہؒ کے متعلق ہے آج ہمیں مع ترجمہ طبع کرنیکا فخر حاصل ہو رہا ہے فالحمد للہ علی ذلک۔ جامع بغداد کے آپ مدرس بنے اور انتقال کے بعد آپکی تربت بھی وہیں ہوئی جہاں کی آپکی دعا تھی۔ ہر ایک رات

میں آپ اکثر تبہ قرآن کریم ختم کیا کرتے تھے اور ترتیل کے ساتھ پڑھا کرتے تھے اور لوگوں کو حدیث بھی پڑھایا کرتے تھے آپکا مرتبہ
حکومت کی نظر میں اتنا بڑا تھا کہ رئیس الرؤسا نے حکم دیا تھا کہ کوئی شخص وعظ خطبے وغیرہ میں کوئی حدیث بیان نہ کرے
جبتک کہ امام خطیبؒ سے اجازت نہ حاصل کرے کیونکہ حدیث کی پرکھ میں آپکو کمال حاصل تھا، یہودیوں نے خلیفۂ اسلام کے
سامنے ایک عہد نامہ پیش کیا جسکا مضمون یہ تھا کہ یہودیانِ خیبر سے جزیہ نہ لیا جائے اس عہد نامہ پر بڑے بڑے صحابہؓ کے
دستخط تھے اور عہد نامہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا بتلایا جاتا تھا سلطنت میں ایک کھلبلی مچ گئی یہ آخر امام خطیبؒ کے سامنے آئے
پیش کیا گیا آپنے بیک نگاہ دیکھتے ہی فرمایا کہ یہ جعلی ہے یہودیوں کی شرارت ہے انہوں نے خود اسے بنا لیا ہے آپسے ثبوت
طلب کیا گیا تو آپنے فرمایا دیکھو اسپر ایک گواہی تو حضرت امیر معاویہؓ کی ہے۔ فتح خیبر ۷ھ میں ہوا اور امیر معاویہؓ اسوقت اسلام
بھی نہیں لائے تھے وہ ۸ھ میں فتح مکہ والے سال مسلمان ہوئے تھے پھر اُنکے دستخط اس عہد نامہ پر جو انکے اسلام سے ایک
سال پہلے لکھا گیا کہاں سے آگئے علاوہ ازیں دوسری شہادت اسپر حضرت سعد بن معاذؓ کی ہے حالانکہ جنگ خیبر سے پہلے ہی
وہ انتقال فرما چکے تھے ۵ھ میں غزوۂ خندق کے زمانہ میں انکا انتقال ہوا اور ۷ھ میں خیبر کی زمینیں حضورؐ کے قبضہ میں
آئیں تو وہ اپنے انتقال کے دو سال بعد کسی عہد نامہ پر کیسے دستخط کرتے؟ یہ ایک واقعہ ہی نہیں اس جیسے بیسیوں واقعات
نے دنیا کو مجبور کر دیا تھا کہ وہ باور کریں کہ حضرت امام خطیبؒ اپنے زمانہ کے بے مثل امام اور زبردست علامہ اور لاثانی محدث
تھے باوجود اس علم و فضل زہد و قناعت بے نفسی اور بے غرضی کے آپ بڑے سخی تھے محدثین اور طلبۂ حدیث کے ساتھ
عموماً سلوک کیا کرتے تھے، انتقال سے پہلے اپنا تمام مال محدثین پر تقسیم کر دیا اپنی تمام کتابیں راہ اللہ وقف کر دیں۔ علم
حدیث کے تقریباً ہر فن میں آپکی کوئی نہ کوئی تصنیف ہے۔ آپکی تصانیف کی عام مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج تمام علماء طلباء
اُنکے بکثرت محتاج ہیں، مخلوق اونکی تصانیف کیطرف جھکی ہوئی ہے بڑے بلند پایہ شعراء نے آپکی تصانیف کی تعریف میں اپنا
زورِ قلم دکھایا ہے اور اونکی حلاوت کو اُنکی لذت کو اُنکی تحقیق کو اور اُنکی خوش اسلوبی اور حسن بیان اور بلند پایہ تحقیق کو نہایت
پسند کیا ہے اور خوب تعریف کی ہے بلکہ دنیا کی کسی چیز کو وہ اتنی محبوب نہیں سمجھتے جتنی محبت انہیں حضرت امام خطیبؒ کی تصانیف
سے ہے ۔۔ امام خطیبؒ ماہ رمضان ۴۶۳ھ کے نصف میں بیمار ہوئے یکم ذی الحجہ کو حالت نازک ہو گئی اور ۷ ذی الحجہ کو انتقال ہو گیا
جنازہ کی نماز قاضی ابو الحسینؒ نے پڑھائی اور آپ اپنی مقبول دعا اور دلی تمنا کے مطابق بشر حافی کی قبر کے پاس دفن کئے گئے انکے جنازہ
کے آگے ایک جماعت یوں پکارتی جاتی تھی یہ وہ شخص ہے جو حدیث نبوی سے اعتراض کو دفع کرتا تھا یہ وہ بزرگ ہیں جو رسولؐ
سے کذب کو دور کرتے تھے یہ وہ ہیں جو حدیث پیغمبرؐ کے حافظ تھے انکا جنازہ اٹھانیوالوں میں ابو اسحٰق شیرازی بھی تھے۔
علی بن حسین کہتے ہیں کہ خطیبؒ کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے سامنے کھڑا ہے میں نے اس سے خطیبؒ کا حال پوچھا
اس نے کہا کہ بیچ جنت میں جا وہاں نیکوں سے ملاقات ہوتی ہے۔ رسلی کہتے ہیں کہ میں ماہ ربیع الاول کی بارہویں ۴۶۳ھ کو بغداد میں
سویا ہوا تھا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ہم لوگ عادت سابقہ کے مطابق امام خطیبؒ کے پاس تاریخ بغداد پڑھنے کو جمع ہیں۔
شیخ نصر مقدسیؒ خطیبؒ کے دائیں جانب ہیں اور اُنکے دائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں آپ تاریخ بغداد سننے کو
تشریف لائے ہوئے ہیں راوی متبرک کتاب کا یہ ایک جزو ہے جو آج آپکے ہاتھوں میں ہے والحمد للہ تو میں نے کہا کہ یہ ابوبکر
خطیبؒ کی بزرگی کی دلیل ہے۔ نیز بعض صلحاء نے خواب میں دیکھکر آپکا حال پوچھا آپنے جواب دیا کہ میں آرام و آسائش او

اعلام

للمصنف لعلاه كتاب آخر "شرف اصحاب الحديث" فى فضائل المحدثين واهله كتاب تتوجه اليه التبداء ويحتاج اليه لكمالة فيه ابحاث عجيبة وفوائد لطيفة يفتقر اليه الطلبة يهتدى به الكملة قد طبعته مع ترجمتها الهنديه حتى يسبغ ذيله وغاية امنيتى ان يقع من الله محل القبول والرضا ولعلى اجد من دعاء اخوانى فى الكونين صبابة ومتبرضا، محمد

فهرس ترجمة الامام ابى حنيفة النعمان من تاريخ بغداد للامام ابى بكر الخطيب رحمهما الله تعالى

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تاریخ بغداد" کے ایک جزو بنام "ترجمۃ الامام ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت"

امام اہل الرائے" کے اردو ترجمے کی کتاب بنام

امام محمدی کی مکمل فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تاریخ بغداد" کے ایک جزو بنام "ترجمۃ الامام ابی حنیفۃ النعمان بن ثابت امام اہل الرائے" کے اردو ترجمے کی کتاب بنام

امام محمدی کی مکمل فہرست

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده
وعلى آله وصحبه ومن تبعه قال الخطيب ابو بكر البغدادي في تاريخ
بغداد مترجما لابي حنيفة النعمان بن ثابت الامام ما نصه
النعمان بن ثابت ابو حنيفة التيمي امام اصحاب الرأي وفقيه اهل العراق
رأى انس بن مالك وسمع عطاء بن ابي رباح وابا اسحاق السبيعي ومحارب
بن دثار وحماد بن ابي سليمان والهيثم بن حبيب الصواف وقيس
بن مسلم ومحمد بن المنكدر ونافعا مولى ابن عمر وهشام بن عروة
ويزيد الفقير وسماك بن حرب وعلقمة بن مرثد وعطية العوفي و
عبد العزيز بن رفيع وعبد الكريم ابا امية وغيرهم وروى عنه ابو
يحيى الحماني وهشيم بن بشير وعباد بن عوام وعبد الله بن المبارك و
وكيع بن الجراح ويزيد بن هارون وعلي بن عاصم ويحيى بن نصر بن حاجب
وابو يوسف القاضي ومحمد بن الحسن الشيباني وعمرو بن محمد العنقزي

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں جو یکتا ہے اور درود و سلام نازل ہو
اس پیغمبر پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کے
تابعداروں پر امام ابوبکر خطیب بغدادی تاریخ بغداد میں امام ابوحنیفہ نعمان
بن ثابت کی سوانح عمری میں لکھتے ہیں جو یہ ہے۔ نعمان بن ثابت ابوحنیفہ تیمی
اہل رائے کے امام اور اہل عراق کے فقیہ تھے حضرت انس بن مالک کو
دیکھا تھا اور عطاء بن ابو رباح اور ابو اسحاق سبیعی اور محارب بن دثار
اور حماد بن ابو سلیمان اور ہیثم بن حبیب صواف اور قیس بن مسلم اور محمد
بن منکدر اور نافع جو ابن عمرؓ کے آزاد غلام ہیں اور ہشام بن عروہ اور
یزید فقیر اور سماک بن حرب اور علقمہ بن مرثد اور عطیہ عوفی اور عبد العزیز
بن رفیع اور عبد الکریم ابو امیہ وغیرہ سے سنا تھا۔ اور ان سے ابو یحیی

وهوذة بن خليفة وابو عبد الرحمن المقرى وعبد الرزاق بن همام فى آخرين
وهو من اهل الكوفة نقله ابو جعفر المنصور الى بغداد فاقام بها حتى مات
ودفن بالجانب الشرقى منها فى مقبرة الخيزران وقبره هنالك ظاهر معروف
انا حمزة بن محمد بن طاهر نا ابو الوليد بن بكر نا على بن احمد بن زكريا الهاشمى نا
ابو مسلم صالح بن احمد بن عبد الله بن صالح العجلى حدثنى ابى قال ابو حنيفة
النعمان بن ثابت كوفى تميمى من رهط حمزة الزيات وكان خزازا يبيع الخز انبأنا
محمد بن احمد بن رزق انا محمد بن العباس بن ابى ذهل الهروى نا احمد بن محمد بن يونس
الحافظ نا عثمان بن سعيد الدارمى قال سمعت محبوب بن موسى يقول سمعت ابن ابى
اسباط يقول ولد ابو حنيفة وابوه نصرانى انا الحسن بن محمد الخلال انا على بن عمرو
الحريرى ان ابا القاسم على بن محمد بن كاس النخعى اخبرهم قال نا محمد بن على بن
عفان نا محمد بن اسحاق البكاوى عن عمر بن حماد بن ابى حنيفة قال ابو حنيفة
النعمان بن ثابت بن زوطى فاما زوطى فانه من اهل كابل وولد ثابت على الاسلام وكان
زوطى مملوكا لبنى تيم الله بن ثعلبة فاعتق فولاؤه لبنى تيم الله بن ثعلبة ثم لبنى

حرانی اور ہشیم بن بشیر اور عباد بن عوام اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح
اور یزید بن ہارون اور علی بن عاصم اور یحییٰ بن نصر حاجب اور ابو یوسف
قاضی اور محمد بن حسن شیبانی اور عمرو بن محمد عنقری اور ہوذہ بن خلیفہ اور
ابو عبد الرحمن مقری اور عبد الرزاق بن ہمام اور دوسرے لوگوں نے سنا
آپ کوفہ کے رہنے والے ہیں خلیفہ ابو جعفر منصور نے بغداد بلا لیا تھا
انتقال تک وہیں ٹھہرے رہے اور وہیں مقبرۂ خیزران میں جو مشرقی
بغداد میں ہو دفن کئے گئے آپکی قبر وہاں ظاہر اور معروف ہے۔ احمد بن عبد اللہ
کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تمیمی حمزہ زیات کے قبیلہ سے ہیں
جو ریشم فروش تھے۔ ابن ابی اسباط کہتے ہیں کہ امام صاحب کی پیدائش
کے وقت آن کے والد نصرانی تھے۔ عمر بن حماد کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان
بن ثابت بن زوطی ہیں زوطی کابل کے رہنے والے تھے اور ثابت اسلام
میں پیدا ہوئے تھے اور زوطی بنو تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے اُنہوں نے

فضل وكان ابو حنيفة خزازاً وكان دكانه معروفة فى دار عمرو بن حريث قال محمد بن على
بن عفان وسمعت ابا نعيم الفضل بن دكين يقول ابو حنيفة النعمان بن ثابت بن زوطى
اصله من كابل انا ابو نعيم الحافظ نا ابو احمد الغطريفى قال سمعت الساجى يقول سمعت
محمد بن معاوية الزيادى يقول انا جعفر يقول كان ابو حنيفة اسمه عتيك بن
زوطرة فسمى نفسه النعمان واباه ثابتاً انا محمد بن احمد بن رزق انا احمد بن جعفر
بن محمد بن مسلم الختلى نا احمد بن على الابار نا عبد الله بن محمد العتكى البصرى
نا محمد بن ايوب الذارع قال سمعت يزيد بن زريع يقول كان ابو حنيفة نبطياً
انا احمد بن عمر بن روح النهروانى انا الصاتى بن زكريا انا احمد بن نصر بن طالب
انا اسمعيل بن عبد الله بن ميمون قال سمعت ابا عبد الرحمن المقرى يقول
كان ابو حنيفة من اهل بابل وربما قال فى قول البابلى كذا انا الخلال
انا على بن عمرو الحريرى ان على بن محمد بن كاس النخعى حدثهم قال انا
ابو بكر المروزى انا النضر بن محمد نا يحيى بن النضر القرشى قال كان والد ابى حنيفة
من نسا وقال النخعى نا سليمان بن الربيع قال سمعت الحرث بن ادريس يقول

آزاد کردیا ولا انہی کی تھی پھر بنو فضل کی امام صاحب ریشم فروش تھے اور دار عمرو بن
حریث میں آپکی مشہور دکان تھی۔ ابو نعیم فضل بن دکین کہتے ہیں ابو حنیفہ نعمان رح
بن ثابت بن زوطی کی اصل کابل کی ہے۔ ابو جعفر کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کا اصلی نام عتیک
بن زوطرہ تھا پھر اُنہوں نے اپنا نام نعمان رکھا اور اپنے والد کا ثابت یزید
بن زریع کہتے ہیں کہ امام صاحب نبطی تھے۔ ابو عبد الرحمن المقری کہتے ہیں
ابو حنیفہ بابل کے ہیں اور کبھی بابلی بات ہیں کہتے تھے یحییٰ بن نضر قریشی
کہتے ہیں کہ امام صاحب کے والد نسا قبیلہ کے ہیں حارث بن ادریس کہتے ہیں ابو حنیفہ
کی اصل ترمذ کی ہے بہلول قاضی کہتے ہیں کہ ثابت جو امام صاحب کے والد
ہیں یہ الیانبار ہیں امام صاحب کے پوتے اسماعیل فرماتے ہیں کہ ہم اولاد
فارس ہیں ہم آزاد ہیں خدا کی قسم ہم پر کبھی غلامی نہیں آئی ہمارے دادا ۸۰ھ
میں تولد ہوئے اور اُن کے والد ثابت اُنہیں لیکر حضرت علی رض بن ابی طالب کی
پاس گئے اُسوقت امام صاحب چھوٹے بچے تھے حضرت علی رض نے ان کے

ابو حنيفة اصله من ترمذ وقال النخعي ايضا نا ابو جعفر احمد بن اسحاق بن البهلول
القاضي قال سمعت ابي يقول عن جدي قال ثابت والد ابي حنيفة من اهل الانبار
انا القاضي ابو عبد الله الحسين بن علي الصيمري انا عمر بن ابراهيم المقرئ انا مكرم
بن احمد نا احمد بن عبيد الله بن شاذان المروزي قال حدثني ابي عن جدي قال
سمعت اسمعيل بن حماد بن ابي حنيفة يقول انا اسمعيل بن حماد
بن النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان من ابناء فارس
الاحرار والله ما وقع علينا رق قط وولد جدي في سنة ثمانين وذهب ثابت الى
علي بن ابي طالب وهو صغير فدعا له بالبركة فيه وفي ذريته ونحن نرجو من الله
ان يكون قد استجاب الله ذلك لعلي بن ابي طالب فينا قال والنعمان بن المرزبان
ابو ثابت هو الذي اهدى لعلي بن ابي طالب الفالوذج في يوم النيروز فقال
نوروزنا كل يوم وقيل كان ذلك في المهرجان فقال مهرجونا كل يوم -

ذكر ارادة ابن هبيرة ابا حنيفة على ولاية القضاء وامتناع ابي حنيفة من ذلك

اور اُن کی اولاد کے لئے برکت کی دعا کی ہمیں اللہ سے اُمید ہو کہ اُسنے حضرت علی رضی
بن ابو طالب کی دعا کو ہمارے حق میں قبول کرلی ہوگی کہتے ہیں کہ نعمان بن مرزبان
ثابت کے والد وہی ہیں جنہوں نے حضرت علی رضی بن ابو طالب کو نیروز کے دن
فالودے کا ہدیہ دیا تھا تو حضرت علی نے جواب دیا کہ ہمارا نیروز ہر دن ہے - اور کہا گیا
ہے کہ یہ واقعہ مہرجان کا ہے اور حضرت علی رضی نے فرمایا تھا کہ ہمارا مہرجان ہر دن ہے

ابنِ ہبیرہ کا امام صاحب کو قاضی بنانیکی خواہش کرنا اور امام صاحب کا اُس سے انکار کرنا

عبید اللہ بن عمرو رقی فرماتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے امام صاحب کو کوفے کا قاضی
بنانا چاہا امام صاحب نے انکار کیا تو اُس نے ایک سو دس کوڑے مارے
ہر روز دس کوڑے لگتے تھے اور آپ انکار ہی کرتے تھے یہ دیکھ کر پھر چھوڑ دیا

انا القاضي ابو العلاء محمد بن علي الواسطي نا ابو الحسن محمد بن حماد بالكوفة نا الحسين
بن محمد بن الفرزدق الفزاري قال ابو عبد الله عمرو بن احمد بن عمرو بن السرح بمصر نا
يحيى بن سليمان الجعفي الكوفي نا علي بن معبد نا عبيد الله بن عمرو الرقي
قال كلم ابن هبيرة ابا حنيفة ان يلي له القضاء في الكوفة فأبى عليه فضربه
مائة سوط وعشرة اسواط في كل يوم عشرة اسواط وهو على الامتناع فلما رأى ذالك
خلى سبيله. كتب الي القاضي ابو القاسم الحسن بن محمد بن احمد بن ابراهيم
المعروف بالانباري من مصر وحدثني ابو طاهر محمد بن احمد بن محمد بن ابي
الصقر امام الجامع بالانبار عنه قال انا محمد بن احمد بن المسور البزار
نا ابو عمرو المقدام بن داود الرعيني نا علي بن معبد نا عبيد الله بن عمرو
ان ابن هبيرة ضرب ابا حنيفة مائة سوط وعشرة اسواط في ان يلي
القضاء فأبى وكان ابن هبيرة عاملا لمروان على العراق في زمان بني امية
انا ابو الحسن علي بن القاسم بن الحسن الشاهد بالبصرة نا علي بن اسحاق
المادرائي قال سمعت ابراهيم بن محمد الدهقان يقول سمعت ابا معمر يقول سمعت ابا بكر بن عياش

عبد اللہ بن عمرو کہتے ہیں ابن ہبیرہ نے امام صاحب کو ایک سو دس کوڑے اس بنا پر
پٹوائے کہ وہ عہدۂ قضا قبول نہیں کرتے لیکن امام صاحب نے انکار کیا ابن ہبیرہ
مروان کی جانب سے بنو امیہ کے زمانہ میں عراق کے گورنر تھے ابوبکر بن عیاش
کہتے ہیں امام صاحب کو عہدۂ قضا قبول نہ کرنے پر بہت پیٹا گیا ربیع بن عاصم
کہتے ہیں کہ مجھے یزید بن عمر بن ھبیرہ نے بھیجا میں امام صاحب کو بلا کر لے گیا
اُس نے آپ کو بیت المال پر مقرر کرنا چاہا آپ نے انکار کیا اس بنا پر کوڑوں
سے پٹوایا گیا۔ عبد الصمد کہتے ہیں کہ امام صاحب کو ہر روز خلیفہ کے سامنے
لایا جاتا تھا اور انہیں کوڑے لگائے جاتے تھے تا کہ عہدۂ قضا کو قبول کریں
لیکن آپ انکار کر دیا کرتے تھے ایک دن میں نے انہیں روتے ہوئے دیکھا
تھا اس بلا سے چھٹکارا پانے کے بعد آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے والدہ کا غم
کوڑوں کی ضرب سے زیادہ تھا۔ اسماعیل بن سالم فرماتے ہیں کہ امام صاحب کو
ہر چند مار پیٹ کی گئی لیکن آپ نے قاضی بننا قبول نہ فرمایا۔ حضرت امام

يقول ان ابا حنيفة ضرب على القضاء أنا التنوخى انا احمد بن عبد الله الدورى نا
احمد بن القاسم بن نصر اخو ابى الليث الفرائض نا سليمان بن ابى شيخ قال حدثنى
الربيع بن عاصم مولى بنى فزارة قال ارسلنى يزيد بن عمر بن هبيرة فقدمت
بابى حنيفة فاراده على بيت المال فابى فضربه اسواطا - أنا الخلال انا الحريرى
ان النخعى حدثهم قال نا محمد بن على بن عفان نا يحيى بن عبد الحميد عن ابيه قال كان
ابو حنيفة يخرج كل يوم او قال بين الايام فيضرب ليدخل فى القضاء فابى ولقد
بكى فى بعض الايام فلما اطلق قال لى كان غم والدتى اشد على من الضرب - وقال
النخعى نا ابراهيم بن مخلد البلخى نا محمد بن سهل بن ابى منصور المروزى حدثنى محمد
بن النضر قال سمعت اسماعيل بن سالم البغدادى يقول ضرب ابو حنيفة على الدخول
فى القضاء فلم يقبل القضاء - قال وكان احمد بن حنبل اذا ذكر ذالك بكى وترحم على
ابى حنيفة وذالك بعد ان ضرب احمد بن حنبل - أخبرنى عبد الباقى بن عبد
الكريم بن عمر المؤدب انا عبد الرحمن بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن يعقوب بن
شيبة ناجدى نا احمد بن عبد الله بن الحسن البنزل عن اسماعيل بن حماد بن ابى حنيفة قال

احمد بن حنبل رح کو جب کبھی یہ واقعہ یاد پڑتا تو رو دیتے اور امام صاحب کے
لئے رحم کی دعا کرتے کیونکہ خود انپر بھی ایسا ہی واقعہ گذر چکا تھا امام صاحب
کے پوتے فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد صاحب کے ہمراہ ایک مرتبہ کوفہ کی
طرف گیا وہاں والد رو دیئے میں نے کہا اباجان! آپ کیسے روئے فرمانے
لگے بیٹا اسی جگہ ابن ہبیرہ نے میرے والد کو دس دن تک کوڑے لگوائے تھے
ہر روز دس کوڑے پڑتے تھے اس بنا پر کہ وہ قاضی بنیں اور وہ انکار کرتے
تھے۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ خلیفہ ابو جعفر منصور نے امام صاحب کو کوفے
سے بغداد بلایا تھا تاکہ قاضی بنائے جائیں۔

امام صاحب کا بغداد آنا اور وہیں وفات پانا

بشر بن ولید فرماتے ہیں کہ امیر المومنین ابو جعفر نے امام صاحب کو بلوایا اور
عہدۂ قضا دینا چاہا لیکن امام صاحب نے انکار کیا خلیفہ نے قسم کھالی

مارت معاب بالكناسة فبكى فقلت له يا ابت ما يبكيك قال يا بني في هذا الموضع ضرب ابن هبيرة ابي عشرة ايام في كل يوم عشرة اسواط على ان يلي القضاء فلم يفعل وقيل ان ابا جعفر المنصور اشخص ابا حنيفة من الكوفة الى بغداد ليوليه القضاء۔

ذكر قدوم ابي حنيفة بغداد وموته بها

انا ابو عبد الحسن بن عثمان الواعظ انا جعفر بن محمد بن احمد بن الحكم الواسطي ح وانا القاضي ابو العلاء الواسطي نا طلحة بن محمد بن جعفر المعدل قال انا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدي نا بشر بن الوليد الكندي قال اشخص ابو جعفر امير المؤمنين ابا حنيفة فاراده على ان يوليه القضاء فابى فحلف عليه لتفعلن فحلف ابو حنيفة ان لا يفعل فحلف المنصور لتفعلن فحلف ابو حنيفة ان لا يفعل فقال الربيع الحاجب الا ترى امير المؤمنين يحلف فقال ابو حنيفة امير المؤمنين على كفارة ايمانه اقدر مني على كفارة ايماني فابى ان يلي فامر به الى الحبس في الوقت هذا لفظ ابي العلاء وانتهى حديث الواعظ وزاد ابو العلاء والعوام يدعون انه تولى عد اللهبن ايام

کہ تمہیں یہ کام کرنا پڑے گا ادھر امام صاحب نے بھی حلف اٹھا لیا کہ ہرگز نہیں کروں گا منصور نے دوبارہ قسم کھائی امام صاحب نے بھی اپنی قسم کو دوہرا دی دربان کہنے لگا آپ دیکھتے نہیں کہ امیر المؤمنین قسم کھا بیٹھے ہیں امام صاحب نے فرمایا میں یقیناً قسم کا کفارہ دینے پر تا در ہوں اس سے بہت زیادہ قدرت امیر المؤمنین کو ہے یہ کہا اور اپنے انکار پر جمے رہے۔ اس بنا پر بحکم خلیفہ اسی وقت جیلخانہ بھیج دیئے گئے ابو العلا کہتے ہیں کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرنے کے لیئے آپ چند دنوں تک قاضی بنے لیکن یہ بات ازروئے نقل صحیح نہیں بلکہ صحیح یہ ہے کہ انتقال بھی جیلخانہ میں ہی ہوا۔ خارجہ کہتے ہیں کہ ابو جعفر نے امام صاحب کو قضا کے لیئے بلوایا لیکن امام صاحب کے انکار کی بنا پر قید کر دیا۔ پھر ایک دن سامنے بلا کر کہا کہ ہمارے کام سے تم اعراض کرتے ہو آپ نے فرمایا امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے اس کے لائق بنایا ہے اور میں اس کا اہل نہیں ہوں خلیفہ نے فرمایا تم غلط کہتے ہو پھر دوبارہ خلیفہ نے اسی عہدہ کو پیش کیا امام صاحب

فيكفر بذالك عن يمينه فلم يصح هذا من جهة النقل والصحيح انه توفي وهو في السجن

اذا الخلال انا الحسن بن ابي الحسن النخعي حدثهم قال نا سليمان بن الربيع نا خارجة بن

مصعب بن خارجة قال سمعت مغيث بن بديل يقول قال خارجة دعا ابو جعفر

ابا حنيفة الى القضاء فابى عليه فحبسه ثم دعا به يوما فقال اترغب عما نحن فيه

قال اصلح الله امير المؤمنين لا اصلح للقضاء فقال له كذبت قال ثم عرض عليه

الثانية فقال ابو حنيفة قد حكم علي امير المؤمنين باني لا اصلح للقضاء لانه

ينسبني الى الكذب فان كنت كاذبا فهو اصلح وان كنت صادقا فقد اخبرت

امير المؤمنين اني لا اصلح قال فرده الى الحبس اخبرني ابو بشر محمد بن عمر الوكيل

وابو الفتح عبد الكريم بن محمد بن احمد الضبي المحاملي قالا نا عمر بن احمد قال نا عثمان

مكرم بن احمد نا احمد بن محمد الحماني قال سمعت اسمعيل بن داود يقول سمعت

الربيع بن يونس يقول رأيت امير المؤمنين المنصور ينازل ابا حنيفة في امر

القضاء وهو يقول اتق الله ولا ترع في امانتك الا من يخاف الله والله ما انا

مأمون الرضا فكيف اكون مأمون الغضب ولو اتجه الحكم عليك ثم تهددتني

نے فرمایا آپ تو میری نسبت خود فیصلہ کر چکے کہ میں اس عہدے کے قابل نہیں ہوں اسلئے کہ آپ نے مجھے جھوٹا ٹھہرایا۔ اگر میں واقعی جھوٹا ہی ہوں جیسا کہ میں قاضی بننے کے لائق نہیں ہوں اور اگر میں سچا ہوں تو میں تو صاف کہہ رہا ہوں کہ میں اس عہدے کے قابل نہیں چنانچہ یہ جواب سنکر انہیں پھر جیلخانہ بھیجدیا گیا ربیع بن یونس کہتے ہیں میں نے امیر المؤمنین منصور کو دیکھا کہ وہ امام صاحب کو بہ کوشش یہ عہدہ دینا چاہتے تھے اور امام صاحب فرماتے تھے اللہ سے ڈرو اور یہ امانت کسی خدا سے ڈرنے والے کو سونپو خدا کی قسم مجھے تو رضامندی کی حالت میں بھی اپنے نفس پر اطمینان نہیں تو نا راضگی کی حالت میں کیا اطمینان ہوگا؟ اگر آپ مجھ پر یہاں تک دباؤ ڈالیں کہ یا تو میں قاضی بننا منظور کروں ورنہ مجھے فرات میں ڈبو دیا جائے تو واللہ میں ڈوب جانے کو اختیار کروں گا آپ کے پاس ایسے لوگ موجود ہیں جو اس کے لائق ہیں لیکن میں اپنے میں یہ قابلیت نہیں پاتا۔ خلیفہ نے فرمایا تم جھوٹے ہو

ان تغرقني في الفرات او ان تلي الحكم لاخترت ان اغرق ولك حاشية يحتاجون
الى من يكرمهم لك فلا اصلح لذلك فقال له كذبت انت تصلح فقال قد حكمت لي
على نفسك كيف يحل لك ان تولي قاضيا على امانتك وهو كذاب - انا البصير
انا ابو عبد الله المرزباني نا محمد بن يحيى الكاتب نا عباس الدوري قال حدثونا
عن المنصور انه لما بنى مدينته ونزلها ونزل المهدي في الجانب الشرقي وبنى مسجد
الرصافة ارسل الى ابي حنيفة فجيء به فعرض عليه قضاء الرصافة فابى فقال له
ان لم تفعل ضربتك بالسياط قال او تفعل ذلك قال نعم فقعد في القضاء يومين
فلم يأته احد فلما كان في اليوم الثالث اتاه رجل صفار ومعه آخر فقال الصفار لي على
هذا درهمان واربعة دوانيق بقية ثمن تور صفر فقال ابو حنيفة اتق الله وانظر فيما
يقول الصفار قال ليس له علي شيء فقال ابو حنيفة للصفار ما تقول قال استحلفه
لي فقال ابو حنيفة للرجل قل والله الذي لا اله الا هو فجعل الرجل يقول فلما رآه ابو حنيفة
معزما على ان يحلف قطع عليه وضرب بيده الى كمه فحل صرة واخرج درهمين ثقيلين فقال
للصفار هذان الدرهمان عوض من باقي قدرك فنظر الصفار اليهما وقال نعم فاخذ

تم میں یہ قابلیت یقیناً ہے۔ امام صاحب نے فرمایا لو اب تو خود آپ ہی کی زبان سے
فیصلہ ہو گیا۔ آپ مجھے جھوٹا کہتے ہیں تو جھوٹے بولنے والے شخص کو قاضی
بنانا آپکو کیسے جائز ہو گا۔ عباس دوری کہتے ہیں کہ جب منصور نے ایک نیا شہر بنایا
اور وہیں خود بھی آگیا اور مشرق کی جانب مہدی بھی آگیا اور مسجد رصافہ بھی بن گئی تو
امام صاحب کو بلوا لیا۔ اور رصافہ کی قضاۃ انہیں دینی چاہی آپ نے انکار کیا تو منصور
نے کہا نہیں کوڑے مارے جائیں گے۔ امام صاحب نے فرمایا کیا سچ مچ آپ ایسا ہی
کریں گے جواب ملا کہ یقیناً یہی ہونا ہے تو آپ نے عہدۂ قضا قبول کر لیا دو دن تک
تو کوئی مقدمہ نہ آیا تیسرے دن پیتل بیچنے والا ایک شخص دوسرے آدمی کو لیے ہوئے
آیا اور کہا کہ اس کے ذمے میرے دو درہم اور چار دانق ایک پتیلی کی قیمت میں سے
باقی ہیں امام صاحب نے اس دوسرے شخص سے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور دیکھو
کہ یہ کیا کہہ رہا ہے اس نے کہا غلط کہتا ہے اس کا میرے ذمے کچھ باقی نہیں امام صاحب
نے مدعی سے کہا کہو اب کیا کہتے ہو اس نے کہا حضرت اس سے قسم کھلوایئے

الدرهمين فلما كان بعد يومين اشتكى ابو حنيفة فمرض ستة ايام ثم مات قال ابو الفضل يعني عباسا وهذا قبره في مقابر الخيزران اذا دخلت من باب القطانين بسرة بعد قبرين او ثلاثة وقيل ان المنصور اقدمه بغداد لامر غير القضاء آنا القاضي ابو العلاء الواسطي نا ابو القاسم طلحة بن محمد بن جعفر نا ابو بكر محمد بن احمد بن يعقوب بن شيبة عن جده يعقوب قال حدثني عبد الله بن الحسن قال سمعت الواقدي يقول كنت بالكوفة وقد اشخص ابو جعفر امير المؤمنين ابا حنيفة الى بغداد- آنا محمد بن احمد بن رزق انا اسماعيل بن علي الخطبي نا محمد بن عثمان نا نضر بن عبد الرحمن قال نا الفضل بن دكين حدثني زفر بن الهذيل قال كان ابو حنيفة يجهر بالكلام ايام ابراهيم جهارا شديدا فقلت له والله ما انت بمنته حتى توضع الحبال في اعناقنا قال فلم يلبث ان جاء كتاب المنصور الى عيسى بن موسى ان احمل ابا حنيفة قال فغدا به اليه ووجهه كانه مسح قال فحمل الى بغداد فعاش خمسة عشر يوما ثم سقاه فمات وذلك في سنة خمسين ومات ابو حنيفة وله سبعون سنة -

---

امام صاحب نے کہا کہ جو قسم ہے اُس خدا کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ قسم کھانے پر آمادہ ہوگیا امام صاحب نے جھٹ سے روک دیا اور اپنی جیب سے دو بھاری درہم نکال کر مدعی کو دیکر کہا لو یہ تمہاری لقبا کی قیمت ہو وہ درہم لیکر چلتا بنا اس کے دو دن بعد امام صاحب بیمار ہو گئے اور چھ دن بیمار رہ کر فوت ہو گئے۔ ابو الفضل عباس کہتے ہیں مقبرۂ خیزران میں جب قطانین کے دروازے سے جائیں تو بائیں جانب دو تین قبریں چھوڑ کر آپکی تربت ہے" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ منصور نے امام صاحب کو تقضا کے لیئے نہیں بلکہ کسی اور کام کے لیئے بلایا تھا" واقدی کہتے ہیں میں کوفہ میں تھا جو امیر المؤمنین ابو جعفر نے امام صاحب کو بغداد کی طرف بلا لیا۔ زفر بن ہذیل کہتے ہیں کہ ابراہیم کے زمانہ میں امام صاحب حکومت کے خلاف سخت پروپیگنڈے میں مشغول تھے میں نے ایک مرتبہ اُنسے کہا کہ کیا آپ اس سے باز نہیں آئینگے اور ہماری گردنوں میں پھانسی لٹکائینگے۔ اس گفتگو کو تھوڑے ہی دن گذرے ہونگے

صفة ابی حنیفة وذکر السنة التی ولد فیها

انا القاضی ابو عبد اللہ الصمیری قال قرأت علی الحسین بن ھرون الضبی عن ابی العباس بن سعید قال نا عبد اللہ بن ابراھیم بن قتیبة نا حسن بن الخلال قال سمعت مزاحم بن داود بن علیة یذکر عن ابیه او غیره قال ولد ابو حنیفة سنة احدی وستین ومات سنة خمسین ومائة لا اعلم لصاحب القول متابعا انا ابو نعیم الحافظ نا ابو اسحاق ابراھیم بن عبد اللہ الاصبھانی بنیسابور نا محمد بن اسحاق الثقفی نا یوسف بن موسیٰ نا ابو نعیم قال ولد ابو حنیفة سنة ثمانین وکان له یوم مات سبعون سنة ومات فی سنة خمسین ومائة و ھو النعمان بن ثابت اخبرنا التنوخی حدثنی ابو بکر نا ابو بکر محمد بن حمدان بن الصباح النیسابوری بالبصرة نا احمد بن الصلت بن المغلس الحمانی قال سمعت ابا نعیم یقول ولد ابو حنیفة سنة ثمانین بلا مائة ومات سنة خمسین ومائة وعاش سبعین سنة قال ابو نعیم وکان ابو حنیفة حسن الوجه حسن الثیاب طیب الریح حسن المجلس شدید الکرم حسن المواساة لاخوانه۔ انا الخلال

جو منصور کا خط عیسیٰ بن موسیٰ کیطرف آیا کہ امام صاحب کو یہاں بھیجدو ہیں یکر امام صاحب کے پاس گیا آپ کا چہرہ مارے غم ورنج کے بدل گیا تھا آخر آپ کو بغداد جانا پڑا پندرہ روز وہاں آپ زندہ رہے پھر آپکو کچھ پلایا اور آپ کا انتقال ہو گیا یہ ۱۵۰ھ کا واقعہ ہے امام صاحب کی عمر اسوقت ستر سال کی تھی۔

امام صاحب کی صفت اور سن ولادت کا بیان

عُلیہ کہتے ہیں کہ امام صاحب ۶۱ھ میں تولد ہوئے اور ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے لیکن اس قول کی موافقت کوئی نہیں کرتا۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ امام صاحب ۸۰ھ میں تولد ہوئے اور ستر سال کی عمر میں ۱۵۰ھ میں انتقال کر گئے آپ کا نام نعمان بن ثابت ہے۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ امام صاحب ۸۰ھ میں تولد ہوئے اور ۱۵۰ھ میں انتقال ہوا ستر سال کی عمر پائی امام صاحب خوبصورت خوش لباس خوشبو والے عمدہ مجلس والے بہت

انا الجوهري انا النخعي حدثهم قال نا محمد بن علي بن عفان قال سمعت عمرو بن
حماد يقول سمعت ابا يوسف يقول كان ابو حنيفة ربعا من الرجال ليس بالقصير
ولا بالطويل وكان احسن الناس منطقا واحلاه نغمة وانبههم على ما يريده
وقال النخعي نا محمد بن جعفر بن اسحاق بن عمر بن حماد بن ابي حنيفة نا ابي قال كان ابو حنيفة
طوالا تعلوه سمرة وكان لباسا حسن الهيئة كثير التعطر يعرف بريح الطيب
اذا اقبل واذا خرج من منزله قبل ان تراه - انا القاضي ابو بكر احمد بن الحسن
الحرشي نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم نا محمد بن الجهم نا ابراهيم بن عمر بن
حماد بن ابي حنيفة قال قال ابو حنيفة لا يكتني بكنيتي بعدي الا مجنون
قال فرأينا عدة اكتنوا بها فكان في عقولهم ضعف - انا ابو نعيم الحافظ نا
ابو بكر عبد الله بن يحيى الطلحي نا عثمان بن عبيد الله الطلحي نا اسماعيل بن محمد
الطلحي نا سعيد بن سالم البصري قال سمعت ابا حنيفة يقول لقيت عطاء
بمكة فسألته عن شيء فقال من اين انت قلت من اهل الكوفة قال انت من
اهل القرية الذين فرقوا دينهم وكانوا شيعا قلت نعم قال فمن اي الاصناف

کرم والے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ ہمدردی کرنے والے تھے۔
ابو یوسف کہتے ہیں امام صاحب کا میانہ قد تھا نہ تو زیادہ پست تھے نہ
بہت لمبے باتیں بہت اچھی ہوتی تھیں لب و لہجہ نہایت شیریں ہوتا تھا اپنے
ارادوں میں بہت بیدار مغز تھے محمد بن جعفر کہتے ہیں امام صاحب دراز
قامت تھے گندمی رنگ تھا لباس بہت اعلیٰ پہنتے تھے خوشبو کا بہت استعمال
کرتے تھے محض خوشبو سے بے دیکھے پہچان لئے جاتے کہ اب آئے اور اب
گھر سے نکلے امام صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میرے سوا ابو حنیفہ کنیت صرف
وہی رکھیگا جو پاگل ہو ابراہیم بن عمر کہتے ہیں کہ ہم نے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ انہوں
نے اپنی کنیت ابو حنیفہ رکھی اور انکی عقل میں ضعف تھا۔ امام صاحب
فرماتے ہیں میں نے حضرت عطا سے مکہ شریف میں ملاقات کی اور ان سے
کچھ دریافت کیا تو فرمانے لگے تم کہاں کے ہو میں نے کہا میں کوفی ہوں
کہا تم اس شہر کے رہنے والوں میں ہو جنہوں نے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر

انت قال نعم قال لا یسب احدا من السلف ویؤمن بالقدر ولا یکفر احدا بذنب قال فقال لی عطاء عرفت فالزم

ذکر خبر ابتداء ابی حنیفۃ بالنظر فی العلم

انا الخلال انا علی بن عمرو الحریری ان علی بن محمد النخعی حدثهم قال ثنا محمد بن محمود الصیدنانی ثنا محمد بن شجاع بن الثلجی ثنا الحسن بن ابی مالک عن ابی یوسف قال قال ابو حنیفۃ لما اردت طلب العلم جعلت اتخیر العلوم و اسأل عن عواقبها فقیل لی تعلم القرآن فقلت اذا تعلمت القرآن وحفظته فما یکون آخره قالوا تجلس فی المسجد یقرأ علیک الصبیان والاحداث ثم لا یلبث ان یخرج فیهم من هو احفظ منک او یساویک فی الحفظ فتذهب ریاستک قلت فان سمعت الحدیث وکتبته حتی لم یکن فی الدنیا احفظ منی قالوا اذا کبرت وضعفت حدثت واجتمع علیک الاحداث والصبیان ثم لم تأمن ان تغلط فیرمونک بالکذب فیصیر حالک فی عقبک فقلت لا حاجة لی فی هذا ثم قلت اتعلم النحو فقلت اذا حفظت النحو والعربیۃ ما یکون آخر امری قالوا تقعد معلما فاکثر رزقک دیناران الی ثلاثۃ

گروہ بنے اور جدا جدا فرقے بن گئے ہیں نے کہا درست ہے پھر پوچھا تم کس فرقہ سے تعلق رکھتے ہو میں نے کہا اُس سے جو سلف کو برا بھلا نہیں کہتے اور تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں اور کسی شخص کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہیں کہتے عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا تم جان گئے اب اسی پر مضبوط رہنا۔

امام صاحبؒ کا علم کی طرف متوجہ ہونا

امام صاحب فرماتے ہیں جب میں نے طالب علمی کا ارادہ کیا تو ہر علم کے انجام کو پوچھنے لگا مجھے کہا گیا تم قرآن شریف کا علم سیکھو میں نے کہا اگر میں قرآن سیکھ لوں اور حفظ بھی کر لوں تو نتیجہ کیا ہوگا؟ جواب ملا کہ آپ کو بچوں اور نوعمر لوگوں کا استاد بنا کر کسی مسجد میں بٹھا دیا جائے گا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے کوئی آپ کی برابری کا یا آپ سے بھی بڑھ کر نکل آئے تو اس وقت آپ کی ریاست چھین جائے گی میں نے کہا اگر میں حدیث

قلت وهذا لا عاقبة له قلت فان نظرت في الشعر فلم يكن احد اشعر مني ما يكون امري
قال تمدح هذا فيهب لك او يحملك على دابة او يخلع عليك خلعة وان حرمك
هجوته فصرت تقذف المحصنات قلت لا حاجة لي في هذا قلت فان نظرت في الكلام
ما يكون آخره قالوا لا يسلم من نظر في الكلام من مشنعات الكلام فيرمى به بالزندقة
فاما ان تؤخذ فتقتل واما ان تسلم فتكون مذموما ملوما قلت فان تعلمت الفقه
قالوا تسأل وتفتي الناس وتطلب للقضاء ان كنت شابا قلت ليس في العلوم
شيء انفع من هذا فلزمت الفقه وتعلمته ۔ انا الصيمري نا محمد بن العباس
انا ابو ايوب سليمان بن اسحاق الجلاب قال سمعت ابراهيم الحربي يقول
كان ابو حنيفة طلب النحو في اول امره فذهب يقيس فلم يجيء واراد ان يكون
فيه استاذا فقال قلب وقلوب وكلب وكلوب فقيل له كلب وكلاب فتركه ووقع في
الفقه فكان يقيس فلم يكن له علم بالنحو فقال له رجل شج رجلا بحجر فقال هذا
خطأ ليس عليه شيء لو انه حتى يرميه بابا قبيس لم يكن عليه شيء اخبرني البرقاني
انا محمد بن العباس الخزاز نا [illegible] بن سعد نا عبيد الله بن محمد حدثني ابو مالك بن

سنوں اور اس میں ایسی مہارت پیدا کروں کہ دنیا میں کوئی مجھ سے بڑھکر
حافظ الحدیث نہ ہو تو انجام کیا ہوگا؟ کہا آپکے بڑھاپے اور ضعیفی کے وقت
بچے اور نوجوان جمع ہو جائینگے آپ حدیثیں بیان کرینگے جہاں کوئی غلطی
کی اور آپکو جھوٹا کہدیا جائیگا اور ہمیشہ تک یہ خطاب باقی رہیگا ۔ میں نے کہا
"مجھے اس علم حدیث کی کوئی حاجت نہیں" پھر میں نے پوچھا اگر میں نحو پڑھلوں
اور عربیت اعلیٰ سیکھوں تو نتیجہ کیا ہوگا ۔؟ کہا آپ معلم بنجائینگے اور دو یا تین
دینار کا وظیفہ مقرر ہو جائیگا میں نے کہا اسکا بھی کوئی اعلیٰ نتیجہ نہیں اچھا اگر
میں شاعری سیکھوں تو کیا ہوگا؟ کہا آپ کسی کی تعریف میں قصیدہ کہینگے
ممکن ہے کہ وہ آپکو کچھ دیدے مثلاً سواری یا خلعت وغیرہ تو خیر اور ممکن
ہے کچھ نہ دے تو اب آپ اس کی ہجو کرنے بیٹھ جائینگے اور اس میں
پاکدامنوں پر بھی تہمتیں تراشینگے میں نے کہا مجھے اس علم کی بھی کوئی
حاجت نہیں پھر میں نے پوچھا اگر میں علم کلام پڑھوں تو؟ کہا عموماً

ابي بهز البجلي عن عبد الله بن صالح عن ابي يوسف قال قال لي ابو حنيفة انهم يقرؤن حرفا في يوسف يلحنون فيه قلت ما هو قال قوله لا يأتيكما طعام ترزقانه فقلت فكيف هو قال ترزقانه نحو آنا الحلال انا الحريري انا المحي حدثهم قال حدثني جعفر بن محمد بن حازم ثنا الوليد بن حماد عن الحسن بن زياد عن زفر بن الهذيل قال سمعت ابا حنيفة يقول كنت انظر في الكلام حتى بلغت فيه مبلغا يشار اليه فيه بالاصابع وكنا نجلس بالقرب من حلقة حماد بن ابي سليمان فجاءتني امرأة فقالت رجل له امرأة امة اراد ان يطلقها للسنة كم يطلقها فلم ادر ما اقول فامرتها تسأل حمادا ثم ترجع فتخبرني فسألت حمادا فقال يطلقها وهي طاهر من الحيض والجماع تطليقة ثم يتركها حتى تحيض حيضتين فاذا اغتسلت فقد حلت للازواج فرجعت فاخبرتني فقلت لا حاجة لي في الكلام واخذت نعلي فجلست الى حماد فكنت اسمع مسائله فاحفظ قوله ثم يعيدها من الغد فاحفظها و يخطي اصحابه فقال لا يجلس في صدر الحلقة بحذائي غير ابي حنيفة فصحبته عشر سنين ثم نازعتني نفسي الطلب للرياسة فاحببت ان اعتزله و

علم کلام پڑھنے والے خلاف شرع باتوں کے قائل ہو جاتے ہیں پھر انہیں زندیق اور بیدین کہا جاتا ہے پس یا تو اسکی وجہ سے آپ قتل کر دیئے جائیں گے اور یا اپنے خیالات سے ہٹ کر دل شکستہ اور مذموم ہو کر بیٹھیں میں نے کہا اچھا اگر میں فقہ سیکھوں تو؟ کہا پھر تو ہر شخص آپ سے مسائل پوچھتا پھریگا آپ مفتی اور قاضی بن جائینگے اگرچہ جوان ہوں میں نے کہا بس تو اس سے زیادہ نفع دینے والا کوئی علم نہیں پھر میں علم فقہ کو چمٹ گیا اور اسی کو سیکھا ابراہیم حریری کہتے ہیں کہ امام صاحب نے ابتدا میں صرف نحو شروع کی تھی اس میں آپ نے قیاس چلانا اور استاد بننا چاہا مگر کام نہ چلا ایکدن قیاس کر کے فرمانے لگے جب قَلْبٌ کی جمع قُلُوبٌ ہے تو کَلْبٌ کی جمع کُلُوبٌ ثابت ہو گئی صرف نحو جاننے والوں نے کہا کَلْبٌ کی جمع کِلَابٌ آتی ہے کُلُوبٌ نہیں آتی اس وجہ سے اس علم کو آپ نے ترک کر دیا اور فقہ سیکھنی شروع کر دی چونکہ علم نحو نہ تھا اس لئے عربی بولنے میں غلطی کر جاتے تھے ایک مرتبہ ایک شخص نے

اجلس في حلقة لنفسي فخرجت يوما بالعشي وعزمي ان افعل فلما دخلت المسجد فرأيته
لم تطب نفسي ان اعتزله فجئت وجلست معه فجاءه في تلك الليلة نعي قرابة
له قد مات بالبصرة وترك مالا وليس له وارث غيره فامرني ان اجلس مكانه
فما هو الا ان خرج حتى وردت علي مسائل لم اسمعها منه فكنت اجيب واكتب
جوابي فغاب شهرين ثم قدم فعرضت عليه المسائل وكانت نحوا من ستين مسئلة
فوافقني في اربعين وخالفني في عشرين فآليت على نفسي ان لا افارقه
حتى يموت فلم افارقه حتى مات. انا ابو عبد الله محمد بن عبد الواحد
انا الوليد بن بكر الاندلسي نا علي بن احمد بن زكريا الهاشمي نا ابو مسلم صالح بن احمد
بن عبد الله البجلي حدثني ابي قال قال ابو حنيفة قدمت البصرة فظننت
اني لا اسأل عن شيء الا اجبت فيه فسألوني عن اشياء لم يكن عندي فيها جواب
فجعلت على نفسي ان لا افارق حمادا حتى يموت فصحبته ثماني عشرة سنة اخبرني
الصيمري قال قرأنا على الحسين بن هارون الضبي عن ابي العباس احمد بن محمد بن سعيد
قال نا محمد بن عبيد بن عتبة نا محمد بن الحسين ابو بشير انا ابراهيم بن سماعة

پوچھا کہ اگر کوئی کسی دوسرے کا سر پتھر سے کچل ڈالے تو کیا سزا ہے آپ نے
فرمایا یہ خطا ہے اُسپر کوئی سزا نہیں اگرچہ ابو قبیس کے ساتھ نہ کچلے۔ یہاں آپنے
لفظ بِاَبَا قُبَیْسٍ فرمایا حالانکہ عربیت کے قاعدے سے لفظ بِاَبِیْ قُبَیْسٍ
کہنا چاہیے۔ امام صاحب فرماتے ہیں لوگ سورہ یوسف میں ایک لفظ غلط پڑھتے
ہیں وہ پڑھتے ہیں لَا یَاْتِیْکُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِہٖ حالانکہ تُرْزَقَانَہٗ پڑھنا
چاہیے۔

امام صاحب فرماتے ہیں میں نے علم کلام پڑھنا شروع کیا تھا اور اسقدر پڑھ لیا
تھا کہ میری طرف انگلیاں اُٹھنے لگی تھیں حضرت حماد بن ابی سلیمان کی مجلس
کے پاس ہی ہم بھی بیٹھا کرتے تھے ایک مرتبہ ایک عورت میرے پاس آئی اور
مجھ سے پوچھا ایک شخص ہے جو اپنی لونڈی یا بیوی کو سنت کے مطابق طلاق دینا
چاہتا ہے تو کس طرح طلاق دے مجھے کوئی جواب نہ بن پڑا میں نے کہا تم حماد سے
جا کر دریافت کرو اور لوٹ کر مجھے بھی خبر کرو۔ اُس نے جا کر حضرت حماد سے

مولی بنی ضبة قال سمعت ابا حنیفة یقول ما صلیت صلاة منذ مات حماد الا استغفرت له مع والدی وانی لاستغفر لمن تعلمت منه علما او علمته علما۔ وانا الصیمری نا عمر بن ابراهیم المقری نا مکرم بن احمد نا مقلس نا هناد بن السری قال سمعت یوسف بن بکیر یقول سمعت اسمعیل بن حماد بن ابی سلیمان یقول غاب ابی غیبة فی سفر له ثم قدم فقلت له یا ابت الی ای شیء کنت اشوق قال وانا اری انه یقول الی ابنی فقال الی ابی حنیفة ولو امکننی ان لا ارفع طرفی عنه فعلت اخبرنی محمد بن عبد الملک القرشی انا ابو العباس احمد بن محمد بن الحسین الرازی نا علی بن احمد الفارسی نا محمد بن فضیل هو البلخی العابد نا ابو مطیع قال قال ابو حنیفة دخلت علی ابی جعفر امیر المؤمنین فقال لی یا ابا حنیفة عمن اخذت العلم قال قلت عن حماد عن ابراهیم عن عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عباس قال فقال ابو جعفر بخ بخ استوثقت ما شئت یا ابا حنیفة الطیبین الطاهرین المبارکین صلوات الله علیهم اخبرنی ابو بشر محمد بن عمر الوکیل وابو الفتح عبد الکریم بن محمد الضبی قال نا

یہی مسئلہ پوچھا حماد نے فرمایا جب عورت حیض سے پاک ہو اسوقت بغیر اُس سے صحبت کئے طلاق دیدے پھر جب اُسپر دو حیض اور گذر جائیں اور وہ نہا دھولے تو اُس عورت کو دوسرا نکاح حلال ہو جائے گا۔ وہ یہ جواب لیکر میرے پاس آئی اور مجھے خبر دی میں نے کہا علم کلام کی مجھ کو کوئی حاجت نہیں اپنی جوتی لیے ہوئے میں سیدھا حضرت حماد کے پاس جا پہنچا اور مسائل سننے اور یاد کرنے لگا حضرت حماد آج کے مسائل دوسرے دن جب شاگردوں سے دریافت فرماتے تو وہ لوگ غلطی کر جاتے گمر مجھے حفظ نکلتے چنانچہ حضرت حماد نے فرمایا صدر مجلس میں میرے سامنے سوائے ابو حنیفہ کے اور کوئی نہ بیٹھے میں دس سال تک تو اُنسے پڑھتا رہا۔ ایک مرتبہ جی میں یہی آگئی کہ میں آپ اپنی مجلس الگ قایم کرکے خود سردار بن کر کیوں نہ بیٹھوں؟ چنانچہ میں حماد سے الگ ہو کر اپنی مجلس الگ قائم کرنے اور سرداری جانے کے پختہ ارادے سے تیار ہو کر ایک دن مسجد میں آیا لیکن پھر اُستاد صاحب کو دیکھکر الگ مجلس قائم کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور اُسی حلقہ میں آ بیٹھا اتفاق سے اُسی

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبعث من سأل له محمد بن سیرین فقال محمد بن سیرین من
صاحب هذه الرؤیا ولم یجبه عنها ثم سأله الثانیة فقال مثل ذلك ثم سأله الثالثة
فقال صاحب هذه الرؤیا یثیر علما لم یسبقه الیه احد قبله قال هشام فنظر
ابوحنیفة وتکلم حینئذٍ۔

مناقب ابی حنیفة

اخبرنی القاضی ابوالعلاء محمد بن علی الواسطی و ابوعبداللہ احمد بن احمد بن علی القصری
قالا ثنا ابوزید الحسین بن الحسین بن علی بن عمار الکندی بالکوفة ثنا ابوعبداللہ
محمد بن سعید البورقی المروزی انا سلیمان بن جابر بن سلیمان بن یاسر بن جابر ثنا بشر بن
یحیی قال انا الفضل بن موسی الشیبانی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی امتی رجلا وفی حدیث القصری یکون
فی امتی رجل اسمه النعمان وکنیته ابوحنیفة هو سراج امتی هو سراج امتی هو
سراج امتی قال لی ابوالعلاء الواسطی کتب عنی هذا الحدیث القاضی ابوعبداللہ
الصیمری قلت وهو حدیث موضوع تفرد بروایته البورقی وقد شرحنا فی ما تقدم

کرلیا کہ حضرت حماد کی خدمت سے مرتے دم تک اب الگ نہ ہوں گا چنانچہ
اٹھارہ سال تک میں انکی شاگردی کرتا رہا۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت
حمادؒ کے انتقال کے بعد کوئی نماز میں نے ایسی نہیں پڑھی کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ
اپنے مرحوم اُستاد کے لیے استغفار نہ کیا ہو۔ بلکہ میں تو اپنے تمام اُستادوں
شاگردوں کے لیے استغفار کرتا رہتا ہوں۔ اسمٰعیل بن حماد کہتے ہیں کہ میرے
والد ایک مرتبہ دو مہینے کے سفر کے بعد واپس آئے میں نے اُنسے دریافت کیا
کہ اباجان آپکو سب سے زیادہ اشتیاق کس کا تھا؟ میں جانتا تھا کہ وہ کہدیں گے
اپنے بچے کا لیکن اُنہوں نے جواب دیا۔ امام ابوحنیفہ کا میرا تو جی نہیں چاہتا
کہ اُنکی طرف سے نگاہ ہٹاؤں امام صاحب فرماتے ہیں جب امیر المؤمنین
ابوجعفر کے پاس گیا تو اُنہوں نے پوچھا بتاؤ علم کس سے سیکھا؟ میں نے کہا حماد سے
انھوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضؓ سے اور حضرت علی
بن ابی طالب سے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے اور حضرت عبداللہ

الله صلى الله عليه وسلم فبعث من سأل له محمد بن سيرين فقال محمد بن سيرين من
صاحب هذه الرؤيا ولم يجبه عنها ثم سأله الثانية فقال مثل ذلك ثم سأله الثالثة
فقال صاحب هذه الرؤيا يثير علما لم يسبقه اليه احد قبله قال هشام فنظر
ابو حنيفة وتكلم حينئذ۔

مناقب ابی حنیفة

اخبرنی القاضی ابو العلاء محمد بن علی الواسطی ثنا ابو عبد الله احمد بن احمد بن علی القصری
قال ثنا ابو زید الحسین بن الحسین بن علی بن عمار الکندی بالکوفة ثنا ابو عبد الله
محمد بن سعید البورقی المروزی ثنا سلیمان بن جابر بن سلیمان بن یاسر بن جابر ثنا بشر بن
یحیی قال ثنا الفضل بن موسی الشیبانی عن محمد بن عمرو عن ابی سلمة عن ابی هریرة
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان فی امتی رجلا وفی حدیث القصری یکون
فی امتی رجل اسمه النعمان وکنیته ابو حنیفة هو سراج امتی هو سراج امتی هو
سراج امتی قال لی ابو العلاء الواسطی کتب عنی هذا الحدیث القاضی ابو عبد الله
الصیمری قلت وهو حدیث موضوع تفرد بروایته البورقی وقد شرحنا فی ما تقدم

کرلیا کہ حضرت حماد کی خدمت سے مرتے دم تک اب الگ نہ ہوں گا چنانچہ
اٹھارہ سال تک میں انکی شاگردی کرتا رہا۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت
حماد کے انتقال کے بعد کوئی نماز میں نے ایسی نہیں پڑھی کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ
اپنے مرحوم اُستاد کے لیے استغفار نہ کیا ہو۔ بلکہ میں تو اپنے تمام اُستادوں
شاگردوں کے لیے استغفار کرتا رہتا ہوں۔ اسمٰعیل بن حماد کہتے ہیں کہ میرے
والد ایک مرتبہ دو مہینے کے سفر کے بعد واپس آئے میں نے اُنسے دریافت کیا
کہ اباجان آپکو سب سے زیادہ اشتیاق کس کا تھا؟ میں جانتا تھا کہ وہ کہدیں گے
اپنے بچے کا لیکن اُنہوں نے جواب دیا۔ امام ابو حنیفہ کا میرا تو جی نہیں چاہتا
کہ اُنکی طرف سے نگاہ ہٹاؤں امام صاحب فرماتے ہیں میں جب امیر المؤمنین
ابو جعفر کے پاس گیا تو اُنہوں نے پوچھا تم نے علم کس سے سیکھا ہے؟ میں نے کہا حماد سے
انھوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رض سے اور حضرت علی
بن ابی طالب سے اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رض سے اور حضرت عبد اللہ

امرع وبينا احاله آتا الخلال انا الحريري ان النخعي حدثهم قال نا سليمان بن الربيع الخزاز نا محمد بن حفص عن الحسن بن سليمان انه قال في تفسير الحديث لا تقوم الساعة حتى يظهر العلم قال هو علم ابي حنيفة وتفسيره الآثار آنا الحسن بن ابي بكر انا القاضي ابو نصر احمد بن نصر محمد بن اشكاب البخاري قال سمعت محمد بن سلمة يقول قال خلف ابن ايوب صار العلم من الله تعالى الى محمد صلى الله عليه وسلم ثم صار الى اصحابه ثم صار الى التابعين ثم صار الى ابي حنيفة واصحابه فمن شاء فليرض ومن شاء فليسخط انا محمد بن احمد بن رزق نا محمد بن عمر الجعابي حدثني بكر ابراهيم بن محمد بن داود بن سليمان القطان نا اسحاق بن بهلول قال سمعت ابن عيينة يقول ما مقلت عيني مثل ابي حنيفة اخبرني محمد بن احمد بن يعقوب انا محمد بن نعيم الضبي قال سمعت ابا الفضل محمد بن الحسين قاضي نيسابور يقول سمعت حماد بن احمد القاضي المروزي يقول سمعت ابراهيم بن عبد الله الخلال يقول سمعت ابن المبارك يقول كان ابو حنيفة آية فقال له قائل في الشر او ابا عبد الرحمن او في الخير فقال اسكت يا هذا فانه

بن عباس رضی سے ابوجعفر فرمانے لگے بس بس ابو حنیفہ ہیں نے بھر پایا یہ سب بابرکت پاکیزہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ اُنپر اپنے رحم نازل فرمائے۔ ربیع بن یونس کہتے ہیں کہ امام صاحب ایکدن منصور کے پاس گئے وہاں عیسیٰ بن موسیٰ بھی تھے وہ کہنے لگے آج یہ شخص دنیا کا عالم ہے منصور نے کہا نعمان تم نے علم کس سے سیکھا؟ امام صاحب نے فرمایا اصحاب عمر رض سے انہوں نے عمر رض سے اصحاب علی رض سے اُنہوں نے علی رض سے اصحاب عبداللہ رض عنہ سے انہوں نے عبداللہ رض سے اور حضرت ابن عباس رض کے وقت میں روئے زمین پر اُن سے بڑا عالم کوئی نہ تھا۔ منصور کہنے لگا بس آپ نے اپنے لیئے خوب مضبوطی کرلی ہے۔ امام صاحب فرماتے ہیں ایک مرتبہ مین نے بڑا ڈراؤنا خواب دیکھا میں نے دیکھا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت مبارک کو کھود رہا ہوں میں بصرہ گیا اور ایک شخص سے کہا کہ تم جاکر محمد بن سیرین سے اس خواب کی تعبیر تو پوچھو اُنہوں نے کہا یہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی کرید کریگا۔ ہشام

يقال غاية فى الشرائية فى الخير ثم تلا هذه الاية وجعلنا ابن مريم وامه اية اخبرنا
الصيمرى انا عمر بن ابراهيم المقرى نا مكرم بن احمد نا احمد بن محمد بن مغلس
نا الحمانى قال سمعت ابن المبارك يقول ما كان اوقر مجلس ابى حنيفة كان يشبه
الفقهاء وكان حسن السمت حسن الوجه حسن الثوب ولقد كنا يوما فى مسجد
الجامع فوقعت حية فى حجر ابى حنيفة وهرب الناس غيره فما رأيته زاد على
ان نفض الحية وجلس مكانه انا الحسن بن ابى بكر انا محمد بن احمد بن الحسن الصواف
يقول نا محمد بن محمد المروزى نا حامد بن آدم نا ابو وهب محمد بن مزاحم قال سمعت
عبد الله بن المبارك يقول لولا ان الله اعاننى بابى حنيفة وسفيان كنت كسائر
الناس انا ابو نعيم الحافظ نا على بن احمد بن ابى غسان الدقيقى المصرى نا جعفر بن
محمد بن موسى النيسابورى الحافظ قال سمعت على بن سالم العامرى يقول سمعت
ابا يحيى الحمانى يقول ما رأيت رجلا قط خيرا من ابى حنيفة اخبرنى ابو بشر الوكيل
وابو الفتح الضبى قالا نا عمر بن احمد الواعظ نا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية
الكوفى نا منجاب قال سمعت ابا بكر بن عياش يقول ابو حنيفة افضل اهل زمانه

بن مہران کہتے ہیں امام صاحب نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ گویا وہ حضورؐ کی قبر شریف کھود رہے ہیں تو ایک شخص کو بھیجا کہ جا کر محمد بن سیرینؒ سے اس خواب کی تعبیر پوچھیں ابن سیرین نے کہا بتاؤ کس نے یہ خواب دیکھا ہے تو سائل نے کچھ جواب نہ دیا پھر تعبیر پوچھی انھوں نے پھر یہی سوال کیا اس نے پھر جواب نہ دیا جب تیسری مرتبہ دریافت کیا تو ابن سیرین نے کہا یہ شخص وہ علم پھیلائیگا جس کی طرف اس سے پہلے کسی نے سبقت نہ کی ہو اسوقت امام صاحب نے نظریں اٹھائیں اور بات چیت کی۔

امام صاحب کے مناقب

حضرت ابوہریرہ رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک شخص ہوگا جسکا نام نعمان ہوگا اور جسکی کنیت ابو حنیفہ ہوگی وہ میری امت کا چراغ ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہوگا وہ میری امت کا چراغ ہوگا۔
یہ حدیث موضوع من گھڑت ہے صرف بواقی اسے روایت کرتے ہیں اور ہم

آخبرنی الصیمری قال قرأت علی الحسین بن هارون عن ابی العباس بن سعید قال نا محمد بن عبد اللہ بن ابی حکیمۃ نا ابراهیم بن احمد الخزاعی قال سمعت ابی یقول سمعت سهل بن مزاحم یقول بذلت الدنیا لابی حنیفۃ فلم یردها وضرب علیها بالسیاط فلم یقبلها انا علی بن القاسم الشاهد بالبصرۃ نا علی بن اسحاق المادرانی انا احمد بن زهیر اجازۃ اخبرنی سلیمان بن ابی شیخ واخبرنی ابو بشر الوکیل و ابو الفتح الضبی قالا نا عمر بن احمد نا الحسین بن احمد بن صدقۃ الفرائضی و هذا لفظ حدیثه حدثنا احمد بن خیثمۃ نا سلیمان بن ابی شیخ حدثنی محمد بن عبد الجبار قیل للقاسم بن معدان بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود ترضی ان تکون من غلمان ابی حنیفۃ قال ما جلس الناس الی احد انفع من مجالسۃ ابی حنیفۃ وقال له القاسم تعال معی الیه فجاء فلما جلس الیه لزمه وقال ما رأیت مثل هذا ازاد الفرائض قال سلیمان وکان ابو حنیفۃ ورعا سخیا۔

ما قیل فی فقه ابی حنیفۃ

انا البرقانی نا ابو العباس بن حمدان نفطا نا محمد بن ایوب انا محمد بن الصباح

اُس کا حال صراحت کیساتھ بیان کر چکے ہیں (کہ وہ حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا) حسن بن سلیمان اُس حدیث کی شرح بیان جس میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک علم ظاہر نہ ہو فرماتے ہیں کہ وہ امام صاحب کا علم ہے اور انکی تفسیر آثار خلف بن ایوب کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کیطرف سے علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا۔ پھر صحابہؓ کیطرف آیا پھر تابعین کی طرف پھر امام صاحب اور اُن کے اصحاب کیطرف اب جو چاہے خوش ہو جو چاہے ناراض ہو۔ ابن عیینہ کہتے ہیں میری آنکھوں نے امام صاحب جیسا اور شخص نہیں دیکھا۔ ابن المبارک کہتے ہیں کہ امام صاحب ایک آیت تھے کسی نے کہا حضرت! برائی میں یا بھلائی میں فرمایا چپ رہ برائی میں اگر ہو تو غایت کہا جاتا ہے اور بھلائی میں آیت کہا جاتا ہے دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے ابن مریم اور اُنکی والدہ کو آیت بنا دی۔ ابن المبارک کہتے ہیں کسی کی مجلس امام صاحب کی مجلس سے زیادہ باوقار نہیں تھی وہ بالکل فقہا کے مشابہ تھے۔ خوش خلق خوبصورت خوش پوش تھے ایک مرتبہ

قال سمعت الشافعی محمد بن ادریس قال قیل لمالک بن انس هل رأیت ابا حنیفة
قال نعم رأیت رجلا لو کلمک فی هذه الساریة ان یجعلها ذهبا لقام بحجته
حدثنی الصوری انا الخطیب بن عبد اللہ القاضی بمصر انا احمد بن جعفر بن
حمدان الطرسوسی نا عبد اللہ بن جابر البزاز قال سمعت جعفر بن محمد بن عیسی
بن نوح یقول سمعت محمد بن عیسی بن الطباع یقول سمعت روح بن عبادة
یقول کنت عند ابن جریج سنة خمسین واتاه موت ابی حنیفة فاسترجع
وتوجع وقال ای علم ذهب قال وفات فیها ابن جریج آخبرنی ابو بشر الوکیل و
ابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد الواعظ نا احمد بن محمد بن عصمة الخراسانی
نا احمد بن بسطام نا الفضل بن عبد الجبار قال سمعت ابا عثمان حمدون
بن ابی الطوسی یقول سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول قدمت الشام علی
الاوزاعی فرأیته ببیروت فقال لی یا خراسانی من هذا المبتدع الذی
خرج بالکوفة یکنی ابا حنیفة فرجعت الی بیتی فاقبلت علی کتب ابی
حنیفة فاخرجت منها مسائل من جیاد المسائل وبقیت فی ذالک ثلاثة

ہم جامع مسجد میں تھے اتفاقاً ایک سانپ امام صاحب کی گود میں گرا سب
لوگ بھاگ کھڑے ہوئے لیکن امام صاحب نے اسے پھینک دیا اور وہیں
بیٹھے رہے۔ ابن المبارکؒ فرماتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے مجھے سفیان اور
ابوحنیفہ جیسے لوگ نہ ملتے تو میں بھی عام آدمیوں کی طرح رہ جاتا۔ ابویحییٰ حمانی
کہتے ہیں میں نے امام صاحب سے بہتر آدمی نہیں دیکھا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں
ابوحنیفہ اپنے وقت کے لوگوں میں ایک افضل آدمی تھے سہل بن مزاحم
کہتے ہیں نہ تو دنیا کی لالچ امام صاحب کا قدم ڈگمگا سکی نہ کوڑوں کی مار۔ قاسم بن
معن سے کہا گیا کہ کیا آپ اس سے خوش ہیں کہ امام صاحب کے زیر اثر
لوگوں میں سے ہوں جواب دیا کہ امام صاحب کی مجلس سے زیادہ نفع بخش مجلس اور
کسی کی نہیں پھر سائل کو بھی اپنے ساتھ لیکر امام صاحب کی مجلس میں پہنچے
اور وہیں رہنا لازم کر لیا اور صاف کہہ دیا کہ میں نے ان جیسا آدمی نہیں دیکھا
سلیمان کہتے ہیں امام صاحب بہت بڑے زاہد و متقی تھے

ایام مجیئتہ یوم الثالث وھو مؤذن مسجدھم واماھم والکتاب فی یدی
فقال ای شئ ھذا الکتاب فناولتہ فنظر فی مسألۃ منھا وقعت علیھا قال
النعمان فما زال قائما بعد ما اذن حتی قرأ صدرا من الکتاب ثم وضع الکتاب
فی کمہ ثم اقام وصلی ثم اخرج الکتاب حتی اتی علیھا فقال لی یا خراسانی من
النعمان بن ثابت ھذا قلت شیخ لقیتہ بالعراق فقال ھذا انبیل من
المشائخ اذھب فاستکثر منہ قلت ھذا ابو حنیفۃ الذی نھیت عنہ
آنا الخلال انا الحریری انا النخعی حدثھم قال نا سلیمان بن الربیع نا ھمام
بن مسلم قال سمعت مسعر بن ھمام یقول ما احد احدا بالکوفۃ الا رجلین
ابو حنیفۃ فی فقھہ والحسن بن صالح فی زھدہ اخبرنی الصیمری قال قرأت
علی الحسین بن ھرمون عن ابی العباس بن سعید قال نا عبد اللہ بن احمد
بن مستورد نا علی بن مکنف حدثنی ابی عبد الرحیم بن الزبرقانی قال کنت
یوما عند مسعر فمر بنا ابو حنیفۃ فسلم ووقف علیہ ثم مضی فقال بعض القوم
لمسعر ما اکثر خصوم ابی حنیفۃ فاستوی مسعر منتصبا ثم قال الیک

امام صاحب کی فقاہت

امام مالک بن انس رح سے کہا گیا کیا آپ نے امام صاحب کو دیکھا ہے فرمانے لگے
ہاں وہ ایسے شخص ہیں کہ اگر اس ستون کو سونے کا کہہ دیں تو بھی بات جیت میں
غالب آکر اٹھیں۔ روح بن عبادہ کہتے ہیں میں ابن جریج کے پاس تھا جو امام صاحب
کے انتقال کی خبر ۱۵۰ھ میں آئی انہیں بڑا صدمہ ہوا انا للہ الخ پڑھا اور کہا
علم اٹھ گیا اسی سال ابن جریج کا بھی انتقال ہوا۔ عبد اللہ بن مبارک رح فرماتے
ہیں میں امام اوزاعی کے پاس شام میں گیا میں نے انسے بیروت میں ملاقات
کی مجھ سے انہوں نے کہا کوفے میں یہ بدعتی کون نکلا ہے؟ جسکی کنیت ابو حنیفہ
ہے میں نے کوئی جواب نہ دیا اور گھر آکر امام صاحب کے مسائل میں سے عمدہ
عمدہ مسائل چھانٹ کر نکالے تین دن تک اسی میں مشغول رہا پھر آیا اور وہ کتاب
میرے ہاتھ میں تھی انہوں نے پوچھا یہ کیا کتاب ہے؟ میں نے وہ اوراق ان کے

فما رأيته خاصم احد قط الا فلج عليه واخبرنا الصيمري انا عمر بن ابراهيم المقرى نا مكرم بن احمد نا محمد بن احمد بن مغلس نا ابو غسان قال سمعت اسرائيل يقول كان نعم الرجل النعمان ما كان احفظه لكل حديث فيه فقه واشد فحصه عنه و اعلمه بما فيه من الفقه وكان قد ضبط عن حماد فاحسن الضبط عنه فاكرمه الخلفاء والامراء والوزراء وكان اذا ناظره رجل في شئ من الفقه همته نفسه و لقد كان مسعر يقول من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله رجوت ان لا يخاف ولا يكون فرط في الاحتياط لنفسه انا التنوخي حدثني ابي نا محمد بن حمدان بن الصباح النيسابوري نا احمد بن الصلت الحماني نا علي بن المديني قال سمعت عبد الرزاق يقول كنت عند معمر فاتاه ابن المبارك فسمعنا معمرا يقول ما اعرف رجلا يحسن يتكلم في الفقه او يسعه ان يقيس و يشرح لمخلوق النجاة في الفقه احسن معرفة من ابي حنيفة ولا اشفق على نفسه من ان يدخل في دين الله شيئا من الشك من ابي حنيفة اخبرني الصيمري قال قرأنا على الحسين بن هارون عن ابن سعيد قال نا احمد بن

ہاتھ میں دیدیئے وہ ایک مسئلہ کو دیکھنے لگے چونکہ موذن نے اذان کے بعد جو اسے دیکھنا شروع کیا تو کھڑے کھڑے دیکھتے ہی رہے یہاں تک کہ کچھ ابتدائی حصہ پڑھ لیا اب کتاب جیب میں ڈال لی اور نماز کی امامت کے لیے آگے بڑھے نماز کے بعد پھر اسے لیکر بیٹھ گئے اور پڑھ کر فرمانے لگے اے خراسانی یہ نعمان بن ثابت کون ہیں ؟ میں نے کہا ایک شیخ ہیں عراق میں میں انسے ملا تھا کہا یہ تو بہت بڑا افاضل شخص ہے جاؤ اور انسے اور فائدہ اٹھاؤ میں نے کہا یہی ابوحنیفہ ہیں جن سے آپ مجھے روکتے تھے۔ مسعر بن ہمام کہتے ہیں میں نے کوفے میں صرف دو شخصوں کو پایا امام صاحب کو فقہ میں اور حسن بن صالح کو زہد و تقوے میں۔ ایک مرتبہ مسعر کے پاس سے امام صاحب گذرے سلام کیا کچھ دیر ٹھہرے رہے آپ کے جانے کے بعد بعض لوگوں نے کہا امام صاحب بڑے جھگڑالو ہیں مسعر سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے خاموش رہو میں نے دیکھا ہے جس جھگڑے میں آخر اس پر غلبہ پایا ہے اسرائیل کہتے ہیں امام صاحب بہت اچھے

تمیم بن عباد المروزی نا حامد بن آدم نا عبد اللہ بن جعفر الرازی قال سمعت
ابی یقول ما رأیت احدا افقہ من ابی حنیفۃ وما رأیت احدا اورع من ابی حنیفۃ
آخبرنی ابو بشر الوکیل وابو الفتح الضبی قالا نا عمر بن احمد نا مکرم بن احمد نا احمد
بن عطیۃ نا سعید بن منصور واخبرنی التنوخی حدثنی ابی نا محمد بن
حمدان بن الصباح نا احمد بن الصلت قال نا سعید بن منصور قال سمعت
الفضیل بن عیاض یقول کان ابو حنیفۃ رجلا فقیہا معروفا بالفقہ مشہورا
بالورع واسع المال معروفا بالافضال علی کل من یطیف بہ صبورا علی
تعلیم العلم باللیل والنہار حسن کثیر الصمت قلیل الکلام حتی ترد مسئلۃ
فی حلال او حرام وکان یحسن یدل علی الحق ھاربا من مال السلطان ھذا اخر
حدیث مکرم وزاد ابن الصباح فکان اذا وردت علیہ مسئلۃ فیہا حدیث صحیح
اتبعہ کان عن الصحابۃ والتابعین والا قاس احسن القیاس آخبرنی التنوخی
حدثنی ابی نا محمد بن حمدان قال نا احمد بن الصلت نا بشر بن الولید قال سمعت
ابا یوسف یقول ما رأیت احدا اعلم بتفسیر الحدیث ومواضع النکت التی فیہ

آدمی تھے. فقہ کے متعلق حدیثیں اور اُن کے غور وخوض اور اُن کے فقہی نکات
کے علم میں بڑے ماہر تھے حضرت حماد سے خوب اچھی طرح علم حاصل کیا تھا خلفا
امرا اور وزرا اُن کی عزت کرتے تھے نظیر میں جس سے گفتگو ہوتی اُسپر غالب آتے
مسعر کہا کرتے تھے جسنے اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان امام صاحب کو کر لیا میرا
گمان ہے کہ وہ بے خوف ہوگیا اور اپنے نفس کی پوری احتیاط کرلی مسعر کہتے ہیں کہ
فقہ کی عمدگی اور قیاس کی وسعت نظری اور اسکی تشریح میں میں نہیں جانتا کہ کوئی
شخص امام صاحب سے زیادہ معرفت والا ہو اور نہ دین کی باتوں میں شک وشبہ
ڈالنے سے اپنے نفس کو بچانے میں امام صاحب سے زیادہ کوئی ڈرنے والا میری
نگاہوں میں ہے. جعفر رازی کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے
زیادہ پرہیزگار اور زیادہ فقیہ نہیں دیکھا. فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ امام صاحب
ایک مشہور فقیہ مشہور پرہیزگار مالدار مہمان نواز رات دن مشاغل علم میں منہمک
دیر پا خاموشی والے کم گو مسائل حلال وحرام کو حقانیت اور دلیل کیساتھ

من الفقه من ابي حنيفة . انا الصيمري انا عمر بن ابراهيم نا مكرم بن احمد نا
احمد بن محمد بن مغلس قال سمعت محمد بن سماعة يقول سمعت ابا يوسف
يقول ما خالفت ابا حنيفة في شئ قط فتدبرته الا رأيت مذهبه الذي ذهب
اليه انجا في الآخرة وكنت ربما ملت الى الحديث وكان هو ابصر بالحديث
الصحيح مني اخبرني ابو منصور علي بن فهد بن الحسين الدقاق قال قرأنا
على الحسين بن هرون الضبي عن احمد بن محمد بن سعيد قال نا محمد بن عبد الله بن
نوفل حدثني عبد الرحمن بن فضيل بن موفق اخبرني ابراهيم بن مسلمة
الطيالسي قال سمعت ابا يوسف يقول اني لادعو لابي حنيفة قبل ابوي ولقد
سمعت ابا حنيفة يقول اني لادعو لحماد مع ابوي انا القاضي علي بن علي
البصري نا احمد بن عبد الله الدوري انا احمد بن القسم بن نصر اخو ابو الليث
الفرائضي نا سليمان بن ابي شيخ حدثني محمد بن علي الحنفي عن ابي عباد شيخ لهم قال قال
الاعمش لابي يوسف كيف ترك صاحبك ابو حنيفة قول عبد الله عتق الامة
طلاقها قال ترکه لحدیثك الذي حدثته عن ابراهيم عن الاسود عن عائشة ان بريرة

بیان کرنیوالے شاہی مال سے بھاگنے والے تھے جب کوئی مسئلہ پیش ہوتا اور
اُسمیں حدیث یا صحابی یا تابعی کا فتوی ہوتا تو اُس کی تابعداری کرتے ورنہ قیاس کرتے
اور اچھا قیاس کرتے - ابو یوسف کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے زیادہ
شرح حدیث اور فقہ کا عالم نہیں دیکھا - ابو یوسف فرماتے ہیں میں نے جس مسئلہ میں
امام صاحب کا خلاف کیا پھر جو غور سے دیکھا تو امام صاحب کا مسلک ہی نجات والا
پایا - میں بعض مرتبہ حدیث میں اٹک جاتا - اور امام صاحب کی نگاہ صحت حدیث میں
مجھ سے زیادہ تھی - ابو یوسف کہتے ہیں میں اپنے ماں باپ سے پہلے امام صاحب
کے لیے دعا کرتا ہوں اور امام صاحب سے میں نے سنا وہ کہتے تھے میں اپنے استاد حماد
کے لیئے ماں باپ کے ساتھ دعا مانگا کرتا ہوں - ایک مرتبہ اعمش نے ابو یوسف
سے کہا کہ آپ کے استاد ابو حنیفہؒ نے حضرت عبد اللہ کا قول کہ لونڈی کی آزادی
اسکی طلاق ہے کیوں چھوڑ دیا جواب دیا کہ اُس حدیث کی مخالفت کی وجہ سے
جو آپ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہ رض سے روایت کرتے ہیں کہ

حين اعتقت خيرت قال الاعمش ان اباحنيفة لفطن فقال واعجبه ما اخذ به ابوحنيفة۔ انا القاضی ابوجعفر محمد بن احمد بن محمد السمنانی انا اسمعیل بن الحسین بن علی البخاری الزاهد نا ابوبکر احمد بن سعد بن نصر نا علی بن موسی القمی حدثنی محمد بن سعدانی سمعت سلیمان الجوزجانی یقول سمعت حماد بن زید یقول اردت الحج فاتیت ایوب اودعه فقال بلغنی ان الرجل الصالح فقیه اهل الکوفة یعنی اباحنیفة یحج العام فان لقیته فاقرأه منی السلام انا الصیمری قال قرأنا علی الحسین بن هرون عن ابن سعید قال نا عبد الله بن ابراهیم بن قتیبة نا ابن نمیر حدثنی ابراهیم بن البصیر عن اسماعیل بن حماد عن ابی بکر بن عیاش قال مات عمر بن سعید اخو سفیان فاتیناه نعزیه فاذا المجلس غاص باهله وفیهم عبد الله بن ادریس اذ اقبل ابوحنیفة فی جماعة معه فلما راٰه سفیان تحرک من مجلسه ثم قام فاعتنقه واجلسه فی موضعه وقعد بین یدیه قال ابوبکر فاغتظت علیه وقال ابن ادریس ذلک الاقوی فجلسنا حتی تفرق الناس فقلت لعبد الله بن ادریس لا تقم حتی تعلم ما عنده فی هذا فقلت یا ابا عبد الله رأیتک

جب بریرہ رضی آزاد ہوئیں تو انہیں (اپنا نکاح باقی رکھنے نہ رکھنے کا) اختیار دیا گیا امام اعمش نے فرمایا ابوحنیفہ بڑے سمجھدار شخص ہیں اور انہیں امام صاحب کا حدیث رسول کو اپنی رائے قیاس اور اپنے بزرگ اُستادوں کے قول پر بھی مقدم کرنا بہت پسند آیا حماد بن زید کہتے ہیں میں نے حج کا ارادہ کیا تو ایوب سے ملنے کے لیے گیا انہوں نے کہا میں نے سنا ہے کہ اہل کوفہ کے فقیہہ مرد صالح ابوحنیفہ بھی اس سال حج کو جانے والے ہیں اگر اُن سے ملاقات ہو تو انہیں میری جانب سے سلام پہنچا دینا ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں کہ سفیان کے بھائی عمر بن سعید کا انتقال ہوگیا ہم اُنکی تعزیت کے لیے گئے تو مجلس لوگوں سے پر تھی عبد اللہ بن ادریس بھی شریک تھے تھوڑی دیر میں امام صاحب بھی مع چند لوگوں کے آئے امام سفیان انہیں دیکھکر کھڑے ہوگئے معانقہ کرکے اُنہیں اپنی جگہ بٹھایا اور خود اُنکے سامنے بیٹھ گئے مجھے یہ بات بھاری پڑی اور ابن ادریس کو بھی جب لوگ چلے گئے تو میں نے عبد اللہ بن ادریس سے کہا آپ ٹھہرے ہم اس بارے میں اُنسے دریافت کریں گے۔ پھر میں نے کہا اے ابوعبد اللہ آج تو

اليوم فعلت شيئاً أنكرته وانكره اصحابنا عليك قال وما هو قلت جاءك ابوحنيفة فقمت اليه واجلسته في مجلسك وصنعت به صنعا بليغاً وهذا عند اصحابنا منكر فقال وما انكرت من ذاك هذا رجل من العلم بمكان فان لم اقم لعلمه قمت لسنه وان لم اقم لسنه قمت لفقهه وان لم اقم لفقهه قمت لورعه فاجحمني فلم يكن عندي جواب أخبرني ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبي قالا انا عمر بن احمد قال سمعت محمد بن احمد بن القاسم النيسابوري قدم علينا قال سمعت احمد بن مزاحم الفقيه يقول سمعت محمد بن الفضيل الزاهد البلخي يقول سمعت ابا المطيع الحكم بن عبد الله يقول ما رأيت صاحب حديث يعني احدا افقه من سفيان الثوري وكان ابوحنيفة افقه منه أخبرني عبد الباقي بن عبد الكريم المؤدب انا عبد الرحمن بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن يعقوب بن شيبة نا جدي حدثني يعقوب بن احمد قال سمعت الحسن بن علي قال سمعت يزيد بن هارون وسأله انسان فقال يا ابا خالد من افقه من رأيت قال ابوحنيفة قال الحسن ولقد قلت لابي عاصم يعني النبيل ابوحنيفة افقه او سفيان قال عبد ابي حنيفة افقه من سفيان - أخبرني الحسن بن علي انا الخلال انا الحريري ان النخعي حدثهم قال نا

آپ نے ایک ایسا کام کیا کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو وہ اچھا نہیں معلوم ہوا۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا؟ میں نے کہا آپ ابو حنیفہ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور اُنہیں اپنی جگہ بٹھایا اور بڑی وقعت کی ہمارے نزدیک آپ کا یہ فعل اچھا نہیں آپ نے فرمایا اسمیں کیا بُرائی ہے وہ ایک عالم آدمی ہیں ہیں۔ اُن کے علم کی وجہ سے اُنکی تکریم نہ کرتا تو اُن کی بڑی عمر کی وجہ سے کرتا اگر اس وجہ سے بھی نہ کرتا تو اُنکی فقاہت کی وجہ سے کرتا اگر اس وجہ سے بھی نہ کھڑا ہوتا تو اُنکی پرہیز گاری کی بنا پر اُنکی عزت کرتا اس جواب کا میرے پاس کوئی جواب نہ تھا میں خاموش رہا حکم بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری سے زیادہ کسی اہل حدیث کو فقیہ نہیں پایا اور امام صاحب اُنسے بھی فقہ میں بڑھے ہوئے تھے یزید بن ہارون سے کسی نے سوال کیا کہ اے ابو خالد آپ نے سب سے بڑا فقیہ کسے پایا کہا امام صاحب کو حسن کہتے ہیں میں نے ابو عاصم نبیل سے کہا کہ ابو حنیفہ زیادہ فقیہ ہیں یا سفیان کہا ابو حنیفہ کا غلام بھی سفیان سے زیادہ فقیہ ہے یزید بن ہارون سے

محمد بن علی بن عفان نا ضرار بن صرد قال سئل یزید بن ھارون ایما افقہ ابوحنیفۃ او سفیان قال سفیان احفظ للحدیث وابوحنیفۃ افقہ قال وسألت اباعاصم النبیل فقلت ایما افقہ سفیان او ابوحنیفۃ قال غلام من غلمان ابی حنیفۃ افقہ من سفیان۔ اخبرنی الحسین بن علی الحنفی نا عبداللہ بن محمد الحلوانی نا مکرم بن احمد نا احمد بن محمد یحیی الحمانی قال سمعت سجادۃ یقول دخلت انا وابومسلم المستملی علی یزید بن ھارون وھو نازل ببغداد علی منصور بن المھدی فصعدنا الی غرفۃ ھو فیھا فقال لہ ابومسلم ما تقول یا اباخالد فی ابی حنیفۃ والنظر فی کتبہ قال انظروا فیھا ان کنتم تریدون ان تفقھوا فانی ما رأیت احدا من الفقھاء یکرہ النظر فی قولہ ولقد احتال الثوری فی کتاب الرھن حتی نسخہ انا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثھم قال نا محمد بن علی بن عفان نا ابوکریب قال سمعت عبداللہ بن المبارک یقول واخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی نا ابوسعید محمد بن الفضل المذکر نا ابوعبداللہ محمد بن سعید المروزی نا ابوحمزۃ یعلی بن حمزۃ قال سمعت اباوھب محمد بن

بھی یہی سوال ہوا تو جواب دیا کہ امام سفیان حدیث کے حافظ ہیں بہت بڑھے ہوئے ہیں اور امام ابوحنیفہ فقہ میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اور ابوعاصم نبیل سے پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ ابوحنیفہ کے غلاموں میں کا ایک غلام بھی سفیانؒ سے زیادہ فقیہ ہے۔ سجادہ کہتے ہیں میں اور ابومسلم مستملی یزید بن ہارون کے پاس گئے وہ اُن دنوں منصور بن مہدی کے پاس بغداد آئے ہوئے تھے ہم اُن کے بالاخانہ پر پہنچے تو ابومسلم نے کہا اے ابوخالد آپ کا خیال امام صاحب اور اُنکی کتابوں کی نسبت کیا ہے؟ کہا اگر تم فقہ حاصل کرنی چاہتے ہو تو اُنہیں ضرور دیکھو میں نے فقہا میں سے کسی کو نہیں پایا کہ وہ اُنکی باتوں کا دیکھنا مکروہ رکھتا ہو اور ثوری نے تو زہری کی کتاب میں اسے لکھ لیا ہے۔ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں میں نے سب سے زیادہ عبادت گذار شخص کو بھی دیکھا اور سب سے زیادہ پرہیزگار شخص کو بھی دیکھا اور سب سے زیادہ عالم شخص کو بھی دیکھا اور سب سے زیادہ فقیہ شخص کو بھی دیکھا سب سے بڑے عابد تو عبدالعزیز بن رواد تھے۔ اور سب سے بڑے پرہیزگار فضیل بن عیاض رح تھے

مزاحم يقول سمعت عبد الله بن المبارك يقول رأيت أعبد الناس ورأيت أورع
الناس ورأيت أفقه الناس فأما أعبد الناس فعبد العزيز بن أبي رواد وأما أورع
الناس فالفضيل بن عياض وأما أعلم الناس فسفيان الثوري وأما أفقه الناس
فأبو حنيفة ثم قال ما رأيت في الفقه مثله. أنا الصيمري قال أنا عمر بن إبراهيم أنا
مكرم بن أحمد نا أحمد بن محمد بن مغلس نا محمد بن مقاتل قال سمعت ابن المبارك يقول
إن كان الأثر قد عرف واحتيج إلى الرأي فرأي مالك وسفيان وأبي حنيفة
وأبو حنيفة أحسنهم وأدقهم فطنة وأغوصهم على الفقه وهو أفقه الثلاثة
وقال أحمد بن محمد نا نصر بن علي قال سمعت أبا عاصم النبيل سئل أيما أفقه
سفيان أو أبو حنيفة فقال إنما يقاس الشيء إلى شكله أبو حنيفة فقيه تام
الفقه وسفيان رجل متفقه أنا محمد بن الحسين بن الفضل القطان أنا عثمان
بن أحمد الدقاق نا محمد بن إبراهيم أبو حمزة المروزي قال سمعت ابن أعين أبا الوزير
المروزي قال قال عبد الله يعني ابن المبارك إذا اجتمع سفيان
وأبو حنيفة فمن تقوم لهما على فتيا أنا الحسين بن محمد بن علي المعدل

اور سب سے بڑے عالم سفیان ثوریؒ تھے اور سب سے بڑے فقیہ ابو حنیفہؒ
تھے فقہ میں ان جیسا کوئی نہ تھا۔ ابن مبارک کہتے ہیں اگر کسی حدیث سے قیاس کی
ضرورت پڑے تو صحیح اہل امام مالک امام سفیان اور امام ابو حنیفہ ہیں انہیں بھی باریک
بیں اور دور بین ابو حنیفہؒ ہیں۔ ابو عاصم نبیل سے پوچھا گیا کہ سفیان ثوری اور ابو
حنیفہ میں بڑا فقیہ کون ہے؟ کہا ٹھیک قیاس کرنے والے اور پوری فقاہت والے
تو ابو حنیفہؒ ہیں اور سفیان تو ابھی فقہ سیکھ رہے ہیں۔ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں
جب سفیان اور ابو حنیفہ جمع ہو جائیں پھر فتوے کی جرأت کسے ہے؟ اور فرماتے ہیں
ان دونوں کا کسی مسئلہ میں یک رائے ہو جانا مسئلہ کو قوی کر دیتا ہے۔ اسی طرح
فرماتے ہیں کہ میں نے مسعر کو دیکھا وہ امام صاحب کے حلقے میں بیٹھے تھے سوال کرتے تھے اور فائدہ
اٹھاتے تھے میں نے کسی شخص کو فقہ کے مسائل میں امام صاحب سے اچھی تقریر کرتے
ہوئے نہیں سنا۔ اور فرماتے ہیں اگر کسی شخص کو اپنی رائے سے کچھ کہنا لائق ہے تو
امام صاحب کو لائق ہے۔ ابن داؤد کہتے ہیں کہ حدیث و آثار اور زہد [illegible]

نا علی بن الحسن الرازی نا محمد بن الحسین الزعفرانی نا احمد بن زهیر نا الولید بن شجاع
نا علی بن الحسن بن شقیق قال کان عبد اللہ بن المبارک یقول اذا اجتمع ھذان علی شئ
فذاک قوی یعنی الثوری وابا حنیفۃ۔ انا التنوخی حدثنی ابی نا ابو بکر محمد بن حمدان
بن الصباح نا احمد بن الصلت بن المغلس نا الحمانی نا ابن المبارک قال رأیت مسعرا
فی حلقۃ ابی حنیفۃ جالسا بین یدیہ یسألہ ویستفید منہ وما رأیت
احدا قط تکلم فی الفقہ احسن من ابی حنیفۃ انا ابو نعیم الحافظ نا محمد
بن ابراھیم بن علی نا ابو عروبۃ الحرانی قال سمعت ابن المبارک یقول ان کان
احد ینبغی لہ ان یقول برأی فابو حنیفۃ ینبغی ان یقول برأیہ اخبرنی
عبد الباقی بن عبد الکریم انا عبد الرحمن بن عثمان الخلال نا محمد بن احمد بن
یعقوب نا جدی قال حدثنی علی بن ابی الربیع قال سمعت بشر بن الحرث یقول
سمعت عبد اللہ بن داؤد قال حدثنی ح وحدثنیہ ابراھیم بن ھاشم قال
بشر حدثنیہ عن ابن داود قال اذا اردت الآثار او قال الحدیث واحسبہ
قال والورع فسفیان واذا اردت تلک الدقائق فابو حنیفۃ انا الخلال نا الحریری

ارادہ ہو تو حضرت سفیان کو دیکھو اور ان دقائق کا شوق ہو تو حضرت ابو حنیفہ کو
دیکھو۔ محمد بن بشیر کہتے ہیں کہ میں امام صاحب کے پاس اور امام سفیان کے پاس
آیا جایا کرتا تھا جب امام ابو حنیفہ کے پاس پہنچتا اور وہ مجھ سے پوچھتے کہاں سے آئے؟
اور میں کہتا سفیان کے پاس سے تو فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آرہے ہو
کہ اگر علقمہ اور اسود بھی موجود ہوتے تو اس شخص کے محتاج ہوتے اور جب امام
سفیان کے پاس پہنچتا اور وہ مجھ سے پوچھتے کہ کہاں سے آئے؟ اور میں جواب
میں کہتا کہ ابو حنیفہ کے پاس سے تو فرماتے تم ایسے شخص کے پاس سے آرہے ہو
جو سب سے بڑا فقیہ ہے۔ علی بن عاصم کہتے ہیں ہم ایک مجلس میں تھے وہاں امام
صاحب کا ذکر آگیا تو خالد الطحان کہنے لگے کاش کہ بعض علم میرے اور ان کے
درمیان ہوتا۔ امام صاحب فرماتے ہیں اے بصرہ والو! تم ہم سے پرہیزگاری
میں بڑھے ہوئے ہو اور ہم تم سے فقہ میں بڑھے ہوئے ہیں۔ ابو نعیم کہتے ہیں
امام صاحب مسائل میں خوب گہرے اترنے والے تھے۔ عبد اللہ بن داؤد

ان النخعی حدثہم قال عمر بن شہاب العبدی نا جندل بن واثق حدثنی محمد بن بشر
قال کنت اختلف الی ابی حنیفة والی سفیان فاتی ابا حنیفة فیقول لی من این
جئت فاقول من عند سفیان فیقول لی لقد جئت من عند رجل لو ان علقمة
والاسود حضرا لاحتاجا الی مثله فاتی سفیان فیقول من این فاقول من عند
ابی حنیفة فیقول لقد جئت من عند افقه اہل الارض انا محمد بن احمد رزق
انا احمد بن شعیب البخاری نا علی بن موسی القمی قال سمعت محمد بن عمار یقول
قال علی بن عاصم کنا فی مجلس فذکر ابو حنیفة فقال لی خالد الطحان لیت
نصف علم بینی وبینک انا علی بن القاسم البصری نا علی بن اسحاق الماورانی نا
ابو قلابة نا بکر بن یحیی بن زبان عن ابیه قال قال لی ابو حنیفة یا اہل
البصرة انتم اورع منا ونحن افقه منکم انا ابو نعیم الحافظ نا ابراہیم بن
عبد اللہ الاصبہانی نا محمد بن اسحاق الثقفی نا الجوہری نا ابو نعیم قال
کان ابو حنیفة صاحب غوص فی المسائل انا الجوہری انا محمد بن عمران
المرزبانی نا عبد الواحد بن محمد بن الخصیبی حدثنی ابو مسلم المکی ابراہیم بن عبد اللہ

حارثی کہتے ہیں کہ اہل اسلام پر واجب ہے کہ امام صاحب کے لیے اپنی نمازوں
میں دعا کرتے رہیں اسلئے کہ انہوں نے سنت اور فقہ کو بچا رکھا ہے۔ مقری کہتے
ہیں میں نے امام صاحب سے بڑھ کر فقیہ کسی انسان کو نہیں دیکھا ابو عبد الرحمن
مقری جب ابو حنیفہ کی کوئی بات بیان کرتے تو کہا کرتے کہ شہنشاہ نے
کہا۔ شداد بن حکیم کہتے ہیں میں کسی کو علم میں امام صاحب سے بڑھکر
نہیں پاتا۔ مکی بن ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ اپنے زمانے کے یکتا عالم تھے۔

وکیع فرماتے ہیں امام صاحب سے زیادہ فقہ جاننے والا اور آپ سے زیادہ
اچھی نماز پڑھنے والا میری نگاہ سے تو کوئی نہیں گذرا نضر بن شمیل کہتے ہیں
لوگ فقہ سے غافل تھے یہاں تک کہ امام صاحب نے اسکی وضاحت کی یحیی
بن سعید کہتے ہیں بہت سے بہتر اقوال کے قائل امام صاحب ہیں۔ قطان
کہتے ہیں ہم نے امام صاحب کی رائے سے بھی فائدہ اٹھایا ہے یحیی بن معین
کہتے ہیں ہم نے امام صاحب کی رائے سے بہتر رائے نہیں سنی اور ہم نے

قال حدثنی محمد بن سعید ابو عبد اللہ الکاتب قال سمعت عبد اللہ بن داؤد
الجرثی یقول یجب علی اهل الاسلام ان یدعو لابی حنیفۃ فی صلوتھم قال
وذکر حفظه علیهم السنۃ والفقه انا علی بن علی نا ابو علی احمد بن محمد
بن اسحاق المعدل النیسابوری نا ابو حامد احمد بن حمدون بن بلال قال سمعت محمد بن
یزید یقول سمعت عبد اللہ بن یزید المقری یقول ما رأیت اسود رأس افقه من
ابی حنیفة اخبرنی ابو بشر الوکیل وابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد الواعظ نا
محمد بن مخزوم نا بشر بن موسی نا ابو عبد الرحمن المقری وکان اذا حدث عن
ابی حنیفة قال نا شاهنشاه انا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثهم قال نا
ابراهیم بن مخلد البلخی نا احمد بن محمد البلخی قال سمعت شداد بن حکیم یقول ما رأیت
اعلم من ابی حنیفة وقال النخعی نا اسماعیل بن محمد الفارسی قال سمعت
مکی بن ابراهیم ذکر ابا حنیفة فقال کان اعلم اهل زمانه انا التنوخی حدثنی
ابی نا محمد بن حمدان بن الصباح نا احمد بن الصلت قال سمعت ملیح بن وکیع
یقول سمعت ابی یقول ما لقیت احدا افقه من ابی حنیفة ولا احسن صلوٰۃ

اکثر اقوال اُن کے بیٹے بھی ہیں یحییٰ بن سعید بھی کوفیوں کے فتوے کی قدر
کرتے تھے اور اُن کے اقوال میں سے کسی قول کو چن لیا کرتے تھے اور امام
صاحب کے ساتھیوں میں سے امام صاحب کی رائے لے لیا کرتے تھے۔ امام
شافعیؒ فرماتے ہیں لوگ فقہ میں ابو حنیفہ کی عیال ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کوئی
شخص ان سے زیادہ فقہ والا ہو آپ کا فرمان ہو کہ لوگ ان پانچ شخصوں کی
عیال ہیں فقہ کے فخر میں لوگ (امام) ابو حنیفہؒ کی عیال ہیں اُن لوگوں میں سے
ہیں جنہیں فقہ کی توفیق دی گئی تھی۔ شعر گوئی کے فخر میں زہیر بن ابو سلمیٰ کی
سب لوگ عیال ہیں مغازی کے فخر میں محمد بن اسحاقؒ کے سب بال بچے ہیں۔ اور
نحو کے فن کے فخر میں سب لوگ کسائی کے تابع ہیں اور تفسیر قرآن میں مقاتل
بن سلیمان کے۔ آپ ہی کا قول ہے جو شخص مشہور ہونا چاہتا ہو وہ ابو حنیفہ
اور اُن کے ساتھیوں کا دامن نہ چھوڑے سب لوگ فقہ میں ان کے تابع
ہیں۔ قاضی حسن بن عثمان کہتے ہیں میں نے عراق اور حجاز میں تین علم پائے

منه وقال ابن الصلت سمعت الحسين بن حريث يقول سمعت النضر بن شميل يقول
كان الناس نيأما عن الفقه حتى ايقظهم ابو حنيفة بما فتقه وبينه ولخصه۔ آنا
الجوهري انا عبدالعزيز بن جعفر الخرقي نا هيثم بن خلف الدوري نا احمد بن منصور
بن سيار قال سمعت يحيى بن معين يقول سمعت يحيى بن سعيد يقول كم من شيء حسن
قد قاله ابو حنيفة آنا علي بن القاسم الشاهد نا علي بن اسحاق المادرائي قال
سمعت ابا جعفر بن اشرس يقول سمعت يحيى بن معين يقول سمعت القطان يقول
لا نكذب الله ربما اخذ بالشيء من رأى ابي حنيفة آنا القيضي نا عبدالرحمن
بن عمر بن نصر بن محمد الدمشقي بها حدثني ابي نا احمد بن علي بن سعيد القاضي
قال سمعت يحيى بن معين يقول لا نكذب الله ما سمعنا احسن من رأى ابي حنيفة
وقد اخذنا باكثر اقواله قال يحيى بن معين وكان يحيى بن سعيد يذهب في الفتوى
الى قول الكوفيين ويختار قوله من اقوالهم ويتبع رأيه من بين اصحابه آنا
ابونعيم الحافظ نا محمد بن ابراهيم بن علي قال سمعت حمزة بن علي البصري يقول
سمعت الربيع يقول سمعت الشافعي يقول الناس عيال على ابي حنيفة في الفقه

ابو حنیفہؒ کا علم۔ کلبی کی تفسیر محمد بن اسحاقؒ کے مغازی یحیٰی ابن معینؒ کہتے
ہیں میں نے لوگوں کو اسی بات پر پایا اور میرے نزدیک بھی یہی بات ہے قرأت
میں تو حمزہؒ۔ اور فقہ میں ابو حنیفہؒ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میرا خیال تھا کہ
حمزہ کی قرأت کا فن اور ابو حنیفہؒ کی فقہ کا فن کوفے کی حدود سے باہر نہ جائے گا
لیکن وہ تو ادھر اُدھر پھیل گئے یزید بن زریع کہتے ہیں امام صاحب کے فتاویٰ سمع
تو سفید رنگ خچرے اُڑے جعفر بن ربیع کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس
پانچ سال رہا عموماً خاموش رہتے تھے جب کوئی فقہ کا مسئلہ آجائے تو دریا کی
روانی کیطرح اُسے حل کر دیتے۔ میں نے اُنہیں آہستہ کہتے بھی سنا اور بآواز بلند
بھی ابراہیم بن عکرمہ مخزومی کہتے ہیں نہ تو میں نے زہد میں کسی کو ابو حنیفہ سے زیادہ پایا
نہ فقہ میں۔ علی بن عاصم کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس گیا وہ نائی کے پاس بیٹھے
تھے نائی سے کہنے لگے سفید بال چھانٹ لو اس نے کہا حضرت الیسا نہ کیجئے اس سے
سفید بال اور بڑھ جائیں گے تو آپ نے فرمایا اچھا اگر یہ صحیح ہے تو کالے بال

أنا علی بن القاسم نا علی بن اسحاق المادرائی نا ذکریا نا ابن عبد الرحمن حدثنی عبد اللہ بن احمد قال قال ھرون بن سعید سمعت الشافعی یقول ما رأیت احدا افقہ من ابی حنیفۃ قلت اراد بقولہ ما رأیت ما علمت۔ نا ابو طاھر محمد بن علی بن محمد بن یوسف الواعظ نا عبید اللہ بن عثمان بن یحیی الدقاق نا ابراھیم بن محمد بن احمد ابو اسحاق البخاری نا عباس بن عزیز ابو الفضل القطان نا حرملۃ بن یحیی قال سمعت محمد بن ادریس الشافعی یقول الناس عیال علی ھؤلاء الخمسۃ من اراد ان یتبحر فی الفقہ فھو عیال علی ابی حنیفۃ قال سمعتہ یعنی الشافعی یقول کان ابو حنیفۃ ممن وفق لہ الفقہ ومن اراد ان یتبحر فی الشعر فھو عیال علی زھیر بن ابی سلمی ومن اراد ان یتبحر فی المغازی فھو عیال علی محمد بن اسحاق ومن اراد ان یتبحر فی النحو فھو عیال علی الکسائی ومن اراد ان یتبحر فی تفسیر القرآن فھو عیال علی مقاتل بن سلیمان۔ انا التنوخی حدثنی ابی نا محمد بن حمدان نا احمد بن الصلت الحمانی قال سمعت ابا عبید یقول سمعنا الشافعی یقول من اراد ان یعرف فلیلزم ابا حنیفۃ واصحابہ فان الناس کلھم عیال

تھا، تاکہ سفید بالوں کے قیاس پر کالے بڑھ جائیں۔ جب شریک کے پاس جاکر میں نے اس واقعہ کو بیان کیا تو وہ ہنسے اور کہا اگر کسی جگہ بھی یہ شخص قیاس کو چھوڑنے والے ہوتے تو نائی کے ساتھ تو چھوڑ دیتے۔ ابو مطیع کہتے ہیں ایک شخص امام صاحب کے نام آپکی غیر موجودگی میں وصیت کرکے انتقال کر گیا جب امام صاحب آئے تو آپ نے ابن شبرمہ کے پاس اسکا ثبوت پیش کیا کہ میں فلاں مرنے والے کا وصی ہوں اور یہ میرے گواہ ہیں ابن شبرمہ قاضی نے کہا کہ آپ کے گواہ سچے ہیں اس بات پر آپ قسم کھائیے۔ آپ نے فرمایا میں تو یہاں تھا ہی نہیں قسم کیسے کھاؤں کہا پھر آپکو اپنے حق سے دستبردار ہونا پڑیگا کہا یہ کیسے؟ آپ جواب دیجئے کہ ایک نابینا کو کسی نے زخمی کیا دو گواہ اس بات پر گذرے کہ فلاں نے زخمی کیا ہے تو کیا آپ اس نابینا کو اس بات پر قسم کھلائیں گے کہ اسکے گواہ سچے ہیں ایک مرتبہ قتادہ کوفے میں آئے اور ابو بردہ کے گھر ٹھیرے بڑی مخلوق جمع ہوگئی قتادہ نے کہا قسم خدا کی آج مجھ سے جو حلال حرام کا مسئلہ پوچھا جائیگا میں ضرور اس کا جواب

عليه في الفقه آخبرني ابو الوليد الحسن بن محمد الدرنيدي انا محمد بن احمد
بن محمد بن سليمان الحافظ بخاري قال سمعت علي بن الحسن بن عبد الرحيم الكندي
يقول سمعت ابا محمد عبد الله بن محمد بن عبد الاديب يقول سمعت يعقوب بن
ابراهيم بن ابي جبران يقول سمعت الحسن بن عثمان القاضي يقول وجدت العلم
بالعراق والحجاز ثلاثة علم ابي حنيفة وتفسير الكلبي ومغازي محمد بن اسحاق
آنا الصيمري انا عمر بن ابراهيم نا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية قال سمعت
يحيى بن معين يقول القرأة عندي قراءة حمزة والفقه عندي فقه
ابي حنيفة على هذا ادركت الناس آخبرني ابراهيم بن مخلد المعدل نا القاضي
ابوبكر احمد بن كامل املاء نا محمد بن اسماعيل السلمي نا عبد الله بن الزبير الحميدي
قال سمعت سفيان بن عيينة يقول شيئآن ما ظننت انهما يجاوزان
قنطرة الكوفة وقد بلغ الآفاق قرأة حمزة ورأي ابي حنيفة آخبرني عبد
الباقي بن عبد الكريم قال انا عبد الرحمن بن عمر نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدي
قال سمعت علي بن المديني يقول كان يزيد بن زريع يقول وذكر ابا حنيفة هرب

دوں گا امام صاحب کھڑے ہوگئے اور کہا ابو الخطاب فرمائیے ایک شخص کئی سال تک
غائب رہا اُس کی بیوی نے اُسے ، فوت شدہ جان کر اپنا نکاح اور جگہ کر لیا پھر
پہلا خاوند بھی آ گیا اب اُس کے مہر کی بابت کیا فتویٰ ہے؟ اور اپنے ساتھیوں سے کہا
ہوشیار رہو اگر یہ کوئی حدیث بیان کریں گے تو جھوٹ بیان کریں گے اور اگر رائے
قیاس کریں گے تو بھی غلطی کریں گے۔ قتادہ نے خفا ہو کر کہا کیا یہ واقعہ ہوا بھی ہے؟
کہا نہیں کہا پھر کیوں پوچھتے ہو؟ کہا اس لئے کہ بلا کے آنے سے پہلے ہم مستعد ہو جائیں
اور جب وہ آئے تو اس کا بست کشاد ہمیں معلوم رہے۔ قتادہ نے تنگ ہو کر کہا
اس کی قسم میں تم سے حلال حرام کے مسائل بیان نہ کروں گا مجھسے تفسیر کے بارے میں
پوچھو امام صاحب نے پھر کھڑے ہو کر کہا اے ابو الخطاب قرآن پاک کی اس آیت کے
بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتٰبِ اَنَا اٰتِیْکَ
بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْکَ طَرْفُکَ یہ کس نے کہا تھا کہ میں آنکھ جھپکنے میں اے
نبی اللہ سلیمان علیہ السلام آپ کے پاس بلقیس کا عرش اُٹھا لاؤں گا۔ جواب

طارت بفتياه البغال الشهب آنا الخلال انا الحريري ان النخعي حدثهم نا ابراهيم بن
مخلد نا محمد بن سهل قال حدثني محمد بن هاني قال سمعت جعفر بن ربيع يقول اقمت
على ابي حنيفة خمس سنين فما رأيت اطول صمتا منه فاذا سئل عن شئ من الفقه
انفتح وسال كالوادي وسمعت له دويا وجهارة بالكلام آخبرني الصيمري قال
قرأنا على الحسين بن هرون عن ابن سعيد قال نا احمد بن بهلول قال هذا كتاب
جدي اسماعيل بن حماد فقرأت فيه حدثني سعيد بن سويد القرشي قال
سمعت ابراهيم بن عكرمة المخزومي يقول ما رأيت احدا اورع ولا افقه من
ابي حنيفة انا القاضي ابو الطيب طاهر بن عبد الله الطبري نا المعافى بن
زكريا نا محمد بن جعفر المطيري حدثني محمد بن منصور القاضي نا عثمان بن ابي
شيبة نا علي بن عاصم قال دخلت على ابي حنيفة وعنده حجام ياخذ من شعره
فقال للحجام تتبع مواضع البياض قال الحجام لا تزد قال ولم قال لانه يكثر قال
تتبع مواضع السواد لعله يكثر بلغني ان شريكا حكيت له هذه الحكاية عن ابي
حنيفة فضحك وقال لو ترك قياسه ترك مع الحجام اخبرني الحسن بن ابي طالب و

دیا کہ یہ آصف بن برخیا بن شمعیا تھے جو حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے
منشی تھے اور اسم اعظم جانتے تھے امام صاحب نے فرمایا کیا اسم اعظم حضرت سلیمانؑ
کو بھی معلوم تھا؟ کہا نہیں کہا تو کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک امتی اپنے علم میں اپنے نبی سے
زیادہ ہو؟ قتادہؒ نے کہا خدا کی قسم میں تمہیں تفسیر بھی نہیں سناؤں گا مجھ سے اختلاف
والے مسائل پوچھو پھر امام صاحب کھڑے ہو گئے اور کہا اے ابو الخطاب کیا
آپ مؤمن ہیں؟ کہا مجھے امید ہے کہ میں مؤمن ہوں۔ کہا اس قول کی کیا دلیل کہا ابراہیم علیہ
السلام فرماتے ہیں وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ یعنی مجھے خدا سے
امید ہے کہ وہ قیامت والے دن میری خطائیں معاف فرمائے۔ کہا تم نے میرے
سوال کے جواب میں وہ بات کیوں نہ کہی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سوال
کے جواب میں کہی تھی جو قرآن میں ہے سوال ہوتا ہے أَوَلَمْ تُؤْمِنْ کیا تم ایمان
نہیں لائے قَالَ بَلَىٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا ہاں آپ نے بھی
صاف لفظوں میں ہاں کیوں نہ کہا؟ اسپر حضرت قتادہؒ غضبناک ہو کر کھڑے

محمد بن عبد الملک القرشی قال الحسن نا وقال محمد نا احمد بن محمد بن الحسین الرازی نا علی بن احمد القاری الفقیہ نا محمد بن فضال الزاہد قال سمعت ابا مطیع یقول ان رجلا اوصی الی ابی حنیفۃ وھو غائب قال فقدم ابو حنیفۃ فارتفع الی ابن شبرمۃ وادعی الوصیۃ واقام البینۃ ان فلانا مات واوصی الیہ فقال لہ ابن شبرمۃ یا ابا حنیفۃ احلف ان شہودک شہدوا بالحق قال لیس علی یمین کنت غائبا قال ضلت مقاییسک یا ابا حنیفۃ قال ضلت مقاییسک ما تقول فی اعمی شج فشھد لہ شاھد ان فلانا شجہ علی الاعمی یمین ان شہودہ شہدوا بالحق ولا یری اخبرنی ابو بشر الوکیل وابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد الواعظ نا ابراھیم بن سلیمان المروزی قدم علینا قال قرئ علی عبد اللہ بن علی القزاز عن احمد بن اسحاق عن النضر بن محمد قال دخل قتادۃ الکوفۃ ونزل فی دار ابی بردۃ فخرج یوما وقد اجتمع الیہ خلق کثیر فقال قتادۃ واللہ الذی لا الہ الا ھو ما یسألنی احد الیوم عن الحلال والحرام الا اجبتہ فقام الیہ ابو حنیفۃ فقال یا ابا الخطاب ما تقول فی رجل غاب عن اھلہ اعواما فظنت امرأتہ ان زوجھا مات فتزوجت ثم رجع زوجھا الاول ما تقول فی صداقھا وقال

ہو گئے اور گھر میں چلے گئے اور قسم کھا بیٹھے کہ ان لوگوں سے میں بات نہیں کرنے کا۔

ابو یوسف ایک مرتبہ سخت بیمار پڑ گئے امام صاحب اُنکی عیادت کو کئی بار آئے آخری مرتبہ جب بہت زیادہ بیمار دیکھا اور ناامیدی سی ہو گئی تو انا للہ الخ پڑھ کر کہا میری تو یہ آرزو تھی کہ تم میرے بعد مسلمانوں کی خدمت کرو گے لیکن اگر تم چل بسے تو تمہارے ساتھ علم کا ایک بہت بڑا حصہ چلا جائیگا۔ اسکے بعد وہ تندرست ہو گئے بیماری جاتی رہی اور یہ خبر بھی ملی کہ امام صاحب نے انکی نسبت یہ الفاظ فرمائے ہیں اور لوگ بھی اُنکی طرف زیادہ متوجہ ہو گئے تو ان کے نفس میں غرور آ گیا اور اپنے لیئے ایک مجلس الگ قائم کر لی اور امام صاحب کے پاس آنا جانا چھوڑ دیا۔ جب امام صاحب کو یہ کل واقعہ معلوم ہوا تو آپنے ایک شخص کو بلایا اور کہا یعقوب کی مجلس میں تو جاؤ اور اُنسے ایک مسئلہ پوچھو کہ ایک شخص نے اپنے کپڑے دھوبی کو دھونے دیئے چند دنوں کے بعد جب لینے گیا تو دھوبی صاف انکار کر گیا کہ تم نے مجھے کپڑے دیئے ہی نہیں پھر دوبارہ کپڑے والا گیا اب دھوبی نے اُسے کپڑے دھلے دھلائے دیدیئے

واصحابه الذين اجتمعوا اليه لئن حدثكم بحديث ليكذبن ولئن قال برأى نفسه
ليخطئن فقال قتادة ويحك اوقعت هذه المسألة قال لا قال فلم تسألني عما لم يقع
قال ابوحنيفة انا نستعد للبلاء قبل نزوله فاذا ما وقع عرفنا الدخول فيه
والخروج منه قال قتادة والله لا احدثكم بشیء من الحرام والحلال سلونی فی معانی
التفسير فقام اليه ابوحنيفة فقال له يا ابا الخطاب ما تقول فی قول الله تعالی
قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ قال نعم
هذا آصف بن برخيا بن شمعيا كاتب سليمان بن داود عليه السلام وكان يعرف
اسم الله الاعظم فقال ابوحنيفة وهل كان يعرف الاسم سليمان قال لا قال
فيجوز ان يكون فی زمان نبی من هو اعلم من النبی قال فقال قتادة والله لا احدثكم
فی شیء من التفسير سلونی عما اختلف فيه العلماء قال فقام اليه ابوحنيفة
فقال يا ابا الخطاب امؤمن انت قال ارجو قال ولم قال لقول ابراهيم عليه
السلام وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِیْ خَطِيْٓئَتِیْ يَوْمَ الدِّيْنِ فقال ابوحنيفة
هلا قلت كما قال ابراهيم عليه السلام قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی فهلا قلت بلی

فرمائیے دھوبی دھلائی کا مستحق ہے یا نہیں اگر وہ ہاں کہیں تو کہنا غلط ہے اور اگر
انکار کریں تو کہنا غلط ہے۔ وہ شخص گیا اور یہی سوال کیا ابو یوسف نے کہا اُسے
اُجرت دینی پڑیگی اُس نے کہا غلط ہے ذرا سوچکر پھر کہا وہ اُجرت کا مستحق نہیں اُس نے
کہا یہ بھی آپ نے غلط فتویٰ دیا۔ ابو یوسف اُسیوقت اُٹھ کھڑے ہوئے اور
امام صاحب کے پاس آئے امام صاحب نے اُنہیں دیکھتے ہی کہا دھوبی والے
مسئلہ کے لئے آئے ہوگے کہا جی ہاں کہا سبحان اللہ جو شخص لوگوں کا مفتی بننا
چاہے اپنی مجلس الگ جمائے دین خدا میں کہنے سننے لگے اور معلومات کا یہ حال ہو
کہ ایک معمولی سا اُجرت کا مسئلہ بھی نہ بتا سکے کہا اچھا حضرت اب آپ ہی فرمائیے
کہا اگر غصب اور انکار کے بعد دھوئے ہیں تو اُجرت نہیں ملیگی اس لیے کہ اُس نے
اپنے لیے دھوئے۔ اور اگر پہلے دھوئے ہیں تو اُجرت مل جائیگی اس لیے کہ
اُس نے کپڑے والے کے لیے دھوئے پھر کہا جو شخص اپنے تئیں تعلیم سے بے نیاز
جانتا ہو وہ اپنے نفس پر توجہ کرے۔ عبد اللہ بن مبارک اپنے اشعار میں

فقام قتادة مغضبا ودخل الدار وحلف ان لا يحدثهم انا الصيمري انا عمر بن
ابراهيم المقرئ نا مكرم بن احمد نا احمد بن محمد يعني الحماني نا الفضل بن غانم
قال كان ابو يوسف مريضا شديد المرض فعاده ابو حنيفة مرارا فصار اليه آخر مرة
فرآه مقبلا ثقيلا فاسترجع ثم قال لقد كنت اؤملك بعدي للمسلمين ولئن اصيب الناس
بك ليموتن معك علم كثير ثم رزق العافية وخرج من العلة فاخبر ابو يوسف
بقول ابي حنيفة فيه فارتفعت نفسه وانصرفت وجوه الناس اليه فعقد
لنفسه مجلسا في الفقه وقصر عن لزوم مجلس ابي حنيفة فسأل عنه فاخبر
انه قد عقد لنفسه مجلسا وانه قد بلغه كلامك فيه فدعا رجلا كان له
عنده قدر فقال مر الى مجلس يعقوب فقل له ما تقول في رجل دفع الى قصار
ثوبا ليقصره بدرهم فصار اليه بعد ايام في طلب الثوب فقال له القصار
مالك عندي شيء وانكره ثم ان رب الثوب رجع اليه فدفع اليه الثوب
مقصورا اله اجرة فان قال له اجرة فقل اخطأت وان قال لا اجرة له فقل اخطأت
فصار اليه فسأله فقال ابو يوسف له الاجرة فقال اخطأت فنظر ساعة ثم قال

امام صاحب کی مدح بیان کرتے ہیں کہتے ہیں۔ امام صاحب ہر دن بزرگی میں بڑھتے
جاتے ہیں گو لوگ جھوٹ ہی کہیں لیکن امام صاحب حق کہتے ہیں اور حق کو سمجھتے
ہیں بڑی سمجھداری سے قیاس کرتے ہیں اس بارے میں کوئی اُن کا نظیر نہیں
حماد کے انتقال کا صدمہ ہمیں بہت بڑا تھا لیکن امام صاحب کی وجہ سے ہمیں
کفایت ہوگئی۔ آپ نے دشمنوں کے اعتراضوں کو دفع بھی کیا اور بڑا علم ظاہر کیا
آپ کے پاس جب کوئی آئے اور کچھ پوچھے تو آپکو وہ بحر مواج کی طرح پائیگا اہل علم
کی مشکل وقتوں کے حل پر بھی آپکی نگاہ پڑ جاتی ہے۔ غسان بن محمد اپنے اشعار میں
کہتے ہیں قیاس کے وضع کرنیوالے ہی امام صاحب ہیں۔ وہ بہت واضح حجت
اور قیاس بیان کرتے ہیں۔ دین کی بنا تو آثار پر ہے اور آپ کی باریک
بینیاں اس بنا پر ہیں۔ چونکہ لوگوں پر واضح ہوگیا ہے اس لیے قیاسی اقوال میں
لوگ انہی کی تابعداری کرتے ہیں حسن بن زیاد لؤلؤی کہتے ہیں کہ ام عمران نامی
ایک مجنون عورت یہاں تھی ایک مرتبہ اس کے پاس سے ایک شخص گذرا اور

لا اجرة له فقال اخطأت فقام ابو يوسف من ساعته فاتى اباحنيفة فقال له ماجاء
بك الا مسئلة القصار قال اجل قال سبحان الله من قصد يفتى الناس وعقد
مجلسا يتكلم فى دين الله وهذا قدره لا يحسن ان يجيب فى مسألة من الاجارات
فقال يا ابا حنيفة علمنى فقال ان كان قصره بعد ما غصبه فلا اجرة له لانه
قصره لنفسه وان كان قصره قبل ان يغصبه فله الاجرة لانه قصره لصاحبه ثم قال من ظن انه
يستغنى عن التعليم فليبك على نفسه اخبرنا ابو القاسم الزهرى نا عبدالرحمن
بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدى قال املى على بعض اصحابنا
ابياتا يمدح بها عبدالله بن المبارك اباحنيفة ؎ رأيت اباحنيفة كل يوم
يزيد نبالة ويزيد علما - وينطق بالصواب ويصطفيه - اذا ما قال اهل
الجور جورا - يقاس من يقاس بلب ؛ فمن ذا يجعلون له نظيرا - كفانا
بعد حماد وكانت ؛ مصيبتنا به امرا كبيرا - فرد شماتة الاعداء عنا ؛ وابدى
بعده علما كثيرا - رأيت اباحنيفة حين يؤتى - ويطلب علمه بحرا غزيرا -
اذا ما المشكلات تدافعها ؛ رجال العلم كان بها بصيرا - انا الحسين بن على الخصيف

اور اس نے اُس سے کچھ باتیں کہیں تو اُس نے کہا اے زانی ماں باپ کے لڑکے -
ابن ابی لیلیٰ وہاں موجود تھے انہوں نے سن لیا اور کہا اس عورت کو مسجد میں لاؤ
اور اُسے تہمت کی دوہری حد لگائی ایک تہمت اس شخص کے والد پر اور ایک والدہ پر
جب امام صاحب کو یہ خبر پہنچی تو کہا یہاں چھ غلطیاں ابن ابی لیلیٰ نے کیں (۱) مسجد میں
حد لگائی حالانکہ مسجد میں حد نہیں ماری جاتی (۲) اس عورت کو کھڑی رکھ کر لگائی
حالانکہ عورتوں کو بٹھا کر حد لگانی چاہیئے - (۳) دو تہمتوں پر دو حدیں ماریں حالانکہ
ایک جماعت پر بھی اگر تہمت لگائے تو بھی ایک ہی حد مارنی چاہیئے - (۴) دو حدیں
ایک کے بعد ایک لگائیں حالانکہ جب ایک ہلکی ہو جائے تب دوسری مارنی چاہیئے (۵)
مجنونہ کو حد لگائی حالانکہ دیوانوں پر حد نہیں (۶) اُس شخص کے ماں باپ کو تہمت لگانے
کی وجہ سے حد لگائی حالانکہ نہ تو وہ یہاں موجود ہیں نہ اُن کا اس پر دعویٰ ہے جب
ابن ابی لیلیٰ کو یہ خبر پہنچی تو امیر کے پاس جا کر شکایت کی اور وہاں سے حکم آیا کہ آپ
فتوے نہ دیا کریں چنانچہ کئی دن اسی طرح گذر گئے پھر ولی عہد کی طرف سے ایک

قال انشدنا ابو القاسم عبد الله بن محمد الشاهد نشدنا مكرم بن احمد
لابي القاسم غسان بن محمد بن عبد الله بن سالم التيمي سے وضع القياس
ابو حنيفة كلها فاتى باوضح حجة وقياس دبن على الآثار اسس بنائه فاتت
غوامضه على الاساس والناس يبتغون فيها قوله لما استبان ضياؤه
للناس اخبرني علي بن ابي علي المعبري نا القاضي ابو نصر بن محمد بن محمد
بن سهل النيسابوري نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم حدثني احمد
بن يحيى ابو يحيى السمرقندي نا نصر بن يحيى البلخي نا الحسن بن زياد اللؤلؤي
قال كانت ههنا امرأة يقال لها ام عمران مجنونة وكانت جالسة في الكناسة
فمر بها رجل فكلمها بشيء فقالت له يا ابن الزانيين وابن ابي ليلى حاضر
يسمع ذلك فقال للرجل ادخلها على المسجد واقام عليها حدين حدا لابيه
وحدا لامه فبلغ ذلك ابا حنيفة فقال اخطأ فيها في ستة مواضع اقام
الحد في المسجد لا تقام الحدود في المساجد ضربها قائمة والنساء يضربن
قعودا وضربها لابيه حدا ولامه حدا ولو ان رجلا قذف جماعة كان عليه

قاصد کچھ سوالات پوچھنے آیا آپ نے جواب دینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا مجھے ممانعت
ہو قاصد نے جا کر امیر سے کہا امیر نے اجازت دیدی پھر فتوی دینے لگے۔ ایک شخص
شام میں حکم بن ہشام سے کہا امام صاحب کی نسبت مجھے خبر دیجئے کہا ہاں تیرا گذر جانے
والے پر ہو۔ ابو حنیفہؒ قبلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کو نہیں نکالتے تھے جب
تک کہ وہ خود اُس دروازے سے نہ نکل جائے جس سے آیا تھا۔ وہ بڑے امانت دار تھے
سلطان نے اُنہیں اختیار دیا کہ یا تو وہ خزانوں کی کنجیاں لے لیں یا مار کھانے کے لئے
تیار ہو جائیں تو اُنہوں نے اللہ تعالی کے عذابوں پر دنیا کی سزا کو پسند کیا سائل نے کہا
امام صاحب کے ایسے اوصاف تو کسی نے بیان نہیں کئے کہا وہ یقیناً ایسے ہیں۔
مسجد خیف میں امام صاحب سے کسی نے ایک مسئلہ دریافت کیا آپ نے جواب دیا
اُس نے کہا حسن تو اس طرح کہتے ہیں آپ نے کہا وہ خطا پر ہیں ایک شخص اپنا منہ چھپائے
ہوئے آیا اور کہا اے زناکار عورت کے بچے! تو کہتا ہے کہ حسنؒ نے خطا کی یہ کہتے ہی
چلتا بنا لیکن امام صاحب کے تیور پر بل تک نہ آیا۔ اور کہا خدا کی قسم حسن نے خطا کی

حد او احد او جمع بين حد ين و لا يجمع بين حد ين حتى يخف احد هما والمجنونة ليس عليها حد وحد لابويه وهما غائبان لم يحضرا فيه عيان فبلغ ذالك ابن ابی ليلى فدخل على الامير فشكا اليه وحجر على ابی حنيفة وقال لا يفتی فلم يفت ايام حتى قدم رسول من ولی العهد فامر بعرض على ابی حنيفة مسائل حتى يفتى فيها فابی ابو حنيفة وقال انا محجور على فذهب الرسول الى الامير فقال الامير قد اذنت له فقعد فافتی انا التنوخي نا احمد بن عبد الله الوراق الدوری انا احمد بن القاسم بن نصر اخو ابی الليث الفرائضی نا سليمان بن ابی شيخ نا عبد الله بن صالح بن مسلم العجلی قال قال رجل بالشام للحكيم بن هشام الثقفی اخبرنی عن ابی حنيفة قال على الخبير سقطت كان ابو حنيفة لا يخرج احد من قبلة رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى يخرج من الباب الذی منه دخل وكان من اعظم الناس امانة اراده سلطاننا على ان يتولى مفاتيح خزانته او يضرب ظهره فاختار عذابهم

اور ابن مسعود نے بیچ کہا امام صاحب اس آیت کو پڑھتے ۔ فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔ یعنی میرے ان بندوں کو خوشخبری سناؤ جو بات کو سن کر اچھائی کی پیروی کرتے ہیں پھر اکثر فرمایا کرتے ندایا ایسے بھی لوگ ہوں گے جنکے دل اس اصول کو پسند نہ کرتے ہوں ہمارے دل تو اس کی بابت بہت کشادہ ہیں حسن بن زیاد لؤلؤی کہتے ہیں میں نے سنا امام ابوحنیفہ فرمایا کرتے تھے ہماری یہ باتیں رائے قیاس ہیں۔ اور ہم اپنی کوششوں کے بعد جس اچھائی پر پہنچے وہ یہ ہے جو شخص ہماری ان باتوں سے اچھی چیز یعنی قرآن و حدیث لائے وہی ٹھیک اور درست ہونے میں اولیٰ ہے۔ ایک شخص نے امام صاحب سے کہا روزہ رکھنے والے پر کھانا پینا کب حرام ہوتا ہے کہا جب صبح صادق طلوع ہو جائے اسنے کہا اگر آدھی رات کو ہی طلوع ہو جائے تو؟ کہا لنگڑے اٹھ کھڑا ہو۔

امام صاحب کی عبادت اور پرہیزگاری کا بیان

علی عذاب اللہ فقال لہ ما رأیت احدا اوصف ابا حنیفة بمثل ما وصفته به
قال ھو کما قلت لک آخبرنی عبد اللہ بن یحیی السکری انا اسماعیل بن محمد
الصفار نا احمد بن منصور الرمادی نا عبد الرزاق قال شھدت ابا حنیفة فی
مسجد الخیف فسأله رجل عن شیٔ فاجابه فقال رجل ان الحسن یقول کذا وکذا
قال ابو حنیفة اخطأ الحسن قال فجاء رجل مغطی الوجه قد عصب علی وجهه فقال
انت تقول اخطأ الحسن یا ابن الزانیة ثم مضی فما تغیر وجهه ولا تلون ثم قال
واللہ اخطأ الحسن واصاب ابن مسعود آنا الحسن بن ابی بکر انا محمد بن احمد بن
الحسن الصواف نا محمود بن محمد المروزی نا حامد بن آدم قال سمعت سھل بن مزاحم
یقول سمعت ابا حنیفة یقول فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ
اَحْسَنَهٗ قال کان ابو حنیفة یکثر من قول اللھم من ضاق بنا صدره فان قلوبنا
اتسعت له آنا الجوھری انا محمد بن عمران المرزبانی نا عبد الواحد بن محمد الخصیبی
حدثنی ابو حازم القاضی قال حدثنی سعید بن ایوب الصرتغینی قال سمعت
الحسن بن زیاد اللؤلؤی یقول سمعت ابا حنیفة یقول قولنا ھذا رأی

یحیی قطانؒ کہتے ہیں خدا کی قسم ہم امام صاحب کے ساتھ بیٹھے اُٹھے ہم نے آپ کی
باتیں بھی سنیں واللہ میری نگاہیں تو جب اُن کے چہرے پر پڑتیں دل یقین کر لیتا
کہ یہ شخص اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے حسن بن محمد لیثی کہتے ہیں میں نے کوفہ میں آکر پوچھا کہ
سب سے زیادہ عبادت گذار یہاں کون ہے؟ تو امام صاحب کی طرف اشارے ہوئے
پھر بڑھاپے میں کوفے میں آیا اور پوچھا یہاں سب سے بڑے فقیہ کون ہے تو بھی آپ ہی کی
طرف نگاہیں اُٹھیں سفیان بن عیینہؒ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ ابو حنیفہؒ پر رحم کرے
بڑے نمازی تھے ۔ فرماتے ہیں ہمارے زمانہ میں امام صاحب سے زیادہ نماز بہت
پڑھنے والا کوئی شخص مکہ شریف میں نہیں آیا ۔ ابو مطیع کہتے ہیں میں مکہ شریف میں
تھا رات کو جس وقت بھی حرم میں آیا ابو حنیفہؒ اور سفیانؒ کو طواف میں پایا یحیی بن
ایوب زاہد کہتے ہیں امام صاحب رات کو سوتے نہ تھے ۔ سفیان بن عیینہؒ کہتے
ہیں ابو حنیفہ بڑے بامروت شخص تھے ۔ اول زمانے میں اُنکی نماز بہت تھی بہت سے
غلام خرید کر آزاد کر دیا کرتے تھے اور راتوں کو گھر میں تہجد پڑھا کرتے تھے اور لوگ بھی آجایا

وهو احسن من قدنا علیه فمن جاء نا باحسن من قولنا فهو اولی بالصواب آنا الجوهری انا محمد بن عبد اللہ الابہری نا ابو عروبۃ الحرانی نا سلیمان بن سیف قال سمعت ابا عاصم یقول قال رجل لابی حنیفۃ متی یحرم الطعام علی الصائم ثم قال اذا طلع الفجر قال فقال له السائل فان طلع نصف اللیل قال فقال له ابو حنیفۃ قم یا اعرج

ما ذکر من عبادۃ ابی حنیفۃ وورعہ

انا محمد بن احمد بن رزق نا ابن علی بن عمر بن حبیش الرازی قال سمعت محمد بن احمد بن عصام یقول سمعت محمد بن سعد الصوفی یقول سمعت یحیی بن معین یقول سمعت یحیی القطان یقول جالسنا واللہ ابا حنیفۃ وسمعنا منہ وکنت واللہ اذا نظرت الیہ عرفت فی وجہہ انہ یتقی اللہ عز وجل آنا الصیمری قال قرأنا علی الحسین بن هرون عن ابی العباس بن سعید قال نا ابراهیم بن الولید نا محمد بن اسحاق البلخی قال سمعت الحسن بن محمد اللیثی یقول قدمت الکوفۃ فسألت عن اعبد اهلها فدفعت الی ابی حنیفۃ ثم قدمتها وانا شیخ فسألت عن افقہ اهلها فدفعت الی ابی حنیفۃ آنا محمد بن احمد بن رزق قال سمعت ابا نصر

کرتے تھے اور اُن کے ساتھ نماز میں شامل ہو جایا کرتے تھے انہی میں امام صاحب بھی تھے۔ ابو عاصم نبیل کہتے ہیں امام صاحب کی بکثرت نماز کی وجہ سے لوگ انہیں وتد کہا کرتے تھے حفص بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں امام صاحب تیس سال تک راتوں کو جاگتے رہے اور ایک رکعت میں قرآن کا ختم کرتے رہے۔ زافر بن سلیمان بھی یہی کہتے ہیں اسد بن عمرو کہتے ہیں کہ جہاں تک یاد رکھا گیا ہے امام صاحب نے چالیس سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے ایک رکعت میں سارا قرآن ختم کرتے تھے اور راتوں کو اسقدر روتے تھے کہ پڑوسیوں کو رحم آتا تھا جس جگہ فوت ہوئے اُس جگہ قرآن کریم کے سات ہزار ختم کئے تھے۔ امام صاحب کو حسن بن عمارہ نے غسل دیا اور کہا اللہ تجھپر رحم کرے اور تجھے بخشے تیس سال سے تو پے در پے روزے رکھتا تھا اور چالیس سال سے تو راتوں کو نہیں سویا۔ تو نے اپنے بعد والوں کو مشقت میں ڈالدیا۔ اور قاریوں کو رسوائی ہیں منصور بن ہاشم کہتے ہیں ہم عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ قادسیہ میں تھے ایک کوفی آیا۔ اور امام صاحب کو برا کہنے لگا عبد اللہ

ابا الحسن بن ابی بکر انا ابو نصر احمد بن نصر بن محمد بن اشکاب البخاری قال سمعت ابا اسحاق
ابراهیم بن محمد بن سفیان یقول سمعت علی بن سلمة یقول سمعت سفیان بن عیینة
یقول رحم الله ابا حنیفة کان من المصلین اعنی انه کان کثیر الصلوٰة انا التنوخی
حدثنی ابی نا محمد بن احمد الصیدلانی نا احمد بن الصلت الحمانی قال سمعت سوید بن سعید
یقول سمعت سفیان بن عیینة یقول ما قدم مکة رجل فی وقتنا اکثر صلوٰة من ابی
حنیفة انا محمد بن عبد الملک القرشی انا احمد بن محمد بن الحسین الرازی نا علی بن احمد
الفارسی نا محمد بن فضیل قال قال ابو مطیع کنت بمکة فما دخلت الطواف فی ساعة
من ساعات اللیل الا رأیت ابا حنیفة وسفیان فی الطواف انا ابراهیم بن مخلد المعدل نا محمد بن احمد بن
ابراهیم الحکیمی نا مقاتل بن صالح نا ابو علی المطرز قال سمعت یحیی بن ایوب الزاهد
یقول کان ابو حنیفة لا ینام اللیل انا ابو نعیم الحافظ انا عبد الله بن جعفر بن فارس
فی ما اذن لی ان ارویه عنه قال نا هرون بن سلیمان نا علی بن المدینی قال سمعت سفیان
بن عیینة یقول کان ابو حنیفة له مروة وله صلوٰة فی اول زمانه قال سفیان
اشتری ابی مملوکا فاعتقه وکان له صلوٰة من اللیل فی داره فکان الناس ینتابونه

نے فرمایا تو ایسے شخص کو برا کہتا ہے جس نے پینتالیس سال تک ایک وضو سے پانچوں
نمازیں پڑھی ہیں جو ایک رات میں دو رکعتوں میں قرآن شریف ختم کیا کرتے تھے اور جو
فقہ تو نے مجھ سے سیکھی وہ انہی کی فقہ تھی۔ ابو یوسف کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام صاحب
کے ساتھ جا رہا تھا تو ایک شخص دوسرے سے کہنے لگا یہ ابو حنیفہ ہیں جو رات کو سوتے
نہیں آپ نے یہ سن کر فرمایا خدا کی قسم ایسا نہیں ہو سکتا کہ لوگ میری نسبت ایسی باتیں
کہیں جو مجھ میں نہ ہوں چنانچہ اسکے بعد سے وہ نماز اور دعا اور گریہ وزاری میں رات
گذارا کرتے تھے یحییٰ بن فضیل کہتے ہیں میں ایک جماعت میں تھا امام صاحب
بھی وہاں آگئے بعض لوگوں نے کہا انہیں کیا دیکھتے ہو یہ تو رات کو سوتے ہی نہیں
آپ نے بھی اسے سن لیا اور کہنے لگے یہ نہیں ہو سکتا کہ لوگ مجھے جیسا جانتے ہوں
خدا کے نزدیک میں ایسا ہو ؤں میں اب اپنی کروٹ بھی بستر پہ نہ رکھوں گا یہانتک
کہ اس سے جا ملوں یحییٰ کہتے ہیں آپ آخر دم تک ساری ساری رات نماز پڑھا
کرتے تھے۔ ابو الجویریہ کہتے ہیں میں حماد بن ابو سلیمان محارب بن دثار علقمہ بن

فيها ويصلون معه من الليل فكان ابوحنيفة فيمن يحيى يصلى أخبرنى عبد الباقى بن
عبد الكريم انا عبد الرحمن بن عمر نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدى قال حدثنى محمد بن بكر
قال سمعت ابا عاصم النبيل يقول كان ابوحنيفة يسمى الوتد لكثرة صلوته أخبرنى
الصيمرى قال قرأنا على الحسين بن هرون عن ابن سعيد قال نا عبد الله بن محمد بن نوح
قال نا محمد بن يزيد السلمى نا حفص بن عبد الرحمن قال كان ابوحنيفة يحيى الليل
بقراءة القرآن فى ركعة ثلاثين سنة وقال ابن سفيان نا محمد بن احمد بن الحسن
نا ابى قال سمعت زافر بن سليمان يقول كان ابوحنيفة يحيى الليل بركعة يقرأ
فيها القرآن أنا على بن الحسن المعدل نا ابوبكر احمد بن محمد بن يعقوب الكاغذى
نا ابو محمد عبد الله بن محمد بن يعقوب بن الحرث البخارى انا احمد بن الحسين البلخى
نا حماد بن قريش قال سمعت اسد بن عمرو يقول صلى ابوحنيفة فيما حفظ عليه
صلوة الفجر بوضوء صلوة العشاء اربعين سنة فكان عامة الليل يقرأ جميع
القرآن فى ركعة واحدة وكان يسمع بكاؤه بالليل حتى يرحمه جيرانه واحفظ
عليه انه ختم القرآن فى الموضع الذى توفى فيه سبعة آلاف مرة أخبرنى

بن مرثد عون بن عبد اللہ اور ابوحنیفہ کی خدمت میں حاضر رہا۔ لیکن رات کی عبادت میں
میں نے کسی کو امام صاحب سے زیادہ اچھا نہیں دیکھا کئی ماہ تک میں دیکھتا رہا
امام صاحب نے رات کو کروٹ تک نہیں لگائی آپ فجر کی نماز عشاء کے وضو سے
پڑھتے تھے اور رات کو جب نماز کا ارادہ کرتے تو زینت کرتے یہاں تک کہ ڈاڑھی
میں کنگھی بھی کرتے۔ مسعر بن کدام کہتے ہیں میں مسجد میں امام صاحب کے پاس آیا میں نے
دیکھا صبح کی نماز کے بعد ظہر کی نماز تک تعلیم میں مشغول رہے۔ پھر ظہر سے عصر تک
پھر عصر سے مغرب تک پھر مغرب سے عشاء تک میں نے اپنے جی میں کہا آخر انہیں
عبادت کا کب وقت ملتا ہوگا یہ تو دن بھر اسی شغل میں رہے۔ اچھا اب میں رات کو
بھی نگاہ رکھوں گا رات کو جب لوگوں کی آمد و رفت کم ہو گئی تو امام صاحب نکلے
مسجد میں آئے اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے صبح تک نماز میں مشغول رہے
پھر گھر گئے کپڑے بدل کر مسجد میں آ کر صبح کی نماز ادا کی پھر پڑھانے بیٹھ گئے آج کا
دن بھی اسی طرح گذر گیا رات آئی میں نے خیال کیا کہ آج بھی رات تو عبادت نہیں

الحسین بن محمد اخو الخلال نا اسحاق بن محمد بن حمدان المهلبی بنجاری نا عبد اللہ
بن محمد بن یعقوب نا قیس بن ابی قبیر نا محمد بن حرب المروزی نا اسماعیل بن حماد
بن ابی حنیفۃ عن ابیہ قال لما مات ابی سألنا الحسن بن عمارۃ ان یتولی غسلہ
ففعل فلما غسلہ قال رحمک اللہ وغفر لک لم تفطر منذ ثلاثین سنۃ ولم
تتوسد بیمینک باللیل منذ اربعین سنۃ وقد اتعبت من بعدک وفضحت
القراء انا الحسین بن علی بن محمد المعدل نا القاضی ابو نصر محمد بن محمد بن
سھل النیسابوری نا احمد بن ھرون الفقیہ حدثنی محمد بن المنذر بن
سعید الھروی نا محمد بن سھل بن منصور المروزی قال حدثنی احمد بن ابراہیم
قال سمعت منصور بن ھاشم یقول کنا مع عبد اللہ بن المبارک بالقادسیۃ
اذ جاء رجل من اھل الکوفۃ فوقع فی ابی حنیفۃ فقال لہ عبد اللہ ویحک
اتقع فی رجل صلی خمسا واربعین سنۃ خمس صلوات علی وضوء واحد
وکان یجمع القرآن فی رکعتین فی لیلۃ وتعلمت الفقہ الذی عندی
من ابی حنیفۃ انا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثھم قال نا محمد بن
الحسن بن مکرم نا بشیر بن الولید عن ابی یوسف قال بینا انا امشی مع ابی
حنیفۃ اذ سمع رجلا یقول لرجل ھذا ابو حنیفۃ لا ینام اللیل فقال

کرسکتے لیکن وہ رات بھی اُسی طرح عبادت میں گذاری۔ پھر تیسرا دن بھی اسیطرح
پڑھانے میں گذارا میں نے اپنے جی میں خیال کیا کہ آجکی رات تو قیام نہیں ہوسکے گا لیکن
یہ رات بھی اسی طرح عبادت میں جاگتے ہوئے کاٹی۔ تین راتیں تین دن اسیطرح
اور چوتھے دن بھی حسب معمول مجلس میں بیٹھ گئے میں نے کہا ابتو زندگی بھر تک
ان کا دامن نہ چھوڑونگا چنانچہ میں بھی مسجد میں رہنے لگا۔ ابن ابی معاذ کہتے
ہیں کہ مسعر کا انتقال بھی امام صاحب والی مسجد میں ہوا سجدے کیحالت میں
ہوا۔ مسعر بن کدام کہتے ہیں میں رات کو مسجد میں گیا دیکھا ایک شخص نماز پڑھ رہا
ہے میں اُسکی قرأت سننے لگا اُس نے بڑی لمبی قرأت پڑھی جب ایک منزل
پڑھ چکا میں نے کہا اب رکوع میں جائیگا لیکن وہ پڑھتے ہی رہے یہانتک
کہ تہائی قرآن پڑھ لیا پھر نصف پڑھ لیا یہانتک کہ ایک ہی رکعت میں سارا

ابو حنيفة والله لا تجدث عني بما لا افعل فكان يحيي الليل صلوٰة ودعاء وتضرعا انا التنوخي والجوهري قال انا عبدالعزيز بن جعفر بن محمد الخرقي نا هيثم بن خلف الدوري حدثني محمد بن يزيد بن سليم مولى بني هاشم قال حدثني يحيي بن فضيل قال كنت مع جماعة فاقبل ابوحنيفة فقال بعض القوم ما ترونه ما ينام هذا الليل قال وسمع ابوحنيفة ذالك فقال اراني عند الناس خلاف ما انا عند الله لا توسدت فراشا حتى القى الله قال يحيي كان ابوحنيفة يقوم الليل كله حتى توفي او قال مات اخبرني ابوعلي عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن فضالة النيسابوري الحافظ بالري انا احمد بن محمد بن الحسين المذكر نا علي بن احمد بن موسى الفارسي نا محمد بن الفضيل العابد نا ابو يحيي الحماني حدثني سالم بن سالم عن ابي الجويرية قال صحبت حماد بن ابي سليمان ومحارب بن دثار وعلقمة بن مرثد وعون عبدالله وصحبت اباحنيفة فما كان في القوم رجل احسن ليلا من ابي حنيفة لقد صحبته اشهرا فما منها ليلة وضع فيه جنبه قال ونا ابو يحيي الحماني عن بعض اصحابه ان ابا حنيفة كان يصلي الفجر بوضوء العشاء وكان اذا اراد ان يصلي من الليل تزين حتى يسرح لحيته - انا محمد بن احمد بن رزق قال سمعت القاضي

قرآن ختم کیا اب جو میں نے دیکھا تو وہ امام ابوحنیفہ رح تھے خارجہ بن مصعب کہتے ہیں چار اماموں نے کعبۃ اللہ میں قرآن شریف ختم کیا ہے حضرت عثمان بن عفانؓ حضرت تمیم داریؓ حضرت سعید بن مسیبؒ حضرت ابوحنیفہؒ یحیی بن نصر کہتے ہیں کبھی کبھی امام صاحب رمضان میں ساٹھ ساٹھ ختم کرتے تھے - زائدہ کہتے ہیں میں نے امام صاحب کے ساتھ انکی مسجد میں عشا کی نماز پڑھی لوگ چلے گئے مگر میں ایک مسئلہ خفیہ پوچھنے کیلئے ٹھہر رہا امام صاحب کو اس کا علم نہ تھا آپ کھڑے ہو گئے نماز شروع کردی اور اس آیت تک پہنچے فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیۡنَا وَ وَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوۡمِ - یعنی ہمپر اللہ تعالی نے احسان کیا اور ہمیں عذاب سموم سے نجات دی - آپ مکرر سہ کرر اسی آیت کا اعادہ کرتے رہے یہاں تک کہ مؤذن نے صبح کی اذان کہی اور میری ساری رات آپ کی فراغت

ابا نصر و انا الحسن بن ابی بکر انا القاضی ابو نصر احمد بن نصر بن محمد بن اشکاب البخاری قال سمعت محمد بن خلف بن رجا یقول سمعت محمد بن سلمة عن ابن ابی معاذ عن مسعر بن کدام قال اتیت اباحنیفة فی مسجده فرأیته یصلی الغداة ثم یجلس للناس فی العلم الی ان یصلی الظهر ثم یجلس الی العصر فاذا صلی العصر جلس الی المغرب فاذا صلی المغرب جلس الی ان یصلی العشاء فقلت فی نفسی هذا الرجل فی هذا الشغل متی یتفرغ للعبادة لا تعاهدنه اللیلة قال فتعاهدته فلما هدأ الناس خرج الی المسجد فانتصب للصلوٰة الی ان طلع الفجر و دخل منزله ولبس ثیابه وخرج الی المسجد وصلی الغداة فجلس للناس الی الظهر ثم الی العصر ثم الی المغرب ثم الی العشاء فقلت فی نفسی ان الرجل قد ینشط اللیلة لاتعاهدنه اللیلة فتعاهدته فلما هدأ الناس خرج فانتصب للصلوٰة ففعل کفعله فی لیلة الاولی فلما اصبح خرج للصلوٰة وفعل کفعله فی یومیه حتی اذا صلی العشاء فقلت فی نفسی ان الرجل لینشط اللیلة واللیلة لا لتعاهدنه اللیلة ففعل کفعله فی لیلتیه فلما اصبح جلس کذالک فقلت فی نفسی لالزمنه الی ان یموت او اموت قال فلازمته فی مسجده قال ابن ابی معاذ فبلغنی ان مسعرا مات فی مسجد ابی حنیفة فی سجوده انا الخلال

انتظار میں ہی گذر گئی۔ زید بن کمیت کہتے ہیں امام صاحب کے دل میں خدا کا ڈر بہت تھا۔ ایک مرتبہ علی بن حسن مؤذن نے عشاء کی نماز میں سورۂ اِذَا زُلْزِلَتْ پڑھی نماز کے بعد سب لوگ تو چلے گئے لیکن امام صاحب وہیں بیٹھے رہے۔ بڑے گہرے سوچ میں تھے اور بار بار ٹھنڈے سانس لے رہے تھے میں نے خیال کیا ایسا نہ ہو میری وجہ سے آپ کا خیال بٹے میں قندیل کو جلتی چھوڑ کر چل دیا اسمیں تیل بھی تھوڑا سا ہی تھا اب میں صبح کیوقت آیا میں نے دیکھا قندیل ٹمٹما رہی ہے اور امام صاحب کھڑے ہوئے ہیں اپنی ڈاڑھی پکڑے ہوئے ہیں اور زبان سے کہہ رہے ہیں اے وہ ذات پاک جو ذرے ذرے برابر بھلائی بُرائی کا بدلہ دیگا تو نعمان کو آگ کے عذاب سے نجات دے اور پھر اس برائی سے جو جہنم کے قریب کرنے والی ہو اور اسے اپنی کشادہ رحمت میں داخل کرے مجھے دیکھکر فرمانے لگے

انا الحریری ان النخعی حدثهم قال احمد بن علی بن عفان نا علی بن حفص البزار قال سمعت حفص بن عبد الرحمن یقول سمعت مسعر بن کدام یقول دخلت ذات لیلة المسجد فرأیت رجلا یصلی فاستمعت قرأته فقرأ سبعا فقلت یرکع ثم قرأ الثلاث ثم النصف فلم یزل یقرأ القرآن حتی ختم کله فی رکعة نظرت فاذا هو ابو حنیفة وقال النخعی نا ابراهیم بن رستم المروزی قال سمعت خارجة بن مصعب یقول ختم القرآن فی الکعبة اربعة من الائمة عثمان بن عفان وتمیم الداری وسعید بن جبیر وابو حنیفة وقال ابراهیم بن مخلد نا احمد بن یحیی الباهلی نا یحیی بن نصر قال کان ابو حنیفة ربما ختم القرآن فی شهور رمضان ستین ختمة آنا ابو بشر الوکیل وابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد الواعظ نا مکرم بن احمد نا احمد بن محمد الحمانی نا احمد بن یونس قال سمعت زائدة یقول صلیت مع ابی حنیفة فی مسجدہ عشاء الآخرة وخرج الناس ولم یعلم انی فی المسجد واردت ان اسأله عن مسئلة من حیث لا یرانی احد قال فقام فقرأ وقد افتتح الصلوة حتی بلغ الی هذه الآیة فمن الله علینا ووقانا عذاب السموم فاقمت فی المسجد انتظر فراغه فلم یزل یرددها حتی اذن المؤذن لصلوة الفجر وقال احمد بن محمد سمعت ابا نعیم ضرار بن

کیا قندیل بجانی چاہتے ہو میں نے کہا حضرت! میں تو صبح کی اذان بھی دے چکا فرمایا اچھا جو تم نے دیکھا ہے اسے کسی پر ظاہر نہ کرنا اب دو رکعت سنت ادا کی پھر بیٹھے تکبیر کہی امام صاحب نے بھی ہمارے ساتھ عشا کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی۔ (اللّٰھُمَّ ارْحَمْ عَلَیْہِ) قاسم بن معین کہتے ہیں ایک رات امام صاحب نے یہی ایک آیت میں گذاری بَلِ السَّاعَۃُ مَوْعِدُھُمْ وَالسَّاعَۃُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ یعنے قیامت وعدے کا وقت ہے اور وہ بہت دہشت ناک اور کڑواہٹ والا دن ہے بار بار اسے پڑھتے رہے اور روتے رہے اور گریہ وزاری میں لگے رہے۔ عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں میں کوفے میں آیا اور دریافت کیا کہ کوفے والوں میں سب سے زیادہ پرہیزگار کون ہے؟ لوگوں نے کہا ابو حنیفہ! مکی بن ابراہیم کہتے ہیں میں کوفیوں کی صحبت میں بیٹھا ہوں میں نے امام صاحب سے

صود يقول سمعت زين بن الكميت وكان من اخيار الناس
يقول كان ابوحنيفة شديد الخوف من الله فقرأ بنا
علي بن الحسن المؤذن ليلة في عشاء الآخرة
اذا زلزلت وابوحنيفة خلفه فلما قضى الصلوة وخرج الناس
نظرت الى ابي حنيفة وهو جالس يفكر ويتنفس فقلت اقوم لا يشتغل قلبه
لي فلما خرجت تركت القنديل ولم يكن فيه الا زيت قليل فجئت وقد طلع
الفجر وهو قائم قد اخذ بلحية نفسه وهو يقول يامن تجزي بمثقال ذرة
خير خيرا ويا من تجزي بمثقال ذرة شر شرا اجر النعمان عبدك من النار
وما يقرب منها من السوء وادخله في سعة رحمتك قال فاتيت فاذا القنديل
يزهر وهو قائم فلما دخلت قال لي اتريد ان تأخذ القنديل قلت قد اذنت
لصلوة الغداة قال اكتم علي ما رأيت وركع ركعتي الفجر وجلس حتى اقمت
الصلوة وصلى معنا الغداة على وضوء الليل انا الخلال انا الحريري عن النخعي
حدثهم قال نا البختري بن محمد نا محمد بن سماعة عن محمد بن الحسن قال حدثني
القاسم بن معين ان اباحنيفة قام ليلة بهذه الآية بل الساعة موعدهم
والساعة ادهى وامر يرددها ويبكي ويتضرع وقال النخعي نا سليمان بن الربيع

زیادہ کسی کو زہد و ورع والا نہیں پایا۔ حفص بن عبدالرحمن امام صاحب کے شریک
تھے اور مال لیکر وہ جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہیں ایک چھوٹے سے قافلے
کے ساتھ مال دیکر بھیجا اور بتلا دیا کہ فلاں کپڑے میں یہ عیب ہے جب فروخت
کرو تو اس عیب کو جتا دینا حفص سب مال بیچکر واپس آئے اس کپڑے کو
بھی بیچ پائیکن اس کا عیب ظاہر کرنا بھول گئے۔ اور یہ بھی یاد نہ رہا کہ اسے کس کے
ہاتھ فروخت کیا ہے۔ جب امام صاحب کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے تمام اسباب
کی قیمت کو صدقے کر دیا۔ وکیع کہتے ہیں امام صاحب نے اپنے ذمے لازم
کر لیا تھا کہ جب کبھی اثنائے کلام میں قسم کھا بیٹھیں گے تو ایک درہم صدقہ
کریں گے ایک مرتبہ قسم کھا بیٹھے ایک درہم صدقہ کیا پھر کہا اب اگر قسم
کھاؤں گا تو ایک دینار صدقہ دوں گا پھر جب کبھی اثنائے کلام میں سچی قسم

نا حبان بن موسیٰ قال سمعت عبد الله بن المبارك يقول قدمت الكوفة فسألت عن اورع اهلها فقال ابو حنيفة وقال سليمان سمعت مكي بن ابراهيم يقول جالست الكوفيين فما رأيت فيهم اورع من ابي حنيفة وقال النخعي نا الحسين بن الحكم الحبري نا علي بن حفص البزار قال كان حفص بن عبد الرحمن شريك ابي حنيفة وكان ابو حنيفة يجهز عليه فبعث اليه في رفقة بمتاع واعلمه ان في ثوب كذا وكذا عيبا فاذا بعته فبين فباع حفص المتاع ونسي ان يبين ولم يعلم من باعه فلما علم ابو حنيفة تصدق بثمن المتاع كله اخبرني ابو بشر الوكيل وابو الفتح الضبي قال نا عمر بن احمد نا مكرم بن احمد نا احمد بن المغلس الحماني قال نا مليح بن وكيع نا ابي قال كان ابو حنيفة قد جعل على نفسه ان لا يحلف بالله في عرض كلام الا تصدق بدرهم فحلف فتصدق به ثم جعل على نفسه ان حلف ان يتصدق بدينار فكان اذا حلف صادقا في عرض الكلام تصدق بدينار وكان اذا انفق على عياله نفقة تصدق بمثلها وكان اذا اكتسى ثوبا جديدا كسى بقدر ثمنه الشيوخ العلماء وكان اذا وضع بين يديه الطعام اخذ منه فوضعه على الخبز حتى يأخذ منه بقدر ضعف ما كان يأكل فيجمعه على الخبز ثم يعطيه لانسان فقير فان كان في الدار من عياله انسان يحتاج اليه دفعه اليه والا اعطاه مسكينا انا التنوخي حدثني ابي نا محمد بن حمدان

بھی کھاتے تو ایک دینار صدقہ کرتے گھر میں جتنا اخراجات پر خرچ ہوتا اتنا ہی اللہ کے نام پر دیتے جب کبھی کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اتنی ہی قیمت کا بزرگ علما کو پہناتے۔ جب کھانا کھاتے بیٹھتے تو اپنے کھانے سے زیادہ روٹی پر رکھتے جاتے پھر کسی مسکین کو دے دیتے تھے۔ اگر گھر میں کوئی مسکین اپنوں میں نظر آتا تو اسی ورنہ کسی اور مسکین کو۔ فرماتے ہیں امام صاحب بڑے امانت دار تھے اللہ تعالیٰ کے جلال اسکی کبریائی اور اسکی عظمت نے اُن کے دل کو گھیر لیا تھا اپنے رب کی رضامندی کو تمام چیزوں پر مقدم رکھنے والے تھے اگر کسی شرعی امر میں اُنہیں تلواروں سے گھیر بھی لیا جائے تو اُسکی برداشت کرلیتے اللہ تعالیٰ اُنپر رحمت کرے اور اُنسے خوش ہو جیسا وہ نکوکار لوگوں سے خوش ہوتا ہے یقیناً وہ بھی نکوکار تھے۔ ابراہیم بن عبداللہ خلال سے لوگوں نے کہا کہ

احمد بن الصلت الحمانی قال سمعت ملیح بن وکیع یقول سمعت ابی یقول کان واللہ
ابو حنیفة عظیم الامانة وکان اللہ فی قلبہ جلیلا کبیرا عظیما وکان یؤثر
رضا ربہ علی کل شیء ولو اخذتہ السیوف فی اللہ لاحتمل رحمہ اللہ ورضی عنہ
رضا الابرار فلقد کان منهم انا الحسن بن ابی بکر انا محمد بن احمد بن الحسن
الصواف نا محمود بن محمد المروزی قال سمعت ابراهیم بن عبد اللہ الخلال ذکر
لہ عن حامد بن آدم انہ قال سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول ما رأیت احدا اورع
من ابی حنیفة فقال من رأیی ان اخرج الی حامد فی هذا الحرف الواحد اسمع منہ
ثم انا الحسن انا ابن الصواف نا محمود بن محمد المروزی قال سمعت حامد بن آدم
یقول سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول ما رأیت احدا اورع من ابی حنیفة وقد
جرب بالسیاط والاموال انا علی بن ابی علی البصری نا ابو بکر محمد بن عبد الرحیم المازنی
نا الحسین بن القاسم الکوکبی حدثنی ابو الحسن الدیباجی نا زید بن اخزم قال سمعت
عبد اللہ بن صهیب الکلبی یقول کان ابو حنیفة النعمان بن ثابت یتمثل کثیرا

عطاء ذی العرش اوسع من عطاکم :: وسیبہ واسع یرجی وینتظر ::
انتم یکدر ما تعطون منکم :: واللہ یعطی بلا من ولا کدر ::

انا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثهم قال نا سعید القصار قال سمعت محمد بن عبد الرحمن

حامد بن آدم کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے میں نے امام صاحب
سے بڑھکر کسی کو زاہد نہیں دیکھا تو فرمانے لگے میرا جی چاہتا ہے اسی ایک بات کو
خود حامد سے سننے کیلئے چلا جاؤں ابن المبارک کا قول ہے کہ ابو حنیفہ سے
زہد وورع میں کوئی شخص آگے نہیں تھا مال اور مار سے دونوں سے آپکا امتحان
ہو چکا۔ امام صاحب دو شعر پڑھا کرتے تھے جنکا ترجمہ یہ ہے لوگو! عرش والے کی
عطا تمہارے عطیات سے بہت وسیع ہے تم اپنے دیئے کا احسان
جتا کر اسے مکدر کر دیتے ہو اور اللہ تعالی بے احسان جتائے اور بغیر مکدر کئے
عنایت فرماتا ہے۔ عبد الرحمن مسعود کہتے ہیں میں نے امانت داری میں امام صاحب
سے زیادہ اچھا آدمی نہیں دیکھا جسدن ان کا انتقال ہوتا ہے انکے پاس پچاس ہزار
کی امانتیں تھیں جنمیں سے ایک درہم بھی ادھر ادھر نہیں ہوا تھا۔ ابو حنیفہ

المسعودی عن ابیہ قال ما رأیت احسن امانۃ من ابی حنیفۃ مات یوم مات وعندہ
ودائع بخمسین الفا ما ضاع منھا ولا درھم واحد وقال النخعی نا ابراھیم بن
مخلد نا بکر العمی عن ھلال بن یحیی عن یوسف السمتی ان ابا جعفر اجاز ابا
حنیفۃ بثلاثین الف درھم فی دفعات فقال یا امیر المؤمنین انی ببغداد غریب
ولیس لھا عندی موضع فاجعلھا فی بیت المال فاجابہ المنصور الی ذالک قال
فلما مات ابو حنیفۃ اخرجت ودائع الناس من بیتہ فقال المنصور خدعنا ابو حنیفۃ
وقال النخعی نا سوادۃ بن علی نا خارجۃ بن مصعب بن خارجۃ قال سمعت مغیث
بن بدیل یقول قال خارجۃ بن مصعب اجاز المنصور ابا حنیفۃ بعشرۃ آلاف
درھم فدعی لیقبضھا فشاورنی وقال ھذا رجل ان رددتھا علیہ غضب ان
قبلتھا دخل علی فی دینی ما اکرھہ فقلت ان ھذا المال عظیم فی عینہ فاذا دعیت
لتقبضھا فقل لم یکن ھذا املی من امیر المؤمنین فدعی لیقبضھا فقال ذالک
فرفع الیہ خبرہ فحبس الجائزۃ قال فکان ابو حنیفۃ لا یکاد یشاور فی امرہ غیری

ما ذکر من جود ابی حنیفۃ وسماحہ وحسن عھدہ

اخبرنی ابو بشر الوکیل و ابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد الواعظ نا مکرم

خلیفہ نے امام صاحب کو مختلف اوقات میں تیس ہزار درہم کا انعام دیا امام صاحب
نے کہا امیر المؤمنین میں بغداد میں ایک غریب آدمی ہوں میرے پاس اسے
رکھنے کی جگہ نہیں آپ انہیں بیت المال میں رکھ لیجیے خلیفہ نے ایسا ہی کیا
جب امام صاحب کے انتقال کے بعد اُن کے ہاں سے لوگوں کی
اسقدر امانتیں برآمد ہوئیں تو خلیفہ نے کہا ہمیں ابو حنیفہ نے دھوکہ دیا۔ ایکمرتبہ
منصور نے دس ہزار کا انعام دینے کیلئے امام صاحب کو بلایا آپ نے خارجہ
بن مصعب سے مشورہ لیا کہ میں اسے لوں یا نہ لوں اگر نہیں لیتا ہوں تو بادشاہ غضبناک
ہوگا۔ اور اگر لیتا ہوں تو میرے دین میں وہ چیز داخل کریگا جسے میں ناپسند
رکھوں خارجہ نے کہا یہ مال اسکے نزدیک بڑی چیز ہے جب وہ آپکو اسے لینے
کے لیے بلائے تو آپ جاکر کہدینا کہ میرے نزدیک یہ مال امیر المؤمنین سے

بن احمد نا احمد بن محمد الحمانی نا عاصم بن علی قال سمعت قیس بن الربیع یقول
کان ابو حنیفۃ رجلا ورعا فقیھا محسودا وکان کثیر الصلۃ والبر لکل
من جاء الیہ کثیر الافضال علی اخوانہ قال وسمعت قیسا یقول کان النعمان بن
ثابت من عقلاء الرجال وقال مکرم نا احمد بن عطیۃ نا الحسن بن الربیع قال
کان قیس بن الربیع یحدثنی عن ابی حنیفۃ انہ کان یبعث بالبضائع الی
بغداد فیشتری بہا الامتعۃ ویحملہا الی الکوفۃ ویجمع الارباح عندہ من سنۃ
الی سنۃ فیشتری بہا حوائج الاشیاخ المحدثین واقواتہم وکسوتہم وجمیع
حوائجہم ثم یدفع باقی الدنانیر من الارباح الیہم فیقول انفقوا فی حوائجکم
ولا تحمدوا الا اللہ فانی ما اعطیتکم من مالی شیئا ولکن من فضل اللہ علی فیکم
وھذہ ارباح بضائعکم فانہ ھو واللہ مما یجریہ اللہ لکم علی یدی فما رزق
اللہ حول لغیرہ انا الحسین بن علی الحنفی نا علی بن الحسن الرازی نا محمد بن
الحسین الزعفرانی نا احمد بن زہیر نا سلیمان بن ابی شیخ حدثنی
حجر بن عبد الجبار قال ما رأی الناس اکرم مجالسۃ من ابی حنیفۃ ولا اکراما
لاصحابہ قال حجر کان یقول ان ذوی الشرف اتم عقولا من غیرہم انا
الصیمری قال قرأنا علی الحسین بن ھرون عن ابی العباس بن سعید

زیادہ میٹھا نہیں امام صاحب نے جاکر یہی کہدیا امیر کو بھی یہ خبر ہو گئی اسدن سے
امام صاحب خارجہ کے سوا کسی سے مشورہ نہیں لیتے تھے۔

امام صاحب کی سخاوت اخلاق اور حسن عہد کا بیان

قیس بن ربیع کہتے ہیں کہ امام صاحب پرہیزگار فقیہ شخص تھے لوگ اُنکا حسد کرتے
تھے ملنے جلنے والوں کے ساتھ سلوک اور احسان کیا کرتے تھے بھائیوں پر فضل وکرم
کرتے تھے یہی قیس کہتے ہیں آپ بڑے عقلمند لوگوں میں سے تھے۔ لیا اوقات
مال تجارت بغداد کی طرف بھیجتے اور وہاں سے کوفے کو مال لاتے اور سال
بھر میں جو نفع ہوتا اُس سے محدثین کے لیے کھانے پینے اوڑھنے اور برتنے کی چیزیں
خریدتے اور اُنہیں دیدیتے بلکہ باقی نفع کی رقم بھی محدثین کو دیدیتے اور فرماتے

قال نا احمد بن محمد بن يحيى الحازمي نا حسين بن سعيد النخعي قال سمعت حفص
بن حمزة القرشي يقول كان ابوحنيفة ربما مر به الرجل فيجلس اليه لغير قصد
ولا مجالسة فاذا قام سأل عنه فان كانت به فاقة وصله وان مرض
عاده حتى يجره الى مواصلته وكان اكرم الناس مجالسة انا الخلال انا الحريري
ان النخعي حدثهم قال نا احمد بن عمار بن ابي مالك الجنبي عن ابيه عن الحسن
بن زياد قال رأى ابوحنيفة على بعض جلسائه ثيابا رثة فامره فجلس
حتى تفرق الناس وبقي وحده فقال له ارفع المصلى وخذ ما تحته فرفع الرجل
المصلى فكان تحته الف درهم فقال له خذ هذه الدراهم فغير بها من
حالك فقال الرجل اني موسر وانا في نعمة ولست احتاج اليها فقال له
اما بلغك الحديث ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده فينبغي لك
ان تغير حالك حتى لا يغتم بك صديقك وقال النخعي نا محمد
بن علي بن عفان نا اسماعيل بن يوسف التستري قال سمعت ابا يوسف
يقول كان ابوحنيفة لا يكاد يسئل حاجة الا قضاها فجاءه رجل فقال
له ان لفلان علي خمسة آلاف درهم وانا مضيق فسله يصبر عني ويؤخرني
بها فكلم ابوحنيفة صاحب المال فقال صاحب المال هي له قد ابرأته

اسے اپنے کام میں لاؤ اور صرف خداوند جل و علا کا احسان مانو اسی کا شکر یاد کرو در اصل
میں نے تمہیں اپنے مال سے نہیں دیا بلکہ تمہیں دینے کے لیے خدا نے مجھے یہ دیا تھا یہ تمہارے
مال کا نفع ہے جسے خدا میرے ہاتھوں تمہیں پہنچا رہا ہے حجر بن عبد الجبار کہتے
ہیں لوگوں نے امام صاحب سے زیادہ اچھی مجلس والا اور امام صاحب سے زیادہ
آنے جانے والوں کی خاطر تواضع کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا اور یہ مشہور
ہے کہ شریف لوگ عقلمند بھی ہوتے ہیں۔ حفص بن حمزہ قریشی کہتے ہیں کبھی
ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک شخص امام صاحب کی مجلس میں بلا قصد آ گیا جب وہ
اٹھنے لگا تو آپ نے اس سے حال دریافت کیا۔ اب جو حاجت ہوئی پوری
کر دی بھوکا ہے تو کھانا دیا۔ بیمار ہے تو عیادت کی اس حسن اخلاق کی وجہ سے
وہ ہمیشہ کا گرویدہ ہو جایا کرتا تھا ایک مرتبہ دیکھتے ہیں کہ مجلس میں ایک شخص

منها فقال الذى عليه الحق لاحاجة لى فيها فقال ابو حنيفة ليس الحاجة لك وانما الحاجة لى قضيت وقال النخعى نا عبد الله بن احمد البهلول الكوفى نا القاسم بن محمد البجلى عن اسماعيل بن حماد بن ابى حنيفة ان ابا حنيفة حين حذق حماد ابنه ذهب للمعلم خمسمأته درهم وقال النخعى نا محمد بن اسحاق البكائى قال سمعت جعفر بن عون العمرى يقول اتت امرأة ابا حنيفة تطلب عنه ثوب خز فاخرج لها ثوبا فقالت له انى امرأة ضعيفة وانها امانة فبعنى هذا الثوب بما يقوم عليك فقال خذيه باربعة دراهم فقالت لا تسخر بى وانا عجوز كبيرة فقال انى اشتريت ثوبين فبعت احدهما برأس المال الا درهم فبقى هذا يقوم على باربعة دراهم اجاز لى محمد بن اسد الكاتب ان جعفر الخلدى حدثهم ثم اخبرنى الازهرى قرأة نا الحسن بن عثمان نا جعفر الخلدى نا احمد بن محمد الطوسى حدثنى ابو سعيد الكندى عبد الله بن سعيد نا شيخ سماه ابو سعيد الكندى قال كان ابو حنيفة يبيع الخز فجاءه رجل فقال يا ابا حنيفة قد احتجت الى ثوب خز فقال ما لونه قال كذا وكذا فقال له اصبر حتى يقع واخذه لك ان شاء الله قال فما دارت الجمعة حتى وقع فمر به الرجل فقال له ابو حنيفة

میلے کچیلے کپڑے پہنے بیٹھا ہے جب مجلس اُکھڑنے لگی آپ نے اُسے فرمایا تم ذرا ٹھیر جانا پھر جب لوگ چلے گئے اور وہ اکیلا رہ گیا تو کہا کہ جاؤ مصلیٰ اُٹھاؤ اور نیچے سے جو کچھ نکلے لیجاؤ اُس نے مصلیٰ اُٹھایا اور دو ہزار درہم لیکر آیا آپ نے فرمایا انہیں لے جاؤ اور اپنی حالت کی اصلاح کرو اُس نے کہا حضرت میں تو مالدار ہوں محتاج نہیں ہوں تو فرمانے لگے پھر کیا تجھے وہ حدیث نہیں پہنچی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کے نشان دیکھنا پسند فرماتا ہے تجھے چاہیئے کہ اپنی حالت سنوارے تاکہ تیرے دوست تیری وجہ سے غمگین نہوں۔ ابو یوسف فرماتے ہیں کہ امام صاحب ہر ایک کا سوال عموماً پورا کردیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص کہنے لگا کہ فلاں شخص کے میرے ذمہ پانچسو درہم قرض ہیں مدت پوری ہو چکی ہے میں تنگدست ہوں ادا کرنے کی طاقت نہیں آپ سفارش کیجئے کہ وہ اور مہلت دے

قد وقعت فی حاجتک قال فاخرج الیه الثوب فاعجبه فقال یا ابا حنیفة کم اذن للغلام قال درهما قال یا ابا حنیفة ما کنت اظنک تهزأ قال ما هزأت انی اشتریت ثوبین بعشرین دینارا ودرهم وانی بعت احدهما بعشرین دینارا وبقی هذا بدرهم وما کنت لاربح علی صدیق انا الحسین بن علی الحنفی نا علی بن الحسن الرازی نا محمد بن الحسین الزعفرانی نا احمد بن زهیر اخبرنی سلیمان بن ابی شیخ قال مساور الوراق ؎ کنا من الدین قبل الیوم فی سعة ٭ حتی ابتلینا باصحاب المقاییس ٭ قاموا من السوق اذ قلت مکاسبهم ٭ فاستعملوا الرأی عند الفقر والبوس ٭ اما الغریب فامسوا لا عطاء لهم ٭ وفی الموالی علامات المفالیس ٭ فلقیه ابو حنیفة فقال هجوتنا نحن نرضیک فبعث الیه بدراهم فقال ؎ اذا ما اهل مصر بادهونا ٭ بداهیة من الفتیا لطیفه ٭ اتیناهم بمقیاس صحیح ٭ صلیب من طراز ابی حنیفة ٭ اذا سمع الفقیه به حواه ٭ واثبته بحبر فی صحیفه ٭ اخبرنی علی بن احمد الرزاز نا ابو اللیث نصر بن محمد الزاهد البخاری قدم علینا نا محمد بن محمد بن سهل النیسابوری نا ابو احمد محمد بن احمد الشعیبی نا اسد بن نوح نا محمد بن عتاب قال نا القاسم بن غسان اخبرنی ابی قال اخبرنی عبد اللہ بن رجاء الصدائی قال کان لابی حنیفة

امام صاحب سفارش کرتے ہیں وہ کہتا ہے حضرت میں نے ساری رقم انہیں معاف کردی تو پہلا شخص کہنے لگا نہیں مجھے اس سے معاف نہیں کرانی میں دیدوں گا مجھے معافی کی حاجت نہیں آپ فرمانے لگے تمہیں نہیں ہمیں تو حاجت ہے جب آپکے صاحبزادے حضرت حماد سمجھدار ہوجاتے ہیں تو استاد کے پاس انہیں لیکر امام صاحب جاتے ہیں پانچسو درہم استاد کو پیش کرتے ہیں۔ ایک عورت آتی ہے اور ایک ریشمی کپڑا ان مانگتی ہے آپ ایک عمدہ کپڑا نکالتے ہیں وہ کہتی ہے میں ایک بڑھیا عورت ہوں اور یہ امانت ہے جس بھاؤ آپ کو پڑا ہے اسی بھاؤ دیدیجئے آپنے فرمایا اچھا تو تم چار درہم دیدو وہ کہنے لگی حضرت بڑھیا عورتوں سے یہ ہنسی مذاق ٹھیک نہیں آپنے فرمایا سنو! میں نے دو کپڑے خریدے تھے ایک کو اسی قیمت میں بیچ ڈالا جتنے میں دونوں لئے تھے مگر چار درہم کم رہ گئے تو یہ مجھے چار درہم میں پڑا ہے۔ چار ہی تم سے

جار بالکوفة اسکافی یعمل نهاره اجمع حتی اذا جن اللیل رجع الی منزله وقد حمل لحما فطبخه او سمکة فیشویها ثم لا یزال یشرب حتی اذا داب الشراب فیه غزل بصوت وهو یقول ؎ اضاعونی وای فتی اضاعوا ❊ لیوم کریهة وسداد ثغر ❊ فلا یزال یشرب ویردد هذا البیت حتی یأخذه النوم فکان ابوحنیفة یسمع جلبته وابوحنیفة کان یصلی اللیل کله ففقد ابوحنیفة صوته فسأل عنه فقیل اخذه العسعس منذ لیال وهو محبوس فصلی ابوحنیفة صلوٰة الفجر من غد ورکب بغلة واستأذن علی الامیر قال الامیر ائذنوا له واقبلوا به راکبا ولا تدعوه ینزل حتی یطأ البساط ففعل فلم یزل الامیر یوسع له من مجلسه وقال ما حاجتك قال لی جار اسکاف اخذه العسعس منذ لیال یأمر الامیر بتخلیته فقال نعم وکل من اخذ فی تلك اللیلة الی یومنا هذا فامر بتخلیتهم اجمعین فرکب ابوحنیفة والاسکاف یمشی وراءه فلما نزل ابوحنیفة مضی الیه فقال یا فتی اضعناك فقال لا بل حفظت ورعیت جزاك الله خیرا عن حرمة الجوار ورعایة الحق وتاب الرجل ولم یعد الی ما کان۔

ما ذکر من وفور عقل ابی حنیفة وفطنته وتلطفه

اخبرنی ابو بشر الوکیل وابو الفتح الضبی قال نا عمر بن احمد الواعظ نا مکرم بن

لے لیتا ہوں۔ ایک مرتبہ ایک شخص آپ سے کہتا ہو کہ حضرت مجھے فلاں رنگ کا ریشمی کپڑا چاہیئے کہا اچھی بات ہے خیال رکھوں گا کوئی ہفتہ بھر کے بعد آپ نے اسکی فرمائش پوری کردی اور اُسے کپڑا دیا وہ کپڑا دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اور کہا کیا قیمت ہے فرمایا ایک درہم وہ کہنے لگا آج معلوم ہوا کہ آپ بھی مذاق کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں مذاق نہیں ہے بات یہ ہے کہ میں نے دو کپڑے بیس دینار اور ایک درہم میں لیئے تھے جنمیں سے ایک بیس دینار میں بک گیا تو اب یہ ایک صرف ایک درہم میں ہی رہا اور دوست سے میں نفع نہیں لیتا۔ مسادر وراق نے کچھ اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے۔ اس سے پہلے کہ یہ قیاس کرنے والا گروہ پیدا ہو ہم دین میں کشادگی پاتے تھے۔ جب اس قیاسی جماعت کا دھندا روزگار بازاروں میں مندا پڑ گیا تو انہوں نے رائے قیاس دین میں نکال کر پیٹ پالنا شروع کیا۔ اب لائق لوگوں کو کوئی نہیں

احمد نا احمد بن عطیة قال نا یحیی الحمانی قال سمعت بن المبارک یقول قلت لسفیان الثوری یا ابا عبد الله ما ابعد ابا حنیفة من الغیبة ما سمعت یغتاب عدواً له قط قال هو والله اعقل من ان یسلط علی حسناته ما یذهب بها اخبرنی ابو الولید الحسن بن محمد الدربندی نا ابو الحسن محمد بن احمد بن محمد بن سلیمان الحافظ ببخارا انا ابو حفص احمد بن احمد بن حمدان نا علی بن موسی القمی قال سمعت محمد بن شجاع یقول سمعت علی بن عاصم یقول لو وزن عقل ابی حنیفة بعقل نصف اهل الارض لرجح بهم اخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی قال سمعت ابا العباس احمد بن هرون یقول حدثنی محمد بن ابراهیم السرخسی قال نا سلیمان بن الربیع الهندلی الکوفی قال سمعت همام بن مسلم یقول سمعت خارجة بن مصعب وذکر ابو حنیفة عنده فقال لقیت الفا من العلماء فوجدت العاقل فیهم ثلاثة او اربعة فذکر ابا حنیفة فی الثلاثة او الاربعة قال خارجة بن مصعب من لا یری المسح علی الخفین او یقع فی ابی حنیفة فهو ناقص العقل اخبرنا الخلال انا الحریری ان النخعی حدثهم قال نا محمد بن علی بن عفان نا محمد بن عبد الملک الدقیقی قال سمعت یزید بن هرون یقول ادرکت الناس فما رأیت احداً اعقل ولا اورع من ابی حنیفة

پوچھا بلکہ بھلے لوگ مفلسی کے ہاتھوں تنگ آ گئے۔ امام صاحب نے یہ سُنکر اُس سے ملاقات کی اور کہا تو نے کیوں ہماری ہجو کی ہے ہم تجھے خوش کر دیتے ہیں یہ کہکر ایک درہم اُسے دیا تو اب اُس نے تعریف میں اشعار کہے جنکا ترجمہ یہ ہے۔ جبکہ شہر والوں نے ہمیں عمدہ فتوے دینے چھوڑ دیئے۔ ہم نے بھی اُنکے پاس امام صاحب کے صحیح قیاسات پیش کرنے شروع کر دیئے۔ ایسے قیاسات کہ جو فقیہ اُنہیں سنتا ہے خوش ہو کر اپنی بیاض میں لکھ لیتا ہے امام صاحب کا ایک پڑوسی تھا کوفے میں وہ دن بھر تو اپنے کام کاج میں لگا رہتا تھا رات کو جب گھر آتا تو گوشت یا مچھلی لیتا آتا اور بھون کر کھاتا اور شراب پیتا اور نشے میں بدمست ہو کر یہ شعر پڑھتا۔ اُنہوں نے مجھے ضائع کر دیا اور کیسے جوان کو ضائع کیا جو مصیبتوں کے دن کام آئیوالا اور سرائے پھٹے میں پاؤں ڈالنے والا تھا راتکا اکثر حصہ اُس کا اسی خبیث شغل میں ضائع ہوتا یہاں تک کہ نیند آجاتے۔ امام صاحب

وقال النخعی ثنا ابو قلابة قال سمعت محمد بن عبد الله الانصاری قال کان ابو حنيفة يتبين عقله فی منطقه ومشيته ومدخله ومخرجه انا علی بن القاسم الشاهد بالبصرة نا علی بن اسحاق الماورانی نا احمد بن محمد الباهلی نا محمد بن عبد الرحمن قال کان رجل بالكوفة يقول عثمان بن عفان کان يهوديا فاتاه ابو حنيفة فقال اتيتك خاطبا قال لمن قال لابنتك رجل شريف غنی من المال حافظ لكتاب الله سخی يقوم الليل فی ركعة كثير البكاء من خوف الله قال فی دون هذا مقنع يا ابا حنيفة قال الا ان فيه خصلة قال وما هی قال يهودی قال سبحان الله تأمرنی ان ازوج ابنتی يهوديا قال لا تفعل قال لا قال فالنبی صلی الله عليه وسلم زوج ابنته من يهودی قال استغفر الله انی تائب الی الله عز وجل انا ابو نعيم الحافظ نا ابو محمد عبد الله بن محمد بن جعفر بن حبان نا ابو يحيى الرازی نا سهل بن عثمان قال نا اسماعيل بن حماد بن ابی حنيفة قال کان لنا جار طحان رافضی وکان له بغلان سمی احدهما ابا بكر والآخر عمر فرمحه ذات ليلة احدهما فقتله فاخبر ابو حنيفة فقال انظروا البغل الذی رمحه الذی سماه عمر فنظروا فكان كذلك انا الحسين بن علی المعدل انا ابو القاسم عبد الله بن محمد الحلوانی نا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية نا الحمانی ابن المبارك قال رأيت ابا حنيفة فی طريق مكة وشوی له فصيل سمين فاشتهوا ان يأكلوه بخل فلم يجدوا شيأ يصبون فيه الخل فتحيروا

چونکہ راتوں کو عبادت میں جاگتے رہتے تھے یہ آواز برابر اُن کے کانوں تک پہنچا کرتی تھی۔ ایک رات اُس پڑوسی کی آواز نہ آئی آپنے پوچھا کہ آج اُسے کیا ہوا لوگوں نے کہا اُسے کوتوال پکڑلے گیا اور کئی دن سے وہ قید خانہ میں ہے امام صاحب صبح کی نماز پڑھتے ہی اپنے خچر پر سوار ہو کر پہنچے امیر صاحب سے اجازت چاہی امیر نے فرمایا اجازت دو اور سواری پر سے نہ اُترنے دو یہاں تک کہ فرش پر آجائیں اسی طرح امام صاحب داخل ہوگئے امیر نے خود ہٹ کر امام صاحب کو جگہ دی اور کہا آج کیسے تکلیف کی؟ آپنے کہا میرے ایک پڑوسی کو کوتوال صاحب نے کئی روز سے قید کر رکھا ہے آپ حکم دیں کہ اُسے چھوڑ دیں امیر نے کہا بہت خوشی سے نہ صرف اُسی کو بلکہ اُس رات سے لیکر آج تک جتنے بھی قید ہوئے ہیں سب آزاد ہیں امام صاحب نے خود جاکر اُسے قید خانہ سے چھڑایا۔ اب امام صاحب

فرأيت اباحنيفة وقد حفر فى الرمل حفرة وبسط عليها السفرة وسكب
الخل على ذالك الموضع فاكلوا الشواء بالخل فقالوا لم يحسن كل شئ قال
عليكم بالشك قان هذا شئ الهمته لكم فضلا من الله عليكم انا الحسين
بن محمد الخلال انا على بن عمر الحريرى انا على بن محمد بن كاس النخعى حدثهم
قال نا محمد بن على بن عفان نا نمر بن حداد عن ابى يوسف قال دعا المنصور
اباحنيفة فقال الربيع حاجب المنصور وكان يعادى اباحنيفة فقال
يا امير المؤمنين هذا ابوحنيفة يخالف جدك كان عبد الله بن عباس
يقول اذا حلف على اليمين ثم استثنى بعد ذلك بيوم او بيومين جاز
الاستثناء وقال ابوحنيفة لا يجوز الاستثناء الا متصلا باليمين فقال ابوحنيفة
يا امير المؤمنين ان الربيع يزعم انه ليس لك فى رقاب جندك بيعة
قال وكيف قال يحلفون لك ثم يرجعون الى منازلهم فيستثنون
فتبطل ايمانهم فضحك المنصور وقال يا ربيع لا تعرض لابى حنيفة فلما خرج ابوحنيفة
قال له الربيع اردت ان تشيط بدمى قال لا ولكنك اردت ان تشيط
بدمى فخلصتك وخلصت نفسى آنا ابونعيم الحافظ نا ابوبكر احمد بن
محمد بن موسى نا خالد بن النضر قال سمعت عبد الواحد بن غياث يقول

سواری پر آگے آگے ہیں اور وہ پیچھے پیچھے جب امام صاحب اُترنے لگے تو
فرمایا کہ ای شخص افسوس ہم نے تیری کوئی خبر نہ لی اُس نے کہا نہیں نہیں
بلکہ آپنے خوب حفاظت اور رعایت کی اللہ تعالیٰ آپکو بہتر بدلہ دے آپ نے
پڑوس کا حق خوب ادا کیا چنانچہ اُسوقت سے وہ تائب ہو گیا اور پھر کبھی
شراب نہیں پی۔

امام صاحب کی عقلمندی زیرکی اور دانائی کا بیان

حضرت ابن المبارک نے حضرت سفیان ثوری سے کہا کہ اے ابوعبداللہ دیکھو
تو امام صاحب غیبت سے کسقدر بچتے ہیں کبھی اپنے دشمن کی بھی غیبت
نہیں کی حضرت سفیان نے جواب دیا کہ وہ عاقل آدمی ہیں کیوں ایسا کام کریں
جس سے اُنکی نیکیاں اُسے ملجائیں جسکی وہ غیبت کرتے ہیں علی بن عاصم

كان ابو العباس الطوسي سئ الرأى فى ابي حنيفة وكان ابو حنيفة يعرف ذالك فدخل ابو حنيفة على ابي جعفر امير المؤمنين وكثر الناس فقال الطوسي اليوم اقتل ابا حنيفة فاقبل عليه فقال يا ابا حنيفة ان امير المؤمنين يدعو الرجل منا فيأمره بضرب عنق الرجل لا يدرى ما هو ايسعه ان يضرب عنقه فقال يا ابا العباس امير المؤمنين يأمر بالحق او بالباطل قال بالحق قال نفذ الحق حيث كان ولا تسأل عنه ثم قال ابو حنيفة لمن قرب منه ان هذا اراد ان يوثقني فربطته

آ نا محمد بن عبد الواحد نا محمد بن العباس نا احمد بن سعيد السوسي قال نا عباس بن محمد قال سمعت يحيى بن صقر يقول دخل الخوارج مسجد الكوفة وابو حنيفة واصحابه جلوس فقال ابو حنيفة لا تبرحوا فجاؤا حتى وقفوا عليهم فقالوا لهم ما انتم فقال ابو حنيفة نحن مستجيرون فقال امير الخوارج دعوهم وابلغوهم مأمنهم واقرؤا عليهم القران فقرؤا عليهم القران وابلغوهم مأمنهم آنا الخلال انا الحريري ان النخعي حدثهم قال نا ابو صالح التجيبي بن محمد نا يعقوب بن شيبة قال حدثني سليمان بن منصور قال حدثني يحيى بن عبد الجبار الحضرمي قال كان في مسجدنا قاص

کہتے ہیں اگر امام صاحب کی عقل کا وزن آدھی دنیا کے لوگوں کی عقل کے ساتھ کیا جائے تو بھی امام صاحب کی عقل وزن دار رہیگی۔ خارجہ بن مصعب کے پاس امام صاحبؒ کا ذکر آیا تو کہنے لگے میں نے ایکہزار علما کے ساتھ ملاقات کی میں نے اُنمیں تین یا چار عقلمند پائے جنمیں امام صاحب بھی ہیں اور فرمایا جو شخص جرابوں پر مسح کرنا جائز نہ جانے یا امام صاحب پر واقع ہو وہ ناقص العقل ہے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو امام صاحب سے زیادہ عقلمند اور پرہیزگار نہیں پایا۔ محمد بن عبد اللہ انصاری کا بیان ہے کہ امام صاحب کے بولنے میں اُنکے چلنے میں اور آنے جانے میں بھی اُنکی عقلمندی ظاہر ہوتی تھی۔ کوفہ میں ایک شخص تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہودی کہتا تھا ایک مرتبہ امام صاحب اُس کے پاس گئے اور فرمانے لگے میں ایک شخص کا مانگا تیری لڑکی کی

يقال له ذرعة فنسب مسجدنا اليه وهو مسجد الحضرميين فارادت ام ابي
حنيفة ان تستفتي في شيء فافتاها ابوحنيفة فلم تقبل فقالت لا اقبل الا ما يقول
ذرعة القاص فجاء بها ابوحنيفة الى ذرعة فقال هذه امي تستفتيك في كذا وكذا فقال انت
اعلم مني وافقه فافتها انت قال ابوحنيفة قد افتيتها بكذا وكذا فقال ذرعة القول كما قال
ابوحنيفة فرضيت وانصرفت وقال الختعي نا محمد بن محمود الصيدلاني قال حدثني محمد بن شجاع
قال سمعت الحسن بن زياد يقول حلفت ام ابي حنيفة بيمين فحنثت فاستفتت ابا حنيفة فافتاها
فلم ترض وقالت لا ارضى الا بما يقول ذرعة القاص فجاء بها ابوحنيفة الى ذرعة فسألته فقال افتيك
ومعك فقيه الكوفة فقال ابوحنيفة افتها بكذا وكذا فافتاها فرضيت اخبرني
ابو جبير محمد بن عمر الوكيل وابو الفتح عبد الكريم بن محمد الضبي قالا نا عمر بن
احمد الواعظ نا مكرم بن احمد نا احمد بن عطية نا الحماني قال سمعت ابن المبارك
يقول رأيت الحسن بن عمارة آخذ بركاب ابي حنيفة وهو يقول والله
ما ادركنا احدا تكلم في الفقه ابلغ ولا اصبر ولا احضر جوابا منك وانك لسيد
من تكلم فيه في وقتك غير مدافع وما يتكلمون فيك الا حسدا انا علي بن قاسم
البصري الشاهد نا علي بن اسحاق المادرائي قال ذكر ابوداؤد يعني السجستاني
ولم اسمعه عن نصر بن علي قال سمعت ابن داؤد يقول الناس في ابي حنيفة

نسبت لایا ہوں وہ شریف ہے مالدار ہے قرآن حافظ ہے سخی ہے ساری رات ایک
رکعت نماز میں گذار دیتا ہے اللہ کے خوف سے بہت روتا ہے اس نے کہا حضرت
ایسا آدمی کہاں نصیب اس سے کم اچھائی والا ہو تو وہ بھی منظور ہے آپ نے فرمایا
مگر اسمیں ایک برائی ہے وہ یہ کہ وہ یہودی ہے اس نے کہا سبحان اللہ! آپ
مجھے ایک یہودی کو اپنی لڑکی دینے کو کہتے ہیں؟ امام صاحب نے فرمایا تو کیا تم اپنی
لڑکی نہیں دوگے اس نے کہا ہرگز نہیں تو فرمایا کیوں صاحب؟ پھر کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی لڑکی کا نکاح یہودی سے کر دیا وہ سمجھ گیا اور فوراً توبہ کر لی
امام صاحب کے پوتے اسمٰعیل فرماتے ہیں ہمارا ایک پڑوسی رافضی تھا اس کے دو خچر
تھے ایک کا نام اس نے ابوبکر رکھ چھوڑا تھا اور دوسرے کو عمر کہا کرتا تھا ایک رات
ان میں سے ایک نے اسے مار ڈالا امام صاحب نے سنکر فرمایا جاؤ دیکھو یہ وہی

حاسد جاهل و احسنهم عندی حالا الجاهل آنا محمد بن الحسن بن احمد
الاهوازی نا ابوبکر محمد بن اسحاق بن ابراهیم القاضی بالاهواز قال حدثنی محمد بن
محمد بن غزرة ابو الربیع الحارثی قال سمعت عبد اللہ بن داؤد یقول الناس
فی ابی حنیفة رجلان جاهل به وحاسد له وآنا الاهوازی نا محمد بن اسحاق
القاضی نا محمود بن محمد الواسطی قال نا سفیان بن وکیع قال سمعت ابی یقول
دخلت علی ابی حنیفة فرأیته مطرقا مفکرا فقال من این اقبلت من عند شریک
فرفع رأسه وانشد یقول ان یحسدونی فانی غیر لائمهم قبلی من الناس
اهل الفضل قد حسدوا فدام لی ولهم ما بی وما بهم ومات اکثرنا
غیظا بما یجد قال وکیع واظنه کان بلغه عنه شیٔ آنا احمد بن علی بن
الحسین التوزی قال نا الحسن بن الحسین بن جمهان الفقیه الشافعی
قال سمعت ابا نصر احمد بن نصر البخاری یقول سمعت ابا عبد اللہ الزعفرانی
یقول ذکر محمد بن الحسن ما یجری الناس من الحسد لابی حنیفة فقال
محسدون وشر الناس منزلة من عاش فی الناس یوما غیر محسود
آنا احمد بن علی البادا انا احمد بن ابراهیم بن شاذان نا محمد بن الحسین
بن حمید بن الربیع نا سلیمان بن الربیع بن هشام النهدی قال سمعت

ہوگا جسکا نام اس نے عمر رکھا تھا لوگوں نے دیکھا تو واقعی وہ وہی تھا۔ ابن المبارک کہتے ہیں کہ مکہ کے
راستہ میں ایک چکنا اونٹ کا بچہ بھونا اور ارادہ کیا کہ اسکے گوشت کو سرکے سے کھائیں لیکن کوئی ایسا برتن
نہ ملا جسمیں سرکہ نکالیں تو امام صاحب نے ریت میں ایک گڑھا بنایا اور اسپر دسترخوان بچھادیا اور سرکہ ڈال کر وہاں
اس بھنے ہوئے گوشت کو سرکہ سے کھایا لوگ تعریف کرنے لگے تو آپنے فرمایا اللہ تعالی کے فضل کرم سے میری
سمجھ میں آگیا ابو یوسف فرماتے ہیں منصور نے امام صاحب کو بلایا تو ربیع نے جو اسکا داروغہ تھا اور امام
صاحب سے جلتا تھا کہا کہ اے امیر المؤمنین یہ شخص آپ کے دادا حضرت عبد اللہ بن عباس
رضہ کے خلاف کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے قسم کھالی اس کے بعد ایک
دو دن پیچھے انشاء اللہ کہہ لیا تو بھی استثنا جائز ہے اور یہ کہتے ہیں جبتک
قسم کے ساتھ ہی متصل نہ ہو جائز نہیں امام صاحب نے جھٹ سے فرمایا اے
امیر المؤمنین ربیع کا یہ خیال ہے کہ آپ کے لشکر آپکی بیعت کے پابند

اخبرنا ابن ادريس يقول قال ابو وهب العابد قال لمن لا يرى المسح على الخفين
او يقع في ابي حنيفة الا ناقص العقل انا محمد بن احمد بن رزق انا احمد بن شعيب
البخاري نا علي بن موسى القمي حدثني احمد بن سعيد قاضي الري نا ابي قال كنا عند
ابن عائشة فذكر حديثا لابي حنيفة فقال بعض من حضر لا تريده فقال له اما
انكم لو رأيتموه لاردتموه وما اعرف لكم مثلا الا ما قال الشاعر اقلوا عليهم ويحكم
لا ابا لكم من اللوم او سدوا المكان الذي سدوا انا ابو سعيد محمد بن
موسى بن الفضل الصيرفي نا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم نا محمد بن
اسحاق الصغاني نا يحيى بن معين قال سمعت عبيد بن ابي قرة يقول سمعت يحيى
بن ضريس يقول شهدت سفيان واتاه رجل فقال له ما تنقم على ابي حنيفة
قال وما له قال سمعته يقول آخذ بكتاب الله فما لم اجد فبسنة رسول الله
صلى الله عليه وسلم فان لم اجد في كتاب الله ولا سنة رسول الله صلى
الله عليه وسلم اخذت بقول اصحابه آخذ بقول من شئت منهم وادع من
شئت منهم ولا اخرج من قولهم الى قول غيرهم فاما اذا انتهى الامر او جاء الى
ابراهيم والشعبي وابن سيرين والحسن وعطاء وسعيد بن المسيب وعدّ
رجالا فقوم اجتهدوا فاجتهد كما اجتهدوا قال فسكت سفيان طويلا ثم

نہیں خلیفہ نے پوچھا یہ کیسے؟ کہا وہ آپ کے سامنے قسم کھالیں اور اپنے گھر جاکر
انشاء اللہ کہ لیں تو انپر قسم کی پابندی نہیں منصور ہنس دیا اور کہنے لگا ربیع تو ابوحنیفہ
کے منہ نہ لگ جب باہر نکلے تو ربیع کہنے لگا حضرت آج تو آپنے میرا خون بہانے
کی تجویز کی تھی آپ نے کہا یوں نہیں بلکہ یہ ارادہ تو آپ کا تھا میں نے تو اپنے آپکو
اور تمہیں دونوں کو بچالیا۔ ابوعباس طوسی امام صاحب کے بارے میں کچھ بدظن
تھے اور امام صاحب کو بھی اس کا علم تھا ایک مرتبہ آپ امیر المومنین ابوجعفر
کے پاس گئے جب دربار بھر گیا تو طوسی نے کہا آج میں اس شخص کو قتل کراکر رہونگا
پھر کہنے لگا اے ابوحنیفہ امیر المومنین اگر ہم میں سے کسی شخص کو حکم دیں کہ فلاں
کی گردن مارو اور اُسے یہ نہ معلوم ہو کہ کس جرم پر وہ گردن زدنی قرار دیا گیا ہے
تو اس حکم کی تعمیل کریں یا نہ کریں آپ نے فرمایا اے ابوالعباس یہ بتاؤ خلیفہ حق کا

قال كلمات برأيه ما بقي في المجلس احد الا كتبه نسمع الشئ يدمن الحديث فنخاف ونسمع اللين فنرجوه ولا نجاسب الاحياء ولا نقضي على الاموات نسلم ما سمعنا ونكل مالم نعلم ونتهم رأينا لرأيهم قد سقنا عن ايوب السختياني وسفيان الثوري وسفيان بن عيينة وابي بكر بن عياش وغيرهم من الائمة اخبارا كثيرة تتضمن تقريظ ابي حنيفة والمدح له والثناء عليه والمحفوظ عند نقلة الحديث عن الائمة المتقدمين وهؤلاء المذكورين منهم في ابي حنيفة خلاف ذالك وكلامهم فيه كثير لامور شنيعة حفظت عليه يتعلق بعضها باصول الديانات وبعضها بالفروع نحن ذاكروها بمشية الله ومعتذرون على من وقف عليها وكره سماعها بان ابا حنيفة عندنا مع جلالة قدره اسوة غيره من العلماء الذين دونا ذكرهم في هذا الكتاب واوردنا اخبارهم وحكينا اقوال الناس فيهم على تباينها والله الموفق للصواب۔

آخبرني عبد الباقي بن عبد الكريم بن عمر المؤدب انا عبد الرحمن بن عمر الخلال نا محمد بن احمد بن يعقوب نا جدي قال حدثني احمد بن سهل قال سمعت يحيي بن ايوب قال سمعت يزيد بن هرون ذكر ابا حنيفة فقال ابو

عمل كیا کرتے ہیں یا باطل کا کہا حق کا کہا پھر کیا ہے؟ حق کو جاری کرو جہاں ہو اور کچھ نہ پوچھو پھر اپنے پاس والوں سے کہا دیکھو اس نے مجھے ہلاک کرنے کا قصد کیا تھا مگر اب میں نے اسے باندھ لیا۔ ایک مرتبہ خارجی کوفے کی مسجد میں آگئے اور امام صاحب اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں بیٹھے ہوئے تھے فرمانے لگے ٹھیر جاؤ وہ لوگ جب آگئے تو کہنے لگے تم کون ہو؟ آپ نے کہا ہم پناہ طلب کرنے والے ہیں امیر خوارج نے کہا انہیں چھوڑ دو اور انہیں انکی امن کی جگہ پہنچا دو انہوں نے قرآن سنایا اور جائے امن تک پہنچا دیا۔ عبد الجبار حضرمی کہتے ہیں کہ ہماری مسجد میں ایک واعظ تھے جن کا نام ذرعہ تھا اور وہ مسجد حالانکہ حضرمیوں کی تھی مگر ذرعہ کی طرف ہی منسوب کی جاتی تھی امام صاحب کی والدہ نے ایک مسئلہ میں فتویٰ لینا چاہا آپ نے فتویٰ دیا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا اور کہا جس طرح

حنيفة ؟ رجل من الناس خطأ فخطأ الناس وصوابه كصواب الناس انا محمد بن احمد بن رزق انا ابوبکر احمد بن جعفر بن محمد بن سلم الختلي قال املى علينا ابو العباس احمد بن علي بن مسلم الابار في شهر جمادى الآخرة سنة ثمان وثمانين ومائتين قال ذكر القوم الذين ردوا على ابي حنيفة ايوب السختياني وجرير بن حازم وهمام بن يحيى وحماد بن سلمة وحماد بن زيد وابو عوانة وعبد الوارث وسوار العنبري القاضي ويزيد بن زريع وعلي بن عاصم ومالك بن انس وجعفر بن محمد وعمر بن قيس وابو عبد الرحمن المقرئ وسعيد بن عبد العزيز والاوزاعي وعبد الله بن المبارك وابو اسحاق الفزاري ويوسف بن اسباط ومحمد بن جابر وسفيان الثوري وسفيان بن عيينة وحماد بن ابي سليمان وابن ابي ليلى وحفص بن غياث وابوبكر بن عياش وشريك بن عبد الله ووكيع بن الجراح ورقبة بن مسقلة والفضل بن موسى وعيسى بن يونس والحجاج بن ارطاة ومالك بن مغول والقاسم بن حبيب وابن شبرمة۔

ما حكي عن ابي حنيفة في الايمان

ا نا الحسين بن محمد بن الحسين اخو الخلال انا جبريل بن محمد المعدل

زرعہ واعظ کہیں گے میں تو اُسی کو قبول کروں گی چنانچہ آپ اپنی والدہ کو لیکر زرعہ کے پاس آئے اور کہا یہ میری ماں ہیں تم سے فلاں فلاں مسئلہ پوچھتی ہیں اُنہوں نے کہا آپ مجھسے زیادہ عالم ہیں آپ ہی جواب دیجئے آپنے کہا میں نے تو انہیں یہ جواب دیا ہے زرعہ نے کہا ٹھیک ہی جواب صحیح ہے اب انکی والدہ خوش ہوگئیں اور لوٹ کر چلی آئیں۔ آپکی والدہ نے ایک مرتبہ قسم کھائی پھر اُسے توڑ دی آپ سے یہ مسئلہ پوچھا آپ نے بتلا یا لیکن وہ رضا مند نہ ہوئیں اور کہنے لگیں میں تو زرعہ قاضی کی بات مانوں گی آپ اُنہیں لیکر زرعہ کے پاس آئے اُنہوں نے اُن سے مسئلہ پوچھا زرعہ نے کہا تمہارے ساتھ تو کوفہ کے فقیہ ہیں آپ نے کہا میں نے تو انہیں اس طرح جواب دیا ہے اُنہوں نے بھی یہی جواب دیا اب وہ راضی ہوگئیں۔ ابن المبارک کہتے ہیں میں نے حسن بن عمارہ کو دیکھا کہ وہ آپکی رکاب تھامے ہوئے چلے جا رہے تھے

بهمدان نا محمد بن حبویه النخاس نا محمود بن غیلان نا وکیع قال سمعت الثوری یقول نحن المؤمنون واهل القبلة عندنا مؤمنون فی المناکحة والمواریث والصلوٰة والاقرار ولنا ذنوب ولا ندری ما حالنا عند اللہ قال وکیع وقال ابو حنیفة من قال بقول سفیان هذا فهو عندنا شاک نحن المؤمنون هنا وعند اللہ حقا قال وکیع ونحن نقول بقول سفیان و قول ابی حنیفة عندنا جرأة انا علی بن محمد بن عبد اللہ المعدل انا محمد بن عمرو بن البختری الرزاز نا حنبل بن اسحاق نا الحمیدی نا حمزة بن الحرث بن عمیر عن ابیه قال سمعت رجلا یسأل ابا حنیفة فی المسجد الحرام عن رجل قال اشهد ان الکعبة حق ولکن لا ادری هی هذه التی بمکة ام لا فقال مؤمن حقا وسأله عن رجل قال اشهد ان محمد بن عبد اللہ نبی ولکن لا ادری هو الذی قبره بالمدینة ام لا فقال مؤمن حقا قال الحمیدی ومن قال هذا فقد کفر قال وکان سفیان یحدث با عن حمزة بن الحارث اخبرنی حسن بن محمد الخلال نا محمد بن العباس الخزاز نا محمد بن احمد بن محمد بن حسنویه القرشی انا موسی بن عیسی بن عبد اللہ الربیع قال نا محمد بن محمد النا عندی نا ابی قال کنت عند عبد اللہ بن الزبیر

اور کہتے تھے واللہ ہمنے فقہ کے کسی متکلم کو آپ سے زیادہ پہنچا ہوا اور زیادہ واقف اور زیادہ حاضر جواب نہیں پایا آپ تو فقہ میں اپنے وقت کے بے روک سردار ہیں لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ صرف حسد کی وجہ سے کہتے ہیں۔ ابن داؤد کہتے ہیں لوگ ابو حنیفہ کے بارے میں یا تو حاسد ہیں یا جاہل ہیں اور جاہل اچھے ہیں۔ کہتے ہیں ابو حنیفہ کے بارے میں لوگ دو طرح کے ہیں جاہل اور حاسد۔ وکیع کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس گیا دیکھا وہ سر جھکائے متفکر بیٹھے ہیں پوچھنے لگے کہاں سے آئے میں نے کہا شریک کے پاس سے تو سر اٹھایا اور اشعار پڑھے جنکا ترجمہ یہ ہے۔ اگر وہ میرا حسد کریں تو میں انہیں ملامت نہیں کروں گا مجھسے پہلے بھی اہل فضل کا حسد کیا گیا ہے میرا اور انکا جو کچھ تھا وہ باقی ہی رہا۔ اور اکثر حسد اور غصہ میں ہلاک ہوگئے۔ وکیع کہتے ہیں شاید آپ کو کوئی خبر انکی طرف سے

فاتاہ کتاب احمد بن حنبل اکتب الی ما اشنع مسئلۃ عن ابی حنیفۃ فکتب
الیہ حدثنی الحرث بن عمیر قال سمعت ابا حنیفۃ یقول لو ان رجلا قال اعرف
للہ بیتا ولا ادری اھو الذی بمکۃ او غیرہ امؤمن ھو قال نعم ولو ان
رجلا قال اعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد مات ولا ادری
ادفن بالمدینۃ او غیرھا امؤمن ھو قال نعم قال الحرث وسمعتہ
یقول لو ان شاھدین شھدا عند قاض ان فلان بن فلان طلق امرأتہ
وعلم الناس جمیعا انھما شھدا بالزور ففرق القاضی بینھما ثم لقیھا احد
الشاھدین فلہ ان یتزوج بھا قال نعم ثم علم القاضی بعد لہ ان یفرق
بینھما قال لا ھکذا قال فی ھذہ الروایۃ عن عبد اللہ بن الزبیر الحمیدی
عن الحرث بن عمیر من غیر ان یذکر ابنہ بینھما اذ محمد بن احمد بن رزق
وابو بکر البرقانی قالا انا محمد بن جعفر بن الھیثم الانباری قال نا جعفر
بن محمد شاکر زاد بن رزق الزاھد ثم اتفقا قال نا جابر السندی الخراسانی
قال سمعت حمزۃ بن الحرث بن عمیر ذکرہ عن ابیہ قال قلت لابی حنیفۃ
او قیل لہ وھو یسمع رجل قال اشھد ان الکعبۃ حق غیر انی لا ادری
اھو ھذا البیت الذی یحج الناس الیہ ویطوفون حولہ او بیت بخراسان

ایسی ہی ملی ہوگی۔ محمد بن حسن سے ایک مرتبہ امام صاحب کے حاسدوں کا ذکر آیا تو وہ
کہنے لگے حسد کرنے والے حسد کرتے رہیں جس شخص سے حسد و رشک کیا جائے
وہ تو بدترین آدمی ہے۔ ابو وہب عابد کہتے ہیں جو شخص جرابوں پر مسح کو جائز
نہ جانے یا امام صاحب کی شان میں واقع ہو وہ ناقص العقل ہے۔ ایک مرتبہ ابن عائشہ
نے امام صاحب کی ایک بات بیان کی تو حاضرین میں سے بعض نے کہا ان کی روایت نہ کیجئے کہنے
لگے اگر تم بھی انہیں دیکھتے تو ان کے مرید بن جاتے۔ تمہاری اور انکی مثال یہی ہے
جو کسی شاعر نے کہی ہے کہ اے بدنصیبو تم یا تو اُن پر ملامت کم کرو یا ان جیسے ہو کر
دکھادو۔ سفیان کے پاس ایک شخص آتا ہے اور کہتا ہے تم امام صاحب کیا گناہ جانتے ہو
وہ تو کہا کرتے تھے میں کتاب اللہ قرآن شریف کو لیتا ہوں اگر نہ پاؤں تو سنت
رسول اللہ حدیث شریف کو لیتا ہوں اگر نہ پاؤں تو جس صحابی کا قول سلطان دلیل

امؤمن هذا وقال البرقانی امؤمن هو قال نعم انا ابن رزق انا جعفر بن محمد بن نصیر الخلدی نا ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی فی صفر سنۃ سبع وتسعین ومائتین نا عامر بن اسماعیل نا مؤمل عن سفیان الثوری قال نا عباد بن کثیر قال قلت لابی حنیفۃ رجل قال انا اعلم ان الکعبۃ حق وانہا بیت اللہ ولکن لا ادری ھی التی بمکۃ او ھی بخراسان امؤمن ھو قال نعم مؤمن ھو قلت فما تقول فی رجل قال اعلم ان رسول اللہ ولکن لا ادری ھو الذی کان بالمدینۃ من قریش او محمد آخر امؤمن ھو قال نعم قال مؤمل قال سفیان وانا اقول من شک فی ھذا فھو کافر انا محمد بن الحسین بن الفضل القطان انا عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ نا یعقوب بن سفیان حدثنی علی بن عثمان بن فضیل نا ابو مسہر نا یحیی بن حمزۃ وسعید یسمع ان ابا حنیفۃ قال لو ان رجلا عبد ھذہ النعل یتقرب بہ الی اللہ لم ار بذلک باسا فقال سعید ھذا الکفر صراحا انا ابو سعید الحسن بن محمد بن حسنویہ الکاتب باصبہان انا عبد اللہ بن محمد بن عیسی بن مزید الخشاب نا احمد بن مہدی بن محمد بن رستم نا احمد بن ابراھیم حدثنی عبد السلام یعنی ابن عبد الرحمن قال حدثنی اسماعیل

معلوم ہو لیتا ہوں اگر نہ پاؤں اور مجتہدوں کے اقوال دیکھوں جیسے ابراہیم اور شعبی اور ابن سیرین اور حسن اور عطا اور سعید بن مسیبؒ اور ان جیسے آدمی تو میں بھی اجتہاد کرتا ہوں جیسے اُنہوں نے اجتہاد کیا حضرت سفیان یہ سنکر خاموش ہو رہے پھر چند کلمات فرمائے جنہیں سب حاضرین نے لکھہ لیے فرمایا ہم سخت سخت حدیثیں سنتے ہیں اور ڈرتے ہیں نرم سنتے ہیں اور امید مند ہوتے ہیں ہم زندوں کے محاسب نہیں مُردوں کے قاضی نہیں جو سنتے ہیں تسلیم کرتے ہیں جو نہیں جانتے اُسے خدا کو سونپتے ہیں اپنے علم پر غرہ اور ناز اں نہیں ۔

ہم نے ایوب سختیانی سفیان ثوری سفیان بن عیینہ ابو بکر بن عیاش وغیرہ آئمہ سے بہت سے اقوال بیان کئے جو امام صاحب کی تعریف مدح وثنا کو شامل ہیں لیکن متقدمین ائمہ حدیث سے اور خود ان بزرگوں سے بھی جو محفوظ

بن عیسی بن علی قال قال لی شریک کفر ابوحنیفۃ بآیتین من کتاب اللہ
قال اللہ تعالی ویقیموا الصلوۃ ویؤتوا الزکوۃ وذالک دین القیمۃ وقال اللہ
تعالی لیزدادوا ایمانا مع ایمانہم وزعم ابوحنیفۃ ان الایمان لایزید
ولاینقص وزعم ان الصلوۃ لیست من دین اللہ انا ابوالقاسم عبدالرحمن
بن محمد بن عبداللہ السراج بنیسابور انا ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس
الطائفی نا عثمان بن سعید الدارمی نا محبوب بن موسی الانطاکی قال
سمعت ابا اسحاق الفزاری یقول سمعت اباحنیفۃ یقول ایمان ابی بکر
الصدیق وایمان ابلیس واحد قال ابلیس یارب وقال ابوبکر الصدیق
یارب قال ابواسحاق ومن کان من المرجئۃ ثم لم یقل ھذا انکسر علیہ قولہ
انا ابوالفضل انا عبداللہ بن جعفر نا یعقوب بن سفیان نا ابوبکر الحمیدی
عن ابی صالح الفرا عن الفزاری قال قال ابوحنیفۃ ایمان آدم وایمان
ابلیس واحد قال ابلیس رب بما اغویتنی وقال رب فانظرنی الی یوم یبعثون
وقال آدم ربنا ظلمنا انفسنا انا ابوطالب یحیی بن علی بن الطیب الدسکری لفظا
بحلوان انا ابویعقوب یوسف بن ابراہیم بن موسی بن ابراہیم السہمی بجرجان
نا ابونافع عبید بن جملۃ نا احمد بن ہشام بن طویل قال سمعت القاسم

اقوال امام صاحب کے بارے میں مروی ہیں وہ اسکے سراسر خلاف ہیں اور وہ
اقوال بھی بکثرت ہیں۔ اور آپ نے کئی ایک برائیاں امام صاحب کی ثابت ہوتی
ہیں جو حفاظت کے ساتھ ہم تک پہنچی ہیں بعض برائیاں تو اصول دیانت میں
ہیں اور بعض فروع دیانت میں ہیں۔ اب ہم انشاء اللہ تعالی انہیں بھی ذکر کرتے
ہیں اور جو لوگ ان کا سننا اور انسے واقف ہونا ناپسند کرتے ہوں انکی خدمت
میں معذرت کرتے ہیں کہ امام صاحب بھی ہمارے نزدیک باوجود اپنی جلالت قدر
کے اور علماء کرام کی طرح ہی ہیں جہاں ہم نے اپنی اس کتاب میں انکے
تمام حالات اور جو کچھہ انکے بارے میں علماء نے خیالات ظاہر کئے تھے نقل کردیئے
ہیں اسیطرح اب امام صاحب کی زندگی کا بھی دوسرا پہلو ظاہر کرتے ہیں۔ اللہ تعالی
ہمیں نیکی اور حق کی توفیق عطا فرمائے۔"

بن عثمان يقول مر ابو حنيفة بسكران يبول قائما فقال ابو حنيفة لو بلت
جالسا قال فنظر في وجهه وقال لا تمر يا مرجئي فقال له ابو حنيفة هذا
جزائي منك صيرت ايمانك كايمان جبرئيل أنا ابن رزق انا احمد بن
جعفر بن سلم نا احمد بن علي الابار نا عبد الاعلى بن واصل نا ابي نا ابن
فضيل عن القاسم بن حبيب قال وضعت نعلي في الحصى ثم قلت لابي حنيفة
ارايت رجلا صلى لهذه النعل حتى مات الا انه يعرف الله بقلبه فقال
مؤمن فقلت لا اكلمك ابدا أخبرني الخلال نا علي بن عمر بن محمد المشتري
نا محمد بن جعفر الادمي نا احمد بن عبيد نا طاهر بن محمد نا وكيع قال
اجتمع سفيان الثوري وشريك والحسن بن صالح وابن ابي ليلى فبعثوا
الى ابي حنيفة قال فاتاهم فقالوا له ما تقول في رجل قتل اباه ونكح امه
وشرب الخمر في رأس ابيه فقال مؤمن فقال له ابن ابي ليلى لا قبلت لك
شهادة ابدا وقال له سفيان الثوري لا كلمتك ابدا وقال له شريك لو كان
لي من الامر شيء لضربت عنقك وقال له الحسن بن صالح وجهي من وجهك
حرام ان انظر الى وجهك ابدا أنا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر نا
يعقوب بن سفيان نا سليمان بن حرب ح وانا ابن الفضل ايضا انا احمد بن كامل

يزيد بن ہارون امام صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمانے لگے ابو حنیفہ بھی ایک امتی ہیں جسطرح
اور وں کے اقوال صحیح بھی ہوتے ہیں اور غلط بھی اسیطرح ان کے بھی ہیں جن بزرگوں
نے امام صاحب کی تردید کی ہے انکے نام یہ ہیں۔ ایوب سختیانی جریر بن حازم ہمام
بن یحیی حماد بن سلمہ حماد بن زید ابو عوانہ عبد الوارث سوار عنبری قاضی یزید بن زریع
علی بن عاصم امام مالک بن انس جعفر بن محمد عمر بن قیس ابو عبد الرحمن مقری
سعید بن عبد العزیز امام اوزاعی عبد اللہ بن المبارک ابو اسحاق فزاری یوسف بن
اسباط محمد بن جابر سفیان ثوری سفیان بن عیینہ حماد بن ابو سلیمان
ابن ابی لیلی حفص بن غیاث ابو بکر بن عیاش شریک بن عبد اللہ وکیع بن جراح
رقبہ بن مسقلہ فضل بن موسی عیسے بن یونس حجاج بن ارطاۃ مالک بن
مغول قاسم بن حبیب اور ابن شبرمہ رحمہم اللہ اجمعین۔

القاضی نا محمد بن موسیٰ البختری نا الفلانی عن سلیمان بن حرب قال نا حماد
بن زید قال جلست الی ابی حنیفة فذکر سعید بن جبیر فانحله فی الارجاء
فقلت یا ابا حنیفة من حدثك قال سالم الافطس قال قلت له سالم
الافطس کان مرجیاً ولکن حدثنی ایوب قال رأنی سعید بن جبیر جلست
الی طلق فقال الم ارك جلست الی طلق لا تجالسه قال حماد وکان
طلق یری الارجاء قال فقال رجل لابی حنیفة یا ابا حنیفة ما کان رأی
طلق فاعرض عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم قال ویحك کان یری العدل
واللفظ لحدیث الفلانی انا ابو القاسم ابراهیم بن محمد بن سلیمان المؤذن
باصبهان انا ابو بکر بن المقری قال نا سلامة بن محمود القیسی بعسقلان
نا عبد الله بن محمد بن عمرو قال سمعت ابا مسهر یقول کان ابو حنیفة
رأس المرجئة انا الحسن بن الحسین بن العباس النعالی انا احمد بن
جعفر بن سالم نا احمد بن علی الابار نا ابو یحیی محمد بن عبد الله بن یزید المقری
عن ابیه قال دعانی ابو حنیفة الی الارجاء انا ابن رزق انا جعفر الخلدی
نا محمد بن عبد الله بن سلیمان الحضرمی قال نا محمد بن عبد الله بن یزید المقری
قال سمعت ابی یقول دعانی ابو حنیفة الی الارجاء فابیت انا ابن الفضل

ایمان کے بارے میں امام صاحب کا فرمان

امام ثوری فرماتے ہیں ہم مؤمن ہیں اور اہل قبلہ کو بھی ہم نکاح کے میراث کے
نماز کے اقرار کے بارے میں مؤمن جانتے ہیں ہم گنہگار ہیں ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ
کے نزدیک ہمارا کیا حال ہے۔ اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں جو شخص سفیان کا
یہ قول کہے ہمارے نزدیک وہ شک والا ہے ہم یہاں اور اللہ کے نزدیک بھی
یقیناً مؤمن ہیں امام وکیع کہتے ہیں ہم بھی وہی کہتے ہیں جو امام سفیان نے کہا
اور ابو حنیفہ کا قول ہمارے نزدیک جرأت ہے۔ عمیر کہتے ہیں میرے سامنے
ایک شخص نے مسجد حرام میں امام ابو حنیفہ سے پوچھا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ کعبہ حق
ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ کعبہ یہی ہے جو مکہ میں ہے یا یہ نہیں تو امام صاحب نے

انا عبداللہ بن جعفر نا یعقوب بن سفیان نا احمد بن الخلیل نا عبدۃ قال
سمعت ابن المبارک وذکروا ابا حنیفۃ فقال رجل ھل کان فیہ من الھوی شئ
قال نعم الارجاء وقال یعقوب نا ابو جزی بن عمرو بن سعید بن سالم قال
سمعت جدی قال قلت لابی یوسف اکان ابو حنیفۃ مرجیا قال نعم قلت
اکان جھمیا قال نعم قلت فاین انت منہ قال انما کان ابو حنیفۃ مدرسا
فما کان من قول حسن قبلناہ وما کان قبیحا ترکناہ علیہ انا ابو بکر محمد
بن عمر بن بکر المقری انا عثمان بن احمد بن سمعان الرزاز نا ھشیم بن
خلف الدوری نا محمود بن غیلان نا محمد بن سعید عن ابیہ قال کنت مع
موسی امیر المؤمنین بجرجان ومعنا ابو یوسف فسألتہ عن ابی حنیفۃ
فقال وما یصنع بہ وقد مات جھمیا انا محمد بن اسماعیل بن عمر البجلی نا
محمد بن محمد بن عبد اللہ المطوعی النیسابوری نا ابو حامد بن بلال نا ابن سحنویہ
بن مادرنار نا علی بن عثمان قال سمعت زنبورا یقول سمعت ابا حنیفۃ یقول
قدمت علینا امرأۃ جھم بن صفوان فادبت نساء نا اخبرنا الحسن
بن الحسین بن العباس بن دوما النعالی انا احمد بن جعفر بن سالم الختلی
نا احمد بن علی الابار نا منصور بن ابی مزاحم حدثنی ابو الاخنس الکنانی

جواب دیا کہ وہ سچا پکا مؤمن ہے۔ اس نے کہا اچھا اس شخص کے بارے میں آپ کیا
کہتے ہیں جو کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بن عبد اللہ نبی ہیں لیکن میں نہیں
جانتا کہ آیا یہ وہی ہیں جنکی قبر مدینہ میں ہے یا نہیں آپ نے کہا وہ بھی سچا پکا مؤمن ہے امام
حمیدی کہتے ہیں جو یہ بات کہے وہ کافر ہے سفیان اس بات کو حمزہ بن حارث سے
بیان کرتے تھے۔ محمد نا غندری کہتے ہیں میں عبد اللہ بن زبیر کے پاس تھا اُن کے
پاس امام احمد بن حنبل کا خط آیا کہ ابو حنیفہ کے بیان کردہ مسائل مجھے لکھ بھیجو
اُنہوں نے اُس کے جواب میں لکھا مجھ سے حارث بن عمر نے بیان کیا کہ میں نے ابو حنیفہ
سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں جانتا ہوں کہ بیت اللہ ہے
اور یہ نہیں جانتا کہ یہ وہی ہے جو مکہ میں ہے یا کوئی اور ہے کیا وہ مؤمن ہے
تو کہا ہاں اور کوئی شخص کہے کہ میں جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال رأيت اباحنيفة وحدثنا الثقة انه رأى اباحنيفة اخذ برمام بعير
مولاة للجهم قد قدمت من خراسان يقود جملها يطلب الكوفة يمشي وقد حكى
عن بشر بن الوليد عن ابي يوسف ان اباحنيفة كان يذم جهما ويعيب
قوله . انا الخلال انا الحريري ان علي بن محمد النخعي حدثهم قال نا محمد بن
الحسن بن مكرم نا بشر بن الوليد قال سمعت ابا يوسف يقول قال ابوحنيفة
صنفان من شر الناس بخراسان الجهمية والمشبهة وربما قال
والمقاتلية وقال النخعي اخبرنا محمد بن علي بن عفان اخبرنا يحيى بن
عبد الحميد نا الحماني عن ابيه قال سمعت اباحنيفة يقول جهم بن صفوان
كافر . وليس عندنا شك في ان اباحنيفة يخالف المعتزلة في الوعيد
لانه مرجئ وفي خلق الافعال لانه كان يثبت القدر نا ابن رزق نا ابن
سالم نا احمد بن علي الابار نا ابو يحيى بن المقرئ سمعت ابي يقول رأيت
رجلا سأل اباحنيفة احسبه كانه من رجال الشام فقال رجل لزم غريما
له فحلف بالطلاق انه يعطيه حقه غدا الا ان يحول بينه وبينه قضاء
الله عز وجل فلما كان من الغد حبس على الزنا او شرب الخمر قال لم يحنث
ولم تطلق امرأته منه نا القاضي ابو جعفر محمد بن احمد بن محمد بن موسى

فوت ہو گئے اور نہیں جانتا کہ وہ مدینہ میں دفن کئے گئے یا اور کہیں کیا وہ بھی
مؤمن ہے کہا ہاں حارث کہتے ہیں اور میں نے سنا وہ یہی کہتے تھے کہ
اگر دو گواہوں نے قاضی کے سامنے گواہی دی کہ فلاں شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی
اور سب لوگوں کو علم ہے کہ یہ گواہ محض جھوٹے ہیں قاضی نے میاں بیوی میں جدائی
کرادی پھر اُن گواہوں میں سے ایک اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا وہ
نکاح کرسکتا ہے آپ نے فتویٰ دیا کہ ہاں کرسکتا ہے کہا اچھا اس کے بعد قاضی
کو بھی علم ہوا تو کیا وہ ان دونوں میں جدائی کراسکتا ہے جواب دیا ہرگز نہیں
امام صاحب سے سوال ہوتا ہے کہ ایک شخص کہتا ہے کہ کعبہ برحق ہے لیکن میں
نہیں جانتا کہ یہ وہی کعبہ ہے جس کا لوگ حج کرتے ہیں اور اس کے ارد گرد طواف
کرتے ہیں یا وہ خراسان میں ہے کیا ایسا شخص مؤمن ہے آپ نے فتویٰ دیا

السمنانی من حفظه نا ابو محمد الحسن بن ابی عبد الله السمنانی نا الحسین بن
رحمة الرعی نا محمد بن شجاع الثلجی نا محمد بن سماعة عن ابی یوسف قال سمعت
ابا حنیفة یقول اذا کلمت القدری فانما هو حرفان اما ان یسکت واما
ان یکفر یقال له هل علم الله فی سابق علمه ان تکون هذه الاشیاء کما هی فان
قال لا فقد کفر وان قال نعم یقال له افاراد ان تکون کما علم او اراد ان تکون بخلاف
ما علم فان قال اراد ان تکون کما علم فقد اقر انه اراد من المؤمن الایمان ومن
الکافر الکفر وان قال اراد ان تکون بخلاف ما علم فقد جعل ربه متمنیا متحسرا
لان من اراد ان یکون ما علم انه لا یکون او لا یکون ما علم انه یکون فانه متمن متحسر
ومن جعل ربه متمنیا متحسرا فهو کافر انا علی بن عمر البصری نا احمد بن محمد بن یعقوب
الکاتب الرازی نا ابو محمد عبد الله بن الحارثی نا داود بن ابی العوام نا ابی عن یحیی
بن نصر قال کان ابو حنیفة یفضل ابا بکر وعمر ویحب علیا وعثمان وکان
یؤمن بالاقدار ولا یتکلم فی القدر وکان یمسح علی الخفین وکان اعلم الناس فی
زمانه واتقاهم

واما القول بخلق القران

فقد قیل ان ابا حنیفة لم یکن یذهب الیه والمشهور عنه انه کان یقوله

کہ وہ مؤمن ہے عباد بن کثیر امام صاحب سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ میں جانتا ہوں
کعبہ برحق ہے اور وہ بیت اللہ ہے لیکن میں نہیں جانتا کہ یہ کعبہ وہی ہے جو مکہ میں ہے
یا وہ ہے جو خراسان میں ہے کیا ایسا شخص مؤمن ہے کہنے لگے ہاں وہ مؤمن ہے
میں نے کہا اچھا اس شخص کو آپ کیا کہتے ہیں جو کہے میں جانتا ہوں رسول اللہ ہیں لیکن نہیں جانتا
کہ یہ وہی رسول اللہ ہیں جو مدینہ میں قریش قبیلے سے تھے یا محمد نام کا کوئی اور شخص رسول اللہ ہے کیا
ایسا عقیدہ رکھنے والا مؤمن ہے کہا ہاں وہ مؤمن ہے سفیان کہتے ہیں میں
کہتا ہوں جو اسمیں شک کرے وہ یقیناً کافر ہے۔ آپ کا قول ہے اگر
کوئی شخص اس جوتی کی عبادت کرے اور اس سے اللہ کی نزدیکی چاہے میرے نزدیک
اسمیں کوئی حرج نہیں سعید کہتے تھے یہ صریح کفر ہے شریک کہتے ہیں ابو حنیفہ نے
قرآن پاک کی دو آیتوں کے ساتھ کفر کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ

واستتيب منه ثنا من روى عنه في خلقه ثنا محمد بن احمد بن رزق نا علي بن احمد بن محمد القزوينى نا ابو عبد الله بن محمد بن شيبان الرازي العطار بالري سمعت احمد بن الحسن البرمكي قال سمعت الحكم بن بشير يقول سمعت سفيان بن سعيد الثوري والنعمان بن ثابت يقولان القرآن كلام الله غير مخلوق ثنا القاضي ابو جعفر السمناني نا الحسن بن ابي عبد الله السمناني نا الحسين بن حمة ابو يحيى نا محمد بن شجاع الثلجي نا محمد بن سماعة عن ابي يوسف قال ناظرت ابا حنيفة ستة اشهر حتى قال من قال القرآن مخلوق فهو كافر انا الخلال انا الحسن بن ابي ان النخعي حدثهم نا احمد بن الصلت نا بشر بن الوليد عن ابي يوسف عن ابي حنيفة قال من قال القرآن مخلوق فهو مبتدع فلا يقولن احد بقوله ولا يصلين احد خلفه وقال النخعي نا نجيح بن ابراهيم حدثني ابن كرامة وراق بن ابي بكر بن ابي شيبة قال قدم ابن مبارك على ابي حنيفة فقال له ابو حنيفة ما هذا الذي دب فيكم قال له رجل يقال له جهم قال وما يقول قال يقول القرآن مخلوق فقال ابو حنيفة كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا وقال النخعي نا ابو بكر المروزي قال سمعت ابا عبد الله احمد بن حنبل يقول لم يصح عندنا ان ابا حنيفة يقول

دیُؤتُوا الزَّکٰوۃَ وَذَالِکَ دِیْنُ الْقَیِّمَۃِ۔ یعنے دین مضبوط یہ ہے کہ نمازوں کو قائم کریں اور زکوٰتیں ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لِیَزْدَادُوا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِھِمْ یعنے تاکہ لوگ ایمان میں بڑھ جائیں اپنے ایمان کے ساتھ اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ ایمان گھٹتا بڑھتا نہیں۔ اور کہتے ہیں نماز اسکے دین میں نہیں۔ امام صاحب فرمایا کرتے تھے ابوبکر صدیقؓ کا ایمان اور ابلیس کا ایمان ایک ہے۔ ابلیس بھی کہتا تھا یارب اور ابوبکر صدیق بھی کہتے تھے یارب ابو اسحاق کہتے ہیں ہر مرجیہ شخص کا یہی خیال ہے ورنہ انکا مذہب نہیں بنتا۔ آپ فرماتے ہیں آدمؑ کا ابلیس کا ایمان ایک ہے ابلیس کہتا ہے رَبِّ بِمَا اَغْوَیْتَنِیْ اور کہتا ہے رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ اور آدم کہتے ہیں رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا ایک مرتبہ امام صاحب نے دیکھا کہ ایک شرابی کھڑے کھڑے پیشاب کر رہا ہے فرمانے لگے

القرآن مخلوق و قال النخعي نا محمد بن شاذان الجوهري قال سمعت ابا سليمان
الجوزجاني و معلى بن منصور الرازي يقولان ما تكلم ابو حنيفة و لا ابو يوسف
و لا زفر و لا محمد و لا احد من اصحابهم في القرآن و انما تكلم في القرآن بشر
المريسي و ابن ابي داود فهؤلاء شانوا اصحاب ابي حنيفة ۔

ذكر الروايات عمن حكى عن ابي حنيفة القول بخلق القرآن

نا البرقاني حدثني محمد بن العباس الخزاز نا جعفر بن محمد الصندلي نا اسحاق
بن ابراهيم بن عمر بن منيع نا اسحاق بن عبد الرحمن نا حسن بن ابي مالك
عن ابي يوسف قال اول من قال القرآن مخلوق ابو حنيفة كتب الي
عبد الرحمن بن عثمان الدمشقي و ناه عبد العزيز بن ابي طاهر عنه قال
نا ابو الميمون البجلي نا ابو زرعة عبد الرحمن بن عمرو و اخبرني محمد بن
الوليد سمعت ابا مسهر يقول قال سلمة بن عمرو القاضي على المنبر لا رحم
الله ابا حنيفة فانه اول من زعم ان القرآن مخلوق نا الضبيقي انا جعفر
بن محمد بن علي الطاهري نا ابو القاسم البغوي نا زياد بن ايوب حدثني
حسن بن ابي مالك وكان من خيار عباد الله قال قلت لابي يوسف القاضي
ما كان ابو حنيفة يقول في القرآن قال فقال كان يقول القرآن مخلوق

کاش کے تو بیٹھ کے پیشاب کرتا اس نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا ای مرجیئہ تیرے پاس سے نہ گزرتا
آپ فرمانے لگے چونکہ میں نے تیرا ایمان جبرئیل ؑ کے ایمان کے برابر کر دیا ہے اسلیئے میرا بدلہ یہی تھا
قاسم بن حبیب کہتے ہیں میں نے اپنی جوتیاں کنکریوں میں رکھیں اور امام صاحب سے کہا
کہ ایک شخص مرتے دم تک ان جوتیوں کی نماز پڑھتا رہا۔ مگر اللہ تعالی کو دل سے پہچانتا رہا
کیا وہ بھی ایمان دار ہے؟ آپنے جواب دیا ہاں وہ بھی مومن ہے۔ میں نے کہا اب میں آپ سے
ہرگز ہرگز کبھی بھی بات چیت نہیں کروں گا۔ حضرت سفیان ثوری حضرت شریک حضرت
حسن بن صالح حضرت ابن ابی لیلی مجمع ہوتے ہیں اور امام صاحب کو بھی بلاتے ہیں
وہ تشریف لائے تو اُن سے پوچھا کہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ جس نے
اپنے باپ کو قتل کر دیا اپنی ماں سے نکاح کر لیا اپنے باپ کے سر کے کاسہ میں شراب
پی آپ نے فرمایا وہ مومن ہے یہ سنتے ہی امام ابن ابی لیلی فرمانے لگے میں تیری

قال فقلت فانت یا ابا یوسف فقال لا قال ابو القاسم محمد ثنا بهذا الحدیث القاضی الرقی فقال لی وابی حسن کان وابی حسن کان یعنی الحسن بن ابی مالک قال ابو القاسم فقلت للبرقی هذا قول ابی حنیفة قال نعم المشئوم قال وجعل یفعل احدیب بحلقی اخبرنی حسن بن محمد الخلال قال انبأنا احمد بن ابراهیم بن الحسن نا عمر بن الحسن القاضی قال نا اسماعیل بن اسحاق نا نصر بن علی نا الاصمعی نا سعید بن سالم الباهلی قال قلنا لابی یوسف لم لا تحدثنا عن ابی حنیفة قال ما تصنعون به مات یوم مات یقول القرآن مخلوق۔ اخبرنی الخلال نا احمد بن ابراهیم نا عمر بن الحسن نا القاضی نا اسماعیل بن اسحاق القاضی نا عباس بن عبد العظیم نا احمد بن مؤنس قال کان ابو حنیفة فی مجلس عیسی بن موسی فقال القرآن مخلوق قال فقال اخرجوه فان تاب والا فاضربوا عنقه نا ابن رزق نا احمد بن اسحاق بن وهب البنداد نا محمد بن العباس یعنی المؤدب نا ابو محمد شیخ له اخبرنی احمد بن مؤنس قال اجتمع ابن ابی لیلی وابو حنیفة عند عیسی بن موسی العباسی والی الکوفة قال فتکلما عنده قال فقال ابو حنیفة القرآن مخلوق قال فقال عیسے لابن ابی لیلی خرج فاستتبه فان تاب والا فاضرب

شہادت کبھی بھی قبول نکروں گا امام سفیان فرمانے لگے ہیں تجھ سے کبھی نہ بولوں گا حضرت امام شریک نے کہا اگر میرا بس چلتا تو تیری گردن مارتا امام حسن بن صالح نے فرمایا میں تیری شکل بھی کبھی نہ دیکھوں گا۔ حماد بن زید کہتے ہیں میں امام صاحب کے پاس گیا آپ نے سعید بن جبیر کا ذکر کیا اور انہیں مرجیہ کہا میں نے کہا حضرت آپ سے یہ کس نے کہا کہا سالم افطس نے میں نے کہا سالم افطس تو خود مرجیہ تھا سنئے مجھ سے ایوب نے کہا کہ مجھے سعید بن جبیر نے طلق کے پاس بیٹھا دیکھا تو مجھے منع فرما دیا۔ اس لیے کہ طلق مرجیہ کا خیال رکھتے تھے تو ایک شخص نے کہا امام صاحب طلق کی بابت آپکی کیا رائے ہے آپ نے جواب نہ دیا اس نے پھر پوچھا آپ نے پھر منہ پھیر لیا پھر کہا وہ عدل دیکھتا تھا۔ ابو مسہر کہتے ہیں ابو حنیفہ مرجیہ کے سردار تھے۔ یزید مقری کہتے ہیں مجھے بھی انہوں نے مرجیہ بننے کو کہا تھا۔ اور انکی اس دعوت کو میں نے رد کر دیا۔ ابن المبارک سے کسی نے

عنفقة نا ابن الفضل نا دعلج بن احمد نا احمد بن علی الابار نا سفیان بن وکیع
قال جاء عمر بن حماد بن ابی حنیفة فجلس الینا فقال سمعت ابی حمادا یقول
بعث ابن ابی لیلی الی ابی حنیفة فسأله عن القرآن فقال مخلوق فقال
تتوب والا اقدمت علیک قال فتابعه فقال القرآن کلام الله قال
فدار بی فی الخلق یخبرهم انه قد تاب من قوله القرآن مخلوق فقال ابی فقلت
لابی حنیفة کیف صرت الی هذا فقال یا بنی خفت ان یقدم علیّ فاعطیته
التقیة نا ابراهیم بن عمر البرمکی نا محمد بن عبد الله بن خلف الدقاق نا
عمر بن محمد بن عیسی الجوهری نا ابو بکر الاثرم قال حدثنی هرون بن
اسحاق قال سمعت اسماعیل بن ابی الحکم یذکر عن عمر بن عبید الطنافسی
عن ابیه ان حماد بن سلیمان بعث الی ابی حنیفة انی بریء مما تقول الا ان
تتوب وکان عنده ابن ابی عیینة فقال اخبرنی جار لی ان ابا حنیفة
دعاه الی ما استتیب من بعد ما استتیب انا الخلال انا الحریری
ان النخعی حدثهم قال عبد الله بن محمد قال نا محمد بن السقر بن مالک
بن مغول سمعت اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفة یقول قال ابو حنیفة
ان ابن ابی لیلی یستحل منی ما لا استحل من بهیمة نا محمد بن عبید الله

کسی نے پوچھا کہ ابو حنیفہ میں بھی کچھ بدعت تھی کہا ہاں مرجیہ تھا۔ امام ابو یوسف رح سے
پوچھا جاتا ہو کہ کیا امام ابو حنیفہ مرجیہ تھے کہا ہاں سوال ہوا کیا وہ جہمیہ تھے کہا
ہاں کہا پھر تم اپنی بابت کہو کہا امام صاحب ایک مدرس تھے انکی اچھی باتیں ہم لیتے تھے
اور خلاف شرع باتیں چھوڑ دیا کرتے تھے۔ سعید کہتے ہیں ہم امیر المؤمنین موسیٰ کے
پاس جرجان میں تھا ہمارے ساتھ امام صاحب کے شاگرد رشید قاضی ابو یوسف بھی
تھے میں نے ان سے امام ابو حنیفہ کے بارے میں دریافت کیا تو کہنے لگے تم انہیں کیا
کروگے وہ تو جہمیہ ہو کر مرے۔ امام صاحب کا قول ہو کہ جب جہم بن صفوان کی
عورت ہمارے ہاں آئی تو ہم نے اسے اپنی عورتوں سے ملاقات کرائی۔ جہم کی لونڈی
جب خراسان سے آئی تو کوفے میں اسکے اونٹ کی نکیل لیے ہوئے امام ابو حنیفہ
چلتے تھے ابو یوسف سے یہ بھی مروی ہے کہ امام صاحب جہم کی مذمت کیا کرتے تھے

الحمانی نا محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم الشافعی حدثنی عمر بن الہیضم البزاز
نا عبد اللہ بن سعید بن نصر ابن ہبیرۃ حدثنی ابی ان اباہ اخبرہ ان ابن
ابی لیلی کان یتمثل بھذہ الابیات ؎ الی شنأت المرجیین ورأیھم
عمر بن ذر وابن قیس ناصر ؛ و عتیبۃ اللہ بابا لا نرضی بہ وابا حنیفۃ
شیخ سوء کافر ؛ فی ابیات ذکرھا وانا محمد بن عبد اللہ الحنائی والحسین
بن ابی بکر ومحمد بن عمر القرشی قالوا انا محمد بن عبد اللہ الشافعی نا محمد بن
موسیٰ نا نصر بن موسیٰ نا ضرار بن صرد قال حدثنی سلیم المقری نا سفیان
الثوری قال قال لی حماد بن ابی سلیمان ابلغ عنی ابا حنیفۃ المشرک
انی بریٔ منہ حتی یرجع عن قولہ فی القرآن انا الحسن بن شہاع نا عمر
بن جعفر نا احمد بن علی الابار نا عبد الاعلی بن واصل نا ابو نعیم ضرار
بن صرد قال سمعت سلیم بن عیسی المقری قال سمعت سفیان بن سعید
الثوری یقول سمعت حماد بن ابی سلیمان یقول ابلغوا ابا حنیفۃ المشرک
انی بریٔ من دینہ بری الی ان یتوب قال سلیم کان یزعم القرآن
مخلوق اخبرنی عبد الباقی بن عبد الکریم قال انا عبد الرحمن بن عمر
الخلال نا محمد بن احمد بن یعقوب حدثنی جدی قال حدثنی علی بن

اور اس کے اقوال پر عیب گیری کرتے تھے فرماتے تھے خراسان میں دو قسم کے لوگ بد ترین
لوگ ہیں جہمیہ اور مشبہ اور کبھی کہتے تھے مقاتلیہ۔ حمانی اپنے باپ کی روایت سے
نقل کرتے ہیں کہ امام صاحب جہم بن صفوان کو کافر کہتے تھے" ہم بھی بلا شک یہ کہتے ہیں کہ
امام صاحب معتزلہ کا وعید کے بارے میں خلاف کرتے تھے اسلیئے کہ وہ مرجیہ تھے۔ اور
خلق افعال کا بھی انکار کرتے تھے اس لیے کہ وہ تقدیر کے مثبت تھے"۔ ایک شخص سرخ رنگ
جیسے کہ شامی ہوتے ہیں امام صاحب سے سوال کرتا ہے ایک شخص اپنے مقروض کو
پکڑ لیتا ہے وہ قسم کھاتا ہے کہ اگر کل میں تجھے تیری رقم نہ دیدوں تو میری بیوی پر طلاق
ہے یہ اور بات ہے کہ دونوں میں سے کسی کو موت آجائے دوسرے دن وہ
زناکاری اور شراب خواری میں مشغول ہوجاتا ہے فرمایا نہ اس کی قسم ٹوٹتی ہے نہ
اسکی عورت اس سے جدا ہوتی ہے امام صاحب فرماتے ہیں جب قدریہ فرقہ سے تم

یاسر حدثنی عبد الرحمن بن الحکم بن بشر بن سلیمان عن ابیه او غیره
واکبر ظنی انه عن غیر ابیه قال کنت عند حماد بن ابی سلیمان اذ اقبل ابو حنیفة فلما راٰه حماد
قال لا مرحبا ولا اهلا ان سلم فلا تردوا علیه ان جلس فلا توسعوا له قال فجاء ابو حنیفة فجلس فتکلم
حماد بشیئ فرده علیه ابو حنیفة فاخذ حماد کفا من حصی فرمی به آنا ابن رزق انا احمد بن جعفر
بن سالم نا احمد بن علی الابار نا احمد بن ابراهیم قال قیل لشریک استتیب ابو حنیفة قال
قد علم ذالک العواتق فی خدورهن آنا ابن الفضل انا ابن درستویه نا یعقوب بن
سفیان حدثنی الولید قال حدثنی ابو مسهر حدثنی محمد بن فلیح المدنی عن اخیه
سلیمان وکان علامة بالناس ان الذی استتاب ابا حنیفة خالد القسری
قال فلما رأی ذالک اخذ فی الرأی لیعمی به وروی ان عمر بن
یوسف استتابه وقیل انه لما تاب رجع واظهر القول بخلق القراٰن فاستتیب
دفعة ثانیة فیحتمل ان یکون یوسف استتابه مرة وخالد استتابه مرة واللّٰہ
اعلم آنا علی بن طلحة المقری والحسن بن علی الجوهری قال انا عبد العزیز
بن جعفر الخرقی نا علی بن اسحاق بن خاطیا انا ابو معمر القطیعی نا حجاج الاعور
عن قیس بن الربیع قال رأیت یوسف بن عمر امیر الکوفة اقام ابا حنیفة
علی المصطبة یستتیبه من الکفر آنا الحسین بن محمد اخو الخلال انا جبریل

گفتگو کرو تو ایک بات ایسی میں بتاتا ہوں کہ یا تو وہ خاموش ہوجائے اور ہار جائے یا کافر
ہوجائے اس سے پوچھا جائے کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کو پیدا کرنے سے پہلے یہ جانتا تھا کہ یہ چیز
ایسی ہوگی یا نہ جانتا تھا؟ اگر وہ انکار کرے تو صریح کفر ہے اور اگر اقرار کرے تو پوچھا
جائے کہ کیا وہ اپنے علم کے مطابق ہونا چاہتا تھا یا خلافِ علم۔ اگر علم کے مطابق وہ کہے تو
ثابت ہوگیا کہ مومن سے اس کا ارادہ ایمان کا تھا اور کافر سے کفر کا اور اگر کہے کہ اس کا ارادہ
اپنے علم کے خلاف ہونے کا تھا تو اس نے اپنے رب کو تمنا کرنے والا اور حسرت و افسوس
کرنے والا ٹھیرایا اس سبب سے کہ جو شخص جانتا ہو کہ یہ نہ ہوگا اور پھر اس کا ہونا چاہے یا جانتا ہو کہ
یہ ہوگا اور اس کا نہ ہونا چاہے تو وہ تمنا کرنے والا اور حسرت و افسوس کرنے والا ہوا
اور جو شخص اپنے رب کو تمنائیں اور حسرت و افسوس کرنے والا جانے وہ کافر ہے۔ امام
ابو حنیفہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کو فضیلت دیتے تھے اور حضرت علیؓ

بن محمد العدل بحمدان انا محمد بن حمید بہ النحاس نا محمد بن غیلان نا یحیی بن آدم قال سمعت شریکا یقول استتیب ابو حنیفة مرتین آنا ابن الفضل انا ابن درستویہ نا یعقوب حدثنی الولید بن عتبة الدمشقی وکان ممن تهمه نفسه نا ابو مسهر نا یحیی بن حمزة وسعید بن عبد العزیز جالس قال حدثنی شریک بن عبد اللہ قاضی الکوفة ان ابا حنیفة استتیب من الزندقة مرتین نا علی بن محمد بن عبد اللہ المعدل انا محمد بن احمد بن الحسن الصواف انا عبد اللہ بن احمد بن حنبل اجازة حدثنی ابو معمر قال قیل لشریک مم استتبتم ابا حنیفة قال من الکفر آنا ابو رزق انا احمد بن عبد اللہ الوراق نا ابو الحسن علی بن اسحاق بن عیسیٰ بن زاطیا المخرمی قال سمعت ابراهیم بن سعید الجوهری یقول سمعت معاذ بن معاذ وانا ابن الفضل انا عثمان بن احمد الدقاق نا سهل بن ابی سهل الواسطی نا ابو حفص عمر بن علی قال سمعت معاذ بن معاذ یقول سمعت سفیان الثوری یقول استتیب ابو حنیفة من الکفر مرتین آنا ابن رزق انا ابن سالم نا احمد بن علی الابار نا محمد بن یحیی نا نعیم بن حماد نا یحیی بن سعید ومعاذ بن معاذ قالا وانا ابو الفضل انا ابن درستویہ نا یعقوب نا نعیم قال سمعت معاذ بن معاذ ویحیی بن سعید

اور حضرت عثمانؓ سے محبت رکھتے تھے تقدیر پر ایمان رکھتے تھے تقدیر کے مسائل میں کلام نہ کرتے تھے جرابوں پر مسح جائز جانتے تھے اور اپنے زمانے کے بڑے عالم اور بہت بڑے پرہیزگار تھے۔

خلق قرآن کے مسئلہ میں امام صاحب کا قول

یہ بھی کہا گیا ہے کہ امام صاحب خلق قرآن کے قائل نہ تھے اور مشہور یہ قول ہے کہ وہ اسکے بھی قائل تھے لیکن توبہ کرائے گئے تھے وہ روایتیں ملاحظہ ہوں جنمیں امام صاحب سے خلق قرآن کی نفی وارد ہے حکم بن بشیر کہتے ہیں حضرت سفیان ثوریؒ اور حضرت عثمان بن ثابت کا قول ہے کہ قرآن کلام اللہ ہے غیر مخلوق ہے۔ ابو یوسفؒ فرماتے ہیں میں نے امام صاحبؒ سے چھ مہینے تک مناظرہ کیا یہانتک کہ وہ اس بات کے قائل ہوگئے کہ جو قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ فرماتے ہیں کہ قرآن کو مخلوق

يقولون سمعنا سفيان يقول استتيب ابو حنيفة من الكفر مرتين وقال
يعقوب مرارا آنا ابو نعيم الحافظ نا محمد بن احمد بن الحسن نا بشر بن موسى نا عبد الله
بن الزبير الحميدي قال سمعت مؤملا يقول استتيب ابو حنيفة من الدهر مرتين
آنا ابو سعيد الحسن بن محمد بن عبد الله بن حسنويه الكاتب باصبهان انا
ابو محمد عبد الله بن محمد بن عيسى بن يزيد الخشاب نا احمد بن مهدي نا عبد الله
بن محمد نا مؤمل بن اسماعيل قال سمعت سفيان الثوري يقول ان ابا حنيفة
استتيب من الزندقة مرتين وقال احمد بن مهدي نا احمد بن ابراهيم
حدثني سليمان بن عبد الله نا جرير عن ثعلبة قال سمعت سفيان الثوري
وذكر ابا حنيفة فقال لقد استتابه اصحابه من الكفر مرارا آنا ابن رزق
انا عثمان بن احمد الدقاق نا حنبل بن اسحاق نا الحميدي قال سمعت سفيان
وهو ابن عيينة يقول استتيب ابو حنيفة من الدهر ثلاث مرات آنا ابن
رزق انا ابن سلمة قال نا الابار نا محمد بن يحيى النيسابوري نا نعيم بن حماد
قال قال يحيى بن حمزة وسعيد بن عبد العزيز استتيب ابو حنيفة من
الزندقة مرتين آنا الحسن بن ابي بكر انا عبد الله بن اسحاق البغوي نا الحسن
بن عليل نا احمد بن الحسين صاحب القوهي قال سمعت يزيد بن زريع قال

کہنے والا بدعتی ہے اس کا قول کوئی نہ کہے اور اُس کے پیچھے کوئی نماز نہ پڑھے۔ فرماتے ہیں
قرآن کو مخلوق کہنے والا بدعتی ہے اُسکی بات نہ مانی جائے اور اُسکی اقتدا میں نماز نہ پڑھی
جائے۔ ابن مبارک جب امام صاحب کے پاس آتے ہیں تو آپ پوچھتے ہیں تم میں یہ بیماری
کیا پھیل پڑی ہے؟ جہم کیا کیا کہتا ہے؟ کہا وہ کہتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے آپ نے
فرمایا بڑی بُری بات ہے جو ان کے منہ سے نکلتی ہے یقیناً وہ جھوٹ کہتے ہیں۔ ابو سلیمان
جوزجانی معلی بن منصور رازی کہتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف امام زفر امام محمد
اور ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے قرآن کو مخلوق نہیں کہا یہ تو بشر مریسی اور ابن
ابی داؤد کا قول ہے اور ان لوگوں نے اصحاب ابو حنیفہ کو بدنام کیا ہے۔

اُن لوگوں کا بیان جو کہتے ہیں کہ امام صاحب قرآن کو مخلوق کہتے ہیں

امام ابو یوسف شاگرد رشید امام ابو حنیفہ کے فرماتے ہیں سب سے پہلے جس نے قرآن کو

استتیب ابو حنیفة مرتین أنا ابن رزق والبرقانی قالا انا محمد بن جعفر بن الهیثم الانباری نا جعفر بن محمد بن شاکر وانا الحسین بن شجاع الصوفی نا محمد بن عبد الله الشافعی نا جعفر بن شاکر نا مجاهد بن السنة قال سمعت عبد الله بن ادریس یقول استتیب ابو حنیفة مرتین قال وسمعت ابن ادریس یقول کذب من زعم ان الایمان لا یزید ولا ینقص أنا القاضی ابو بکر الحیری نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم قال سمعت الربیع بن سلیمان یقول سمعت اسد بن موسی قال استتیب ابو حنیفة مرتین أنا محمد بن عبد الله بن ابان الهیتی نا احمد بن سلیمان النجاد نا عبد الله بن احمد بن حنبل قلت لابی کان ابو حنیفة استتیب قال نعم نا محمد بن علی بن مخلد الوراق لفظا قال فی کتابی عن ابی بکر محمد بن عبد الله بن صالح الاسدی الفقیه المالکی قال سمعت ابا بکر بن ابی داود السجستانی یوما وهو یقول لاصحابه ما تقولون فی مسئلة اتفق علیها مالک واصحابه والشافعی واصحابه والاوزاعی واصحابه والحسن بن صالح واصحابه وسفیان الثوری واصحابه واحمد بن حنبل واصحابه فقالوا یا ابا بکر ما تکون مسئلة اصح من هذه فقال هؤلاء کلهم اتفقوا علی تضلیل ابی حنیفة ۔

ذکر ما حکی عن ابی حنیفة من رأیه فی الخروج علی السلطان

مخلوق کہا وہ ابو حنیفہ ہیں سلمہ بن عمرو قاضی نے ممبر پہ اپنے بیان میں کہا اللہ تعالی ابو حنیفہ پر رحم نہ کرے اسی شخص نے سب سے پہلے قرآن کو مخلوق کہا۔ ابو یوسف قاضی سے حسن بن ابی مالک پوچھتے ہیں کہ قرآن کو امام ابو حنیفہ مخلوق کہتے تھے یا نہیں؟ کہا ہاں مخلوق کہتے تھے پوچھا جاتا ہے پھر آپ کیا کہتے ہیں کہا میں نہیں کہتا ابو القاسم کہتے ہیں جب میں نے اس اس واقعہ کا ذکر قاضی برقی سے کیا تو وہ کہنے لگے ابو الحسن بھی اسی کے قائل تھے ابو الحسن بھی یہی کہتے تھے یعنے حسن بن ابی مالک میں نے پھر کہا کیا ابو حنیفہ کا قول یہی ہے کہا ہاں وہ بھی اس ناسبارک قول کے قائل ہیں۔ ایک مرتبہ لوگ امام ابو یوسف سے کہتے ہیں کہ آپ امام ابو حنیفہ کی روایتیں ہمیں کیوں نہیں سناتے کہا تم ان کی روایتوں کو کیا کرو گے وہ تو انتقال کے وقت قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہو گئے تھے ایک مرتبہ امام صاحب عیسیٰ بن موسیٰ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہنے لگے قرآن مخلوق ہے

انا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر بن درستویہ نا یعقوب بن سفیان حدثنی صفوان بن صالح نا عمر بن عبد الواحد قال سمعت الاوزاعی یقول اتانی شعیب بن اسحاق وابن ابی مالک وابن علاق وابن ناعم فقالوا قد اخذنا عن ابی حنیفة اشیاء فانظر فیه فلم یبرح بی وبهم حتی اریتهم فیما جاؤنی عنه انه قد احل لهم الخروج علی الائمة انا طلحة بن علی الصقر الکنانی انا محمد بن عبد الله الشافعی قال حدثنی ابو الشیخ الاصبهانی نا الاثرم وانا ابراهیم بن عمر البرمکی انا محمد بن عبد الله بن خلف الدقاق نا عمر بن محمد الجوهری نا ابو بکر الاثرم قال سمعت ابا عبد الله یقول قال ابن المبارک ذکرت ابا حنیفة یوما عند الاوزاعی فاعرض عنی فعاتبته فقال تجیئ الی رجل یری السیف فی امة محمد صلی الله علیه وسلم فتذکره عندنا اخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی انا ابو علی الحافظ نا عبد الله بن محمود المروزی قال سمعت محمد بن عبد الله بن قهزاد یقول سمعت ابا الوزیر انه حضر عبد الله بن المبارک فروی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیثا فقال له رجل ما قول ابی حنیفة فی هذا فقال عبد الله احدثک عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وتجیئ برجل کان یری السیف فی امة محمد

عیسیٰ نے فرمایا اسے نکال دو اور اگر توبہ نہ کرے تو اسکی گردن مارو۔ والیٔ کوفہ عیسیٰ بن موسیٰ عباسی کے دربار میں ابن ابی لیلیٰ کی اور امام صاحب کی ملاقات ہوتی ہو وہاں کچھ بات چیت ہوتی ہے امام صاحب فرماتے ہیں قرآن مخلوق ہے امیر کوفہ حضرت عیسیٰ بہت غصہ ہو کر فرماتے ہیں اسے باہر نکالو اس سے توبہ کراؤ اگر توبہ نہ کرے تو اُسکی گردن مارو۔ ابن ابی لیلیٰ نے ایک مرتبہ امام صاحب کے پاس آدمی بھیجا کہ آپ قرآن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہا وہ مخلوق ہے کہا توبہ کرو ورنہ میں تمہاری گردن ماروں گا۔ دوبارہ پھر بھیجا تو کہنے لگے قرآن کلام اللہ ہے اس پہ مشہور ہو گیا کہ آپ نے توبہ کر لی حماد کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ کہا آپ نے یہ کیوں کیا؟ کہا مجھے اپنی جان کا خوف تھا تو میں نے تقیہ کر لیا۔ حماد بن سلیمان نے ابو حنیفہ سے کہا میں آپ کے قول سے بری الذمہ ہوں ہاں اگر آپ توبہ کر لیں تو اور بات ہے اُنکے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنا ابن دوما البغالی انا احمد بن جعفر بن
سالم نا محمد بن علی الابار نا الحسن بن علی الحلوانی نا احمد بن محمد نا عبد العزیز
بن ابی رزمۃ عن ابن المبارک قال کنت عند الاوزاعی فذکرت ابا حنیفۃ
فلما کان عند الوداع قلت اوصنی قال قد اردت ولو لم تسألنی سمعتک
تطری برجل یری السیف فی الامۃ قال فقلت الا اخبرتنی فقال الابار نا منصور
بن ابی مزاحم حدثنی یزید بن یوسف قال قال لی ابو اسحاق الفزاری
جاءنی نعی اخی من العراق وخرج مع ابراھیم بن عبد اللہ الطالبی فقدمت
الکوفۃ فاخبرونی انہ قتل وانہ قد استشار سفیان الثوری وابا حنیفۃ
فاتیت سفیان انبأت بمصیبتی باخی واخبرتہ انہ استفتاک قال
نعم قد جاءنی فاستفتانی فقلت ماذا افتیتہ قال لا امرک بالخروج و
ولا انھاک قال فاتیت ابا حنیفۃ فقلت لہ بلغنی ان اخی اتاک فاستفتاک
قال قد اتانی واستفتانی قال فقلت فما افتیتہ قال افتیتہ بالخروج
قال فاقبلت علیہ فقلت لا جزاک اللہ خیرا قال ھذا رأی قال فحدثتہ
بحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الرد لھذا فقال ھذہ خرافۃ
یعنی حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم آنا ابن الفضل بن درستویہ نا یعقوب

پاس ابن عیینہ بھی تھے وہ کہتے ہیں کہ میرے پڑوسی نے مجھے خبر دی کہ ابو حنیفہ نے
توبہ کرنیکے بعد بھی خلقِ قرآن کی طرف مجھے بلایا - امام صاحب فرماتے ہیں میں ایک
چوپائے کے ساتھ بھی جو سلوک جائز نہیں جانتا وہ سلوک میرے ساتھ ابن ابی لیلی
جائز جانتے ہیں - ابن ابی لیلی چند اشعار پڑھا کرتے تھے جنکا مطلب تھا کہ میں مرجیہ گروہ
اور ان کے مذہب کو برا جانتا ہوں جیسے عمرو بن ذر اور ابن قیس فاجر اور عتیبہ دباب
سے بھی میں خوش نہیں ہوں اور ابو حنیفہ بھی برے اور . . . . تھے - حماد بن ابو سلیمان نے سفیان
ثوری سے کہا ابو حنیفہ . . . . سے کہدو کہ میں اس سے بیزار ہوں جب تک کہ وہ قرآن کو
مخلوق کہنے سے رجوع نہ کرے یہی روایت دوسرے طریق سے بھی مروی ہے حماد بن ابو سلیمان
کے پاس امام صاحب آتے ہیں انہیں دیکھتے ہی حضرت حماد کہتے ہیں نہ انہیں مرحبا کہا جائے
نہ اھلاً کہا جائے ان کے سلام کا جواب نہ دیا جائے ان کے لیے مجلس میں جگہ نہ دی جائے

قال حدثني صفوان بن صالح الدمشقي حدثني عمر بن عبد الواحد السلمي قال
سمعت ابراهيم بن محمد الفزاري يحدث الاوزاعي قال قتل اخي مع ابراهيم
الفاطمي بالبصرة فركبت لانظر في تركته فلقيت اباحنيفة فقال لي من اين
اقبلت واين اردت فاخبرته اني اقبلت من المصيصة واردت اخا لي قتل
مع ابراهيم فقال لو انك قتلت مع اخيك كان خيرا لك من المكان الذي
جئت منه قلت فما منعك انت من ذالك قال لو لا ودائع كانت عندي
واشياء للناس ما استانيت في ذالك آنا الحسن بن ابي بكر انا ابراهيم بن
محمد بن يحيى المزكي النيسابوري نا محمد بن المسيب سمعت عبد الله بن
جبيق سمعت الهيثم بن جميل يقول سمعت ابا عوانة يقول كان ابوحنيفة
مرجيا يرى السيف فقيل له فحماد بن ابي سليمان قال كان استاذه في
ذالك آخبرني علي بن احمد الرزاز انا علي بن محمد بن سعيد الموصلي نا الحسن
الوضاح المؤدب نا مسلم بن ابي مسلم الجرمي نا ابواسحاق الفزاري سمعت سفيان
والاوزاعي يقولان ما ولد في الاسلام مولود اشأم على هذه الامة
من ابي حنيفة وكان ابوحنيفة مرجيا يرى السيف قال لي يوما يا ابا اسحاق اين
تسكن قلت المصيصة قال لو ذهبت حيث ذهب اخوك كان خيرا لك قال

جب آپ آئے اور بیٹھے اور حماد نے کچھ بیان کیا تو امام صاحب نے اسکی تردید کی حضرت
حماد نے اُنپر کنکریاں پھینکیں حضرت شریک سے کہا گیا کہ کیا ابو حنیفہ سے توبہ کرائی گئی ؟
کہا واہ یہ واقعہ تو پردہ نشین عورتیں بھی جانتی ہیں ۔ جب خالد قسری امام صاحب سے
توبہ کراتے ہیں تو امام صاحب اسے بیٹھنے کے لیے رائے قیاس میں مشغول ہوجاتے
ہیں ۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ یوسف بن عمر نے اُنسے توبہ کرائی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ توبہ
کرنیکے بعد پھر وہ لوٹ گئے اور خلق قرآن کے قول کو ظاہر کیا پھر دوبارہ توبہ کرائے گئے
ان دونوں واقعات میں یہ تطبیق ہوسکتی ہے کہ ممکن ہے ایک مرتبہ یوسف نے توبہ کرائی
ہو اور دوبارہ خالد نے کرائی ہو واللہ اعلم ۔ قیس بن ربیع کہتے ہیں امیر کوفہ یوسف بن عمر نے
امام صاحب کو کفر کے عقیدے سے توبہ کرائی تھی شریک کہتے ہیں امام صاحب سے دو مرتبہ
توبہ کرائی گئی ۔ یہ روایت دوسری سند سے بھی روایت کی گئی ہے شریک سے پوچھا جاتا ہے

وكان ابو اسحاق خرج مع المبيضة على المسودة فقتل انا ابن الفضل انا محمد بن الحسن بن زياد النقاش ان محمد بن علی اخبرہ عن سعید بن سالم قال قلت لقاضی القضاة ابی یوسف سمعت اهل خراسان يقولون ان ابا حنيفة جهمی مرجئ قال لی صدقوا ویری السیف ايضا قلت له فاين انت منه فقال انما كنا ناتيه يدرسنا الفقه ولم نكن نقلده دیننا۔

ذكر ما حكی عنه من مستشنعات الالفاظ والافعال

اخبرنا الحسن بن على الجوهری نا محمد بن العباس الخزاز نا محمد بن القاسم البزاز نا عبد الله بن ابی سعد ثنی ابو عبد الرحمن عبد الخالق بن منصور النيسابوری سمعت ابا داؤد المصاحف سمعت ابا مطیع يقول قال ابو حنيفة ان كانت الجنة والنار مخلوقتين فانهما تفنيان انبا نا محمد بن الحسين بن الفضل ثنا علی بن ابراهيم النجاد نا محمد بن اسحاق السراج سمعت ابراهيم بن ابی طالب سمعت عبد الله بن عمر بن الرماح سمعت ابا مطيع البلخی سمعت ابا حنيفة يقول ان كانت الجنة والنار مخلوقتين فانهما تفنيان قال ابو مطيع وكذب والله قال النجاد وكذب والله قال الله تعالى اكلها دائم ثم قال ابن الفضل وكذب والله ابا مطيع كان يذهب اليه لا ابا حنيفة وكذب والله كل من قاله ابنانا

م قلت هذا القول الجهمی الخ

امام صاحب سے کس چیز کی توبہ کرائی گئی کہا کفر سے سفیان ثوری بھی فرماتے ہیں ابو حنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کرائی گئی۔ اس روایت کی اور سند بھی ہے۔ یعقوب کہتے ہیں کسی مرتبہ توبہ ہوئی مؤمل بھی کہتے ہیں دو مرتبہ انسے توبہ کرائی گئی سفیان نے بھی امام صاحب کا بے دینی سے دو مرتبہ توبہ کرنا مردی ہے۔ اور فرماتے ہیں کہ انسے ان کے ساتھیوں نے کئی مرتبہ کفر سے توبہ کرائی۔ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں تین مرتبہ ان سے توبہ کرائی گئی سعید بن عبد العزیز کہتے ہیں دو دفعہ امام صاحب سے توبہ کرنے کو کہا گیا۔ یزید بن زریع بھی یہی کہتے ہیں۔ عبد اللہ بن ادریس بھی یہی کہتے ہیں۔ انہی کا قول ہے کہ جو ایمان کو کم زیادہ ہونے والا نہ مانے وہ کذاب ہے۔ اسد بن موسیٰ کہتے ہیں امام صاحب سے دو دفعہ توبہ کرائی گئی۔ حضرت عبد اللہ امام احمدؒ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا امام ابو حنیفہ سے توبہ کرائی گئی فرمایا ہاں۔ ابو بکر بن ابو داؤد سجستانی ایک دن اپنے ساتھیوں سے

ابن نقف انا احمد بن جعفر بن سالم نا احمد بن علی الابار نا ابراهیم بن سعید
نا محبوب بن موسی سمعت یوسف بن اسباط یقول قال ابو حنیفة لو ادرکنی رسول الله
صلی الله علیه وسلم وادرکته لاخذ بکثیر من قولی اخبرنی علی بن احمد الرزاز
انا علی بن محمد بن سعید الموصلی نا الحسن بن الوضاح المؤدب نا المسیب بن واضح
نا یوسف بن اسباط قال قال ابو حنیفة لو ادرکنی رسول الله صلی الله علیه وسلم
وادرکته لاخذ بکثیر من قولی قال وسمعت اسحاق یقول کان ابو حنیفة
یجیئه الشیء عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فیخالفه الی غیره انبانا
ابن سعید الحسن بن محمد بن عبد الله بن حسنویه الاصبهانی انا عبد الله بن
محمد بن عیسی الخشاب ثنا احمد بن مهدی نا احمد بن ابراهیم نا عبد السلام بن
عبد الرحمن ثنی ابو اسحاق الفزاری کنت اتی ابا حنیفة اسأله عن الشیء
من امر الغزو فسألته عن مسئلة فاجاب فیها فقلت له انه یروی فیها
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم کذا وکذا قال دعنا من هذا قال و
سألته یوما اخر عن مسئلة فاجاب فیها قال فقلت له ان هذا یروی فیه عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم کذا وکذا فقال حک هذا بذنب خنزیر
انبانا ابن دوما انا ابن سلمة نا الابار نا الحسن بن علی الحلوانی نا ابو صالح الفراء

فرمانے لگے تم اس مسئلہ میں کیا کہتے ہو جس پر امام مالکؒ اور ان کے اصحاب امام شافعیؒ اور ان کے
اصحاب امام اوزاعیؒ اور ان کے اصحاب امام حسن بن صالحؒ اور ان کے اصحاب امام سفیان
ثوریؒ اور ان کے اصحاب امام احمد بن حنبلؒ اور ان کے اصحاب کا اجماع ہو گیا ہو
سب نے کہا اس سے زیادہ صحیح مسئلہ اور کیا ہو سکتا ہے کہنے لگے یہ سب امام
ابو حنیفہ کے گمراہ ہونے پر متفق ہیں۔

اس بات کا بیان کہ امام صاحب سلطانِ اسلام پر چڑھائی کرنا جائز جانتے تھے

اوزاعیؒ فرماتے ہیں میرے پاس شعیب بن اسحاق ابن ابی مالک ابن علاق ابن ناصح آئے
اور کہنے لگے ہم نے امام ابو حنیفہ سے روایتیں کی ہیں آپ انپر ایک نظر ڈال جائیے آپ
ہیں اور وہ لگے رہے یہاں تک کہ میں نے انہیں دکھا دیا کہ انکی روایتوں میں ایک روایت
سلطان پر چڑھائی کرنے کے جائز ہونے کی بھی ہے۔ ابن المبارک کہتے ہیں میں نے ایکدن

الفزاری نا ابو اسحاق الفزاری حدثت ابا حنیفة حدیثا فی رد السیف فقال هذا حدیث خرافة وقال الوبار نا محمد بن حسان الازرق سمعت علی بن عاصم یقول حدثنا ابا حنیفة بحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا آخذ بہ فقلت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا آخذ بہ انبانا محمد بن نصر المرسی انا محمد بن عمر بن محمد بن بہیة البزاز نا احمد بن محمد بن سعید الکوفی نا موسی بن ھرون بن اسحاق نا العباس بن عبد العظیم بالکوفة ثنی ابو بکر بن ابی الاسود عن بشر بن مفضل قال قلت لابی حنیفة نافع عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال البیعان بالخیار ما لم یتفرقا قال ھذا رجز قلت قتادة عن انس ان یھودیا رضخ راس جاریة بین حجرین فرضخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راسہ بین حجرین قال ھذیان انبانا ابو بکر البرقانی قرأت علی محمد بن محمود المحمودی بمرو حدثکم محمد بن علی الحافظ نا اسحاق بن منصور نا عبد الصمد عن ابیہ قال ذکر لابی حنیفة قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطر الحاجم والمحجوم فقال ھذا سجع وذکر لہ قضاء من قضاء عمر وقول من قول عمر فی الولاء فقال ھذا قول شیطان انبانا ابن رزق انا احمد بن جعفر بن سلمة نا احمد بن علی الابار

اوزاعی کے پاس امام صاحب کا ذکر کیا تو مجھ سے انہوں نے منہ پھیر لیا ہیں ۔ دوسری جانب سے ان کے سامنے آیا تو فرمانے لگے تو ایسے شخص کے پاس جاتا آتا ہے جو امتِ محمد میں تلوار چلانی جائز جانتا ہے اور پھر ہمارے پاس آکر اس کا ذکر کرتا ہے؟ ابو الوزیر نے ایک مرتبہ ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی تو ایک شخص کہنے لگا کہ ابو حنیفہ اس مسئلہ میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں تیرے سامنے اللہ کے پیغمبر کی حدیث بیان کرتا ہوں اور تو میرے سامنے ایک ایسے شخص کا نام لیتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تلوار چلانی جائز جانتا تھا۔ عبد اللہ بن مبارک نے ایک مرتبہ اوزاعی کے سامنے امام صاحب کا ذکر کیا رخصت کے وقت کہنے لگے مجھے کچھ وصیت کیجئے اوزاعی نے کہا میرا تو خود ارادہ تھا تم نہ کہتے جب بھی میں تمہیں سناتا۔ تو ایسے شخص کی تعریفیں کرتا ہے جو امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں تلوار چلانی جائز جانتا تھا میں نے کہا پھر آپ نے مجھے خبر کیوں نہ دی؟ ۔ ابو اسحاق

نا محمد بن يحيى النيسابوري بنيسابور نا ابو معمر عبد الله بن عمرو بن ابي الحجاج نا عبد الوارث قال كنت بمكة وبها ابو حنيفة فاتيته وعنده نفر فسأله رجل عن مسئلة فاجاب فيها فقال له الرجل فما رواية عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال ذالك قول شيطان قال فسبحت فقال لي رجل وتعجب فقد جاء قبل هذا رجل فسأله عن مسئلة فاجابه فقال فما رواية رويت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم افطر الحاجم والمحجوم فقال هذا سجع فقلت في نفسي هذا مجلس لا اعود فيه ابدا انبانا محمد بن عبد الملك القرشي نا ابو العباس احمد بن محمد بن الحسين الرازي نا ابو عمرو محمد بن يعقوب بن ابراهيم النيسابوري سمعت ابا عبد الله محمد بن نصر المروزي سمعت اسحاق قال يحيى بن آدم ذكر لابي حنيفة هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الوضوء نصف الايمان قال لتتوضأ مرتين حتى تستكمل الايمان قال اسحاق فقال يحيى بن آدم الوضوء نصف الايمان يعني نصف الصلوٰة لان الله تعالى سمى الصلوٰة ايمانا فقال وما كان الله ليضيع ايمانكم يعني صلوٰتكم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوٰة الا بطهور فالطهور نصف الايمان على هذا المعنى اذ كانت الصلوٰة لا تتم الا به قال ابو عبد الله

فزاری کہتے ہیں میرے پاس عراق سے میرے بھائی کی موت کی خبر آئی میں ابراہیم بن عبد اللہ طالبی کے ساتھ کوفے پہنچا مجھے معلوم ہوا کہ وہ قتل کیا گیا ہے اور اسنے سفیان ثوری اور ابو حنیفہ سے مشورہ لیا تھا میں حضرت سفیان کے پاس آیا اور اپنے بھائی کی موت کی مصیبت کی خبر پہنچائی اور کہا کیا اسنے آپسے بھی کچھ پوچھا تھا کہا ہاں میرے وہ آیا مجھسے دریافت کیا میں نے اسے کہا نہیں تمہیں سلطان پر چڑھائی کرنیکا حکم دیتا ہوں نہ منع کرتا ہوں پھر میں نے حضرت ابو حنیفہ سے جاکر پوچھا کہ میرے بھائی کو آپ نے کیا کہا تھا کہا میں نے اُسے فتوی دیا تھا کہ ضرور چڑھائی کردیں میں نے کہا اللہ تعالی تمہیں نیک بدلہ نہ دے کہنے لگے میری رائے یہی تھی میں نے اس رائے کے خلاف انہیں ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنائی تو جواب دیا کہ یہ خرافات ہے یعنے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خرافات کہا ابراہیم بن محمد فزاری کہتے ہیں کہ

قال اسحاق قال يحيى بن آدم ذكر لابي حنيفة قول من قال لا ادري نصف العلم
قال فليقل مرتين لا ادري حتى يستكمل العلم قال يحيى وتفسير قوله لا ادري
نصف العلم لان العلم انما هو ادري ولا ادري فاحدهما نصف الآخر اخبرنا
ابو القاسم ابراهيم بن محمد بن سليمان المؤدب باصبهان انا ابو بكر بن المقرئ
نا سلامة بن محمود القيسي بعسقلان نا عمران بن موسى الطائي نا ابراهيم
بن بشار الرمادي نا سفيان بن عيينة قال ما رأيت اجرأ على الله من ابي حنيفة
كان يضرب الامثال لحديث رسول الله صلى الله عليه وسلم فيرده بلغه
اني اروي ان البيعين بالخيار ما لم يتفرقا فجعل يقول ارأيت ان كانا
في سفينة ارأيت ان كانا في سجن ارأيت ان كانا في سفر كيف يتفرقان اخبرنا ابن رزق انا ابن سلم
نا الابار نا ابو عمار المروزي سمعت الفضل بن موسى السيناني سمعت ابا
حنيفة يقول من اصحابي من يبول قلتين يرد على قول رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا كان الماء قلتين لم ينجس واخبرني الخلال نا عبد الله بن
عثمان الصفار نا محمد بن مخلد نا العباس بن محمد بن ابراهيم بن شماس قال
سمعت وكيعا يقول سأل ابن المبارك ابا حنيفة عن رفع اليدين في
الركوع فقال ابو حنيفة يريد ان يطير فيرفع يديه قال وكيع وكان ابن

میرے بھائی ابراہیم فاطمی کے ہمراہ بصرہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کے ترکہ کو لینے
کی غرض سے چلا امام صاحب سے ملاقات کی تو کہنے لگے کہاں سے آرہے ہو اور کہاں کا
ارادہ ہے؟ میں نے اُنسے واقعہ بیان کیا کہ میں مصیصہ سے آرہا ہوں اور اپنے
بھائی کی موت کی خبر سنکر آیا ہوں جو ابراہیم کے ساتھ قتل کئے گئے ہیں تو کہنے لگے
کیا اچھا ہوتا کہ تو بھی اُسکے ساتھ قتل کیا جاتا تیرے لیے بھی وہی بہتر تھا اُس مکان سے
جس سے تو آرہا ہے میں نے کہا حضرت پھر آپ کو کس چیز نے روکا ہے کہ خود اس پر
عامل نہیں ہوتے کہنے لگے اگر میرے پاس لوگوں کی امانتیں نہ ہوتیں تو مجھے اسمیں کوئی
تأمل نہ تھا۔ ابو عوانہ کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ مرجیہ تھے اور امت میں مسلمانوں پر
تلوار چلانی جائز جانتے تھے۔ کسی نے کہا پھر حماد بن سلیمان کا کیا خیال تھا؟ جواب دیا
کہ اس مسئلہ میں وہ ان کے بھی استاد تھے۔ ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں سفیان

المبارک رجلا فقال فقال له ابن المبارک ان کان کافر فی الاولی فانہ کافر

فی الثانیۃ فسکت ابو حنیفۃ ولم یقل شیئا انا ابن رزق انا عثمان بن احمد الدقاق

نا حنبل بن اسحاق نا الحمیدی سمعت سفیان کنت فی جنازۃ ام خصیب بالکوفۃ

فسأل رجل ابا حنیفۃ عن مسئلۃ من الصرف فافتاہ فقلت یا ابا حنیفۃ

ان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قد اختلفوا فی ہذہ فغضب وقال للذی

استفتاہ اذہب فاعمل بہا فما کان فیہا من اثم فہو علی اخبرنا القاضی ابو

القاسم عبد الواحد بن محمد بن عثمان البجلی نا عمر بن محمد بن عمر بن الفیاض

نا ابو طلحۃ احمد بن محمد بن عبد الکریم الوساوسی نا عبد اللہ بن خبیق نا

ابو صالح الفراء سمعت یوسف بن اسباط یقول رد ابو حنیفۃ علی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اربعمائۃ حدیث او اکثر قلت لہ یا ابا محمد تعرفہا قال

نعم قلت اخبرنی بشیء منہا فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للفرس

سہمان وللرجل سہم قال ابو حنیفۃ انا لا اجعل سہم بہیمۃ اکثر من

سہم المؤمن واشعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہم البدن وقال ابو حنیفۃ الاشعار مثلۃ وقال صلی اللہ علیہ وسلم

البیعان بالخیار ما لم یتفرقا قال ابو حنیفۃ اذا وجب البیع فہو خیار وکان

اور اوزاعی نے کہا اسلام میں کوئی شخص ابو حنیفہ سے بڑھ کر بد شگون پیدا نہیں ہوا وہ

مرجیہ تھے اور مسلمانوں پر تلوار چلانی جائز جانتے تھے ایک مرتبہ مجھ سے کہنے لگے ابو اسحاق

تم کہاں رہتے ہو میں نے کہا مصیصہ میں کہا اگر تم بھی وہیں جاتے جہاں تمہارے بھائی

گئے تو بہتر ہوتا ابو اسحاق کے بھائی نے بغاوت کی تھی اور اسی پر مارے گئے قاضی القضاۃ

ابو یوسف سے سوال ہوتا ہے کہ آپ نے سنا ہوگا اہلِ خراسان ابو حنیفہ کو جہمی اور

مرجی کہتے ہیں کہا ہاں وہ سچ ہیں اور ابو حنیفہ سلطانِ اسلام کی بغاوت کو بھی

جائز کہتے تھے ان سے کہا گیا آخر آپ بھی تو ان کے شاگرد ہیں آپ کا کیا قول ہے

کہنے لگے ہم ان سے صرف فقہ سیکھتے تھے نہ کہ دین کے کاموں میں انکی تقلید کرتے تھے

امام صاحب کے بد ترین الفاظ اور اقوال کا بیان

ابو مطیع کہتے ہیں امام صاحب نے فرمایا اگر جنت و دوزخ مخلوق ہیں تو وہ فنا بھی ضرور ہو نگی یہی روایت

رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرع بين نسائه اذا اراد ان يخرج في سفر فاقرع اصحابه فقال ابو حنيفة
القرعة قمار وقال ابو حنيفة لو ادركني رسول الله صلى الله عليه وسلم وادركته لاخذ بكثير من قولي و
هل الدين الا الرأي الحسن اخبرنا ابن رزق حدثني عثمان بن عمر بن حنيف الدراج نا محمد بن اسمعيل البصلاني
ح واخبرنا البرقاني قرأت على ابي حفص بن الزيات حدثكم
عمر بن محمد الكاغذي قالا حدثنا ابو السائب سمعت وكيعا يقول وجدنا ابا حنيفة
خالف مائتي حديث اخبرني علي بن احمد الرزاز نا علي بن محمد بن سعيد الموصلي نا
عيسى بن فيروز الانباري نا عبد الاعلى بن حماد نا حماد بن سلمة وسمعته يقول ابو حنيفة
استقبل الآثار والسنن يردها برأيه انبأنا ابو سعيد محمد بن موسى الصيرفي نا ابو العباس محمد بن يعقوب
الاصم نا عبد الله بن احمد بن حنبل نا ابي نا مؤمل سمعت حماد بن سلمة يقول وذكر ابا حنيفة فقال ان
ابا حنيفة استقبل الآثار والسنة فردها برأيه انبأنا ابن دوما انا ابن سلم نا الابار نا محمود بن غيلان عن
مؤمل سمعت حماد بن سلمة يقول ابو حنيفة هذا يستقبل السنة يردها برأيه انا محمد بن الحسين بن الفضل القطان
نا عثمان بن احمد الدقاق ثنا احمد بن المرثدي نا رجاء بن السندي سمعت بشر بن السري
اتيت ابا عوانة فقلت له بلغني ان عندك كتابا لابي حنيفة اخرجه فقال يا بني
ذكرتني فقام الى صندوق له فاستخرج كتابا فقطعه قطعة قطعة فرمى به فقلت له

دوسری سند سے بھی مروی ہے ابو مطیع نے کہا خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے نجاد کہتے ہیں خدا کی قسم
یہ جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُكُلُهَا دَائِمٌ اُسکی نعمتیں دوامی ہیں ابن الفضل
کہتے ہیں خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے میں کہتا ہوں ابو مطیع کا یہ مذہب ہے نہ کہ ابو حنیفہ کا اور
ہر وہ شخص جو اس قول کا قائل ہو جھوٹا ہے۔ یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کہا کرتے
تھے اگر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پا لیتے اور میں آپکے زمانے میں ہوتا تو خود
حضرت بھی میری بہت سی باتیں لیتے یہ قول اِن لفظوں میں بھی مروی ہے کہ اگر میرے زمانہ کو حضور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پاتے اور میں آپکو پاتا تو آپ میری بہت سی باتوں پر عمل کر لیتے اسحاق یہ بھی کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ کے پاس حدیث
پہنچتی تھی اور باوجود اسکے بھی وہ اس کا خلاف کرنے سے چوکتے نہ تھے ابو اسحاق فزاری کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے
پاس آتا تھا اُن سے مسائل پوچھتا تھا ایک مرتبہ ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے فتویٰ دیا میں نے کہا اس مسئلہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یوں یوں آیا ہے تو کہنے لگے دعنا من

ما حملك على ما صنعت قال كنت عند ابي حنيفة جالسا فأتاه رجل بمخلة من قبل السلطان كانما قد حموا الحديد وارادوا ان يقلدوه الامر فقال يقول الامير رجل سرق وديا فما ترى فقال غير متتعتع ان كانت قيمته عشرة دراهم فاقطعوه فذهب الرجل فقلت يا ابا حنيفة الا تتقي الله حدثني يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن رافع بن خديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا قطع في ثمر ولا كثر ادرك الرجل فانه يقطع فقال غير متتعتع ذاك حكم قد مضى فانتهى وقد قطع الرجل فهذا ما يكون له عندي كتاب آبنا انا ابن رزقويه انا ابن سلم نا الابار نا الحسن بن علي الحلواني نا ابو عاصم عن ابي عوانة قال كنت عند ابي حنيفة فسأله رجل عن رجل سرق وديا فقال عليه القطع قال فقلت له حدثني يحيى بن سعيد عن محمد بن يحيى بن حبان عن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا قطع في ثمر ولا كثر قال ايش يقول قال قلت نعم قال ما بلغني هذا قلت الرجل الذي افتيته فرده قال فقد جرت به البغال الشهب قال ابو عاصم اخاف ان تكون جرت بلحمه ودمه قال الحلواني نا يزيد بن هارون عن حماد شهدت ابا حنيفة وسئل عن محرم لم يجد ازارا فلبس سراويل قال عليه الفدية قلت سبحان الله آبنا انا ابن رزقويه انا ابن سلم نا الابار نا ابو موسى عيسى بن عامر نا

هذا ہیں اس سے چھوڑا اسے ہٹا۔ ایک مرتبہ اور ایک مسئلہ پوچھا جواب دیا میں نے اس جواب کے خلاف ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی تو کہا اسے سؤر کی دم سے کھرچ دو۔ فرماتے ہیں ایک دن میں نے مسلمان بادشاہ اور مسلمانوں پر ہتھیار اٹھانے کے خلاف ابو حنیفہ سے ایک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کی تو کہنے لگے یہ واہیات ہے خرافات ہے۔ علی بن عاصم کہتے ہیں ہم نے ابو حنیفہ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سنائی کہنے لگے میں اسے نہیں مانتا میں نے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے پھر بھی کہا میں نہیں مانتا۔ بشر بن مفضل کہتے ہیں میں نے ابو حنیفہ کے سامنے یہ حدیث بیان کی کہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرید فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک کہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں سنکر کہنے لگے یہ پلیدی ہے۔ میں نے ایک اور حدیث بیان کی کہ قتادہ حضرت

عارم عن حماد كنت جالسا في المسجد الحرام عند ابي حنيفة فجاءه رجل فقال يا ابا حنيفة محرم لم يجد نعليه فلبس خفا قال عليه دم قال قلت سبحان الله ثنا ايوب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في المحرم اذا لم يجد نعلين فليلبس الخفين وليقطعهما اسفل من الكعبين انبانا ثابت الانبارى سمعت ابا القاسم عبد الله بن ابراهيم الابندى في قراءة على ابي يعلى احمد بن على بن المثنى وقرئ على الحسين بن يوسف حدثكم ابراهيم بن الحجاج ثنا حماد بن زيد جلست الى ابي حنيفة بمكة فجاءه رجل فقال لبست سراويلا وانا محرم او قال لبست خفين وانا محرم شك ابراهيم فقال ابو حنيفة عليه دم قال حماد وجدت نعلين او وجدت ازارا قال لا فقلت يا ابا حنيفة هذا يزعم انه لم يجد فقال سواء وجد او لم يجد فقال حماد فقلت ثنا عمرو بن دينار عن جابر بن زيد عن ابن عباس رضي الله عنهما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول السراويل لمن لم يجد الازار والخفين لمن لم يجد النعلين فقال بيده وحرك ابراهيم بيده اى لا شئ فقلت له انت عمن تقول قال حدثني حماد عن ابراهيم قال عليه دم وجد او لم يجد لم يذكر الحسن بن سفيان في حديثه حديث حماد عن ابراهيم قال فقمت من عنده فتلقاني الحجاج

انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس یہودی نے ایک ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا ہو اس کا سر بھی ایک پتھر پر رکھ کر دوسرے پتھر سے کچل دیا جائے تو کہنے لگے یہ بکواس اور ہذیان ہے۔ ابو حنیفہ کے پاس ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی گئی کہ پچھنے لگانے والے اور جسنے پچھنے لگوائے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے کہا یہ پرندے کی بولی ہے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک فیصلہ اور ان کا ایک قول ابو حنیفہ کے سامنے دلائل کے بارے میں پیش کیا گیا تو کہنے لگے یہ شیطان کا قول ہے عبدالوارث کہتے ہیں میں مکہ شریف میں تھا وہاں ابو حنیفہ بھی آئے میں انکے پاس آیا اور چند اور آدمی بھی ان کے پاس تھے ایک شخص نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا انہوں نے جواب دیا اس نے کہا اس کے خلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ ہے کہا وہ شیطان کا قول ہے میرے منہ سے بے ساختہ

بن ارطاة داخل المسجد فقمت اليه يا ابا ارطاة ما تقول فی محرم لبس السراويل
لم يجد الازار ولبس الخفين لم يجد النعلين قال نا عمرو بن دينار عن جابر
بن زيد عن ابن عباس رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال
السراويل لمن لم يجد الازار والخفين لمن لم يجد النعلين قلت يا ابا ارطاة
واحفظ انه قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم قال لا وحدثنی
نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال السراويل لمن لم يجد
الازار والخفين لمن لم يجد النعلين قال وثنی ابو اسحاق عن الحرث عن علی انه قال
السراويل لمن لم يجد الازار والخفين لمن لم يجد النعلين فقلت فما بال
صاحبكم قال كذا وكذا قال ومن ذاك وصاحبه من ذاك قبحه الله ذاك لفظ ابی
يعلی انبانا ابن عمر انا ابن سالم نا الاباد نا الحسن بن علی نا نعيم بن حماد نا سفيان
بن عيينة قدمت الكوفة فحدثتهم عن عمرو بن دينار عن جابر بن زيد
يعنی حديث ابن عباس فقالوا ان ابا حنيفة يذكر هذا عن جابر بن عبد الله
قال قلت لا انما هو عن جابر بن زيد قال فذكروا ذلك لابی حنيفة فقال
لا تبالون ان شئتم صيروه عن جابر بن عبد الله وان شئتم صيروه عن
جابر بن زيد انبانا القاضی ابو عبد الله الصيمری انا عمر بن ابراهيم المقری

بڑے تعجب سبحان اللہ نکل گیا تو ایک اور شخص نے کہا تعجب نہ کیجئے ابھی ایک اور شخص آیا تھا
اس نے ایک مسئلہ پوچھا تھا آنحضرت نے جواب دیا اس نے کہا اسکے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی حدیث ہے کہ پچھنے لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ جاتا رہتا ہے تو کہنے لگے یہ پرندے
کی بولی ہے اس نوجوان نے کہا تو یہ تو آپ سے کبھی اس مجلس میں نہ آؤں گا ابو حنیفہ کے سامنے
ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان ہوتی ہے کہ وضو آدھا ایمان ہے
تو کہنے لگے پھر تو دو دفعہ وضو کر لو پورے ایماندار بن گئے یحییٰ ابن آدم کہتے ہیں وضو کا
نصف ایمان ہونا یہ ہے کہ وہ نصف نماز ہے اور نماز کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کہا ہے قرآن پاک میں ہے
ما كان الله ليضيع ايمانكم اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کریگا یعنی تمہاری نماز کو
اور حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی تو
وضو کا آدھا ایمان ہونا ثابت ہو گیا کیونکہ نماز ایمان ہے اور نماز بے وضو کے پوری نہیں ہوتی

نا مکرم بن احمد نا علی بن صالح البغوی قال انشدنی ابو عبد الله محمد بن زید الواسطی لاحمد بن المعدل ۵ ان کنت کاذبة الذی حدثتنی ٭ فعلیک اثم ابی حنیفة او زفر ٭ المائلین الی القیاس تعمدا ٭ والراغبین عن التمسک بالاثر ٭ اخبرنا عبید الله بن یحیی السکری والحسن بن ابی بکر ومحمد بن عمر النرسی قالوا انا محمد بن عبد الله بن ابراهیم الشافعی نا محمد بن علی ابی حیفر نا ابو سلمة نا ابو عوانة سمعت ابا حنیفة یقول وسئل عن الاشربة قال فما سئل عن شیء الا قال حلال حتی سئل عن السکر او الشکر شک ابو جعفر فقال حلال قال قلت یا هؤلاء انها زلة عالم فلا تاخذوا عنه اخبرنا محمد بن محمد بن حسنویه النرسی انا موسی بن عیسی السراج نا محمد بن محمد بن سلیمان الباغندی نا اسحاق بن یعقوب المروزی نا اسحاق بن راهویه نا احمد بن النضر سمعت ابا حمزة السکری سمعت ابا حنیفة یقول لو ان میتا مات فدفن ثم احتاج اهله الی الکفن فلهم ان ینبشوه فیبیعوه اخبرنا محمد بن عیسی بن عبد العزیز البزاز بهمدان نا صالح بن احمد التمیمی الحافظ نا القاسم بن ابی صالح نا محمد بن ایوب انا ابراهیم بن بشار سمعت سفیان بن عیینة یقول ما رأیت احدا اجرأ علی الله من ابی حنیفة ولقد اتاه یوما رجل

ایک مرتبہ ابو حنیفہ سے یہ قول بیان کیا جاتا ہو کہ لا ادری میں نہیں جانتا کہنا آدھا علم ہو تو کہا پھر دو مرتبہ کہا لا ادری کہدو پورے عالم ہو جاؤ گے یحیی کہتے ہیں کہ لا ادری کو نصف علم اس لیے کہا گیا ہو کہ علم ہیں یا تو ادری یعنی میں جانتا ہوں یا لا ادری یعنی نہیں جانتا ہوں ہو تو ایک ایک کلمہ آدھا آدھا علم ہو گیا سفیان بن عیینہ کہتے ہیں اللہ پر جرأت کرنیوالا میں نے ابو حنیفہ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا وہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کے سامنے مثالیں بیان کیا کرتے تھے اور بڑی بے پرواہی سے اُنہیں رد کر دیا کرتے تھے ایک مرتبہ میں نے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو خرید فروخت کرنے والے دونوں کا اختیار رہیگا جبتک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے تو کہنے لگے اچھا اگر دونوں کشتی میں ہوں اگر دونوں قید خانہ میں ہوں اگر دونوں سفر میں ہوں تو کیسے جدا ہوں گے ایک حدیث میں آیا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی جب دو قلے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اس حدیث کو رد کرنے کے لیے

من اهل خراسان فقال يا ابا حنيفة قد اتيتك بمائة الف مسئلة اريد ان اسألك عنها قال هاتها فهل سمعتم احدا اجرأ من هذا اخبرنا عطاء بن السائب عن ابن ابي ليلى قال لقد ادركت عشرين ومائة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الانصار كان احدهم يسئل عن المسألة فيردها الى غيره فيرد هذا الى هذا وهذا الى هذا حتى يرجع الى الاول وان كان احدهم ليقول في شيء وانه ليرتعد وهذا يقول هات مائة الف مسئلة فهل سمعتم باحد اجرأ من هذا

ذكر ما قال العلماء في ذم رأيه والتحذير عنه الى ما يتصل بذلك من اخباره

انبانا ابو الحسن علي بن احمد بن ابراهيم البزاز بالبصرة ثنا ابو علي الحسن بن محمد بن عثمان الفسوي ثنا يعقوب بن سفيان ثنا محمد بن عوف ثنا اسماعيل بن عياش الحمصي ثنا هشام بن عروة عن ابيه قال كان الامر في بني اسرائيل مستقيما حتى نشأ فيهم ابناء سبايا الامم فقالوا بالرأي فهلكوا واهلكوا انبانا ابو نعيم الحافظ ثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف

ابوحنیفہ کہنے لگے میرا ایک ساتھی دو دو نگے پیشاب کرتا ہے۔ ابن المبارک نے ابوحنیفہ سے رکوع کے رفع الیدین کو پوچھا تو ابوحنیفہ نے کہا کیا اڑنا چاہتا ہے؟ کہ ہاتھ اٹھاتا ہے۔ ابن المبارک بھی بڑے دانا آدمی تھے جھٹ سے جواب دیا کہ تکبیر اولی کے وقت رفع الیدین کرکے اگر پہلی دفعہ اڑنے کا قصد کیا ہوگا تو دوسری تکبیر پر بھی اڑنا چاہتا ہوگا ابوحنیفہ سے کچھ جواب نہ بن پڑا اور خاموش ہو رہے سفیان کہتے ہیں میں کوفے میں امام خصیب کے جنازے میں تھا وہاں ایک شخص نے حضرت ابوحنیفہ سے ایک مسئلہ دریافت کیا انہوں نے فتویٰ دیدیا میں نے کہا اے ابوحنیفہ اس میں اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اختلاف ہے سنکر بڑے غضبناک ہو گئے اور سائل سے کہنے لگے جا تو میرے فتوے پر عمل کر اگر اس میں کوئی گناہ ہے تو مجھ پر ہے۔ یوسف بن اسباط کہتے ہیں ابوحنیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار سو حدیثیں رد کر دی ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ

ثنا بشر بن موسى ثنا الحميدي ثنا سفيان عن هشام بن عروة عن ابيه قال لم يزل امر بني اسرائيل معتدلا حتى ظهر فيهم المولدون ابناء سبايا الامم فقالوا فيهم بالرأي فضلوا واضلوا قال سفيان ولم يزل امر الناس معتدلا حتى غير ذلك ابو حنيفة بالكوفة والبتي بالبصرة وربيعة بالمدينة فنظرنا فوجدناهم من ابناء سبايا الامم اخبرنا ابن رزق انا عثمان بن احمد الدقاق ثنا حنبل بن اسحاق ثنا الحميدي سمعت سفيان يقول كان هذا الامر مستقيما حتى نشأ ابو حنيفة بالكوفة وربيعة بالمدينة والبتي بالبصرة قال ثم نظر الى سفيان فقال فانا بالكوفة كان على قول عطاء ثم قال سفيان نظرنا في ذالك فظننا انه كما قال هشام بن عروة عن ابيه ان امر بني اسرائيل لم يزل مستقيما معتدلا حتى ظهر فيهم المولدون ابناء سبايا الامم فقالوا فيه بالرأي فضلوا واضلوا قال سفيان فنظرنا فوجدنا ربيعة من سبي والبتي ابن سبي ابو حنيفة بن سبي فنرى ان هذا من ذالك اخبرنا القاضي ابو محمد الحسن بن الحسين بن رامين الاستراباذي انا ابو الحسن احمد بن جعفر بن ابي توبة الصوفي بشيراز ثنا علي بن الحسين بن معدان ثنا ابو عمار الحسين بن حريث ثنا

ابو صالح نے یہ سنکر کہا کہ اے ابو محمد کیا آپکو کچھ مسائل یاد بھی ہیں کہا ہاں ابو صالح نے کہا مجھے بھی بتائیے کہا دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجاہد کے گھوڑے کے دو حصے ہیں اور پیدل شخص کا ایک حصہ ہے مال غنیمت اس طرح تقسیم ہوگا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں میں جانور کا حصہ مومن کے حصہ سے زیادہ کیسے کردوں؟ دیکھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے اونٹ کی کوہان پر بطور نشان زخم لگایا حضور کے اصحاب نے بھی یہی کیا اور ابو حنیفہ کہتے ہیں یہ فعل مُثلہ ہے حرام ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خرید و فروخت کرنے والے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں بااختیار رہیں اور ابو حنیفہ کہتے ہیں جب بات چیت طے ہوگئی تو اختیار جاتا رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ کرتے قرعہ اندازی فرماتے اور جس بیوی صاحبہ کا نام نکلتا انہیں ساتھ لیجاتے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ قرعہ اندازی جوا ہے اور یہاں تک ابو حنیفہ نے کہا ہے اگر مجھے

الحميدي قال قال سفيان بن عيينة فنظرنا فاذا اول من بدل هذا الشأن ابوحنيفة بالكوفة والبتي بالبصرة وربيعة بالمدينة فنظرنا فوجدناهم مولدي سبايا الامم اخبرنا البرقاني انا محمد بن عبد الله بن حميرويه الهروي انا الحسين بن ادريس قال قال ابن عمار قال سفيان بن عيينة نظرنا في سبايا الامم في هذا الحديث فوجدنا منهم اباحنيفة بالكوفة واذا عثمان البتي بالبصرة واذا ربيعة الراي بالمدينة اخبرنا ابن الفضل انا علي بن ابراهيم بن شعيب الانصاري ثنا محمد بن اسماعيل البخاري ثنا صاحب لنا عن حمدويه قال قلت لمحمد بن مسلمة ما لرأي نعمان دخل البلدان كلها الا المدينة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يدخلها الدجال ولا الطاعون وهو دجال من الدجاجلة اخبرني محمد بن الحسين الازرق انا محمد بن الحسن بن زياد المقري انا ابا رجاء المروزي اخبرهم قال قال حمدويه بن مخلد قال محمد بن مسلمة المديني وقيل له ما رأى ابي حنيفة دخل هذه الامصار كلها ولم يدخل المدينة قال لان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال على كل نقب من انقابها ملك يمنع الدجال من دخولها وهذا من كلام الدجالين فمن ثم لم يدخلها والله اعلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پا لیتے اور جب آپکو پالیتا تو خود حنیفہ بھی بہری اکثر باتیں مان لیتے دین تو نام ہی ہے سوچ سمجھ کر اچھی رائے پیدا کر نیکا ۔ وکیع فرماتے ہیں ابو حنیفہ نے دو سو حدیثوں کا خلاف کیا حماد بن سلمہ کہتے ہیں ابو حنیفہ کے سامنے حدیثیں آتی تھیں اور وہ اپنی رائے قیاس سے انہیں رد کر دیتے تھے اور انہیں پیٹھ پیچھے ڈال دیتے تھے اُن کے پاس حدیثیں اور سنتیں بیان ہوتیں اور وہ محض اپنی رائے سے انہیں رد کرتے تھے انہیں سنتِ رسول اللہ پہنچتی اور یہ اُسے اپنی رائے سے دھکیل دیتے تھے بشر بن سری کہتے ہیں میں ابو عوانہ کے پاس آیا اور کہا میں نے سنا ہے کہ آپکے پاس ابوحنیفہ کی ایک کتاب ہے ذرا اُسے نکالیے تو فرمایا بیٹے تو نے مجھے یاد دلایا اب کھڑے ہو کر ایک صندوق نکالا اور اسمیں سے ایک کتاب نکالی اور اُسے پھاڑ پھوڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے پھینکدی میں نے کہا حضرت آپ نے اسے کیوں پھاڑ دی کہا سنو ایک

أخبرنا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر بن درستويه ثنا يعقوب بن سفيان
ثني الحسن بن الصباح ثنا اسحاق بن ابراهيم الحنيني قال قال مالك ما ولد
في الاسلام مولود اضر على اهل الاسلام من ابي حنيفة وكان يعيب الرأي ويقول
قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد تم هذا الامر واستكمل فانما ينبغي
ان نتبع آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم واصحابه ولا نتبع الرأي وانه
اذا اتبع الرأي جاء رجل آخر اقوى منك في الرأي فاتبعته ارى هذا الامر لا يتم أخبرنا
ابن رزق انا ابن سلم انا الابار ثنا ابو الازهر النيسابوري ثنا حبيب كاتب
مالك بن انس عن مالك بن انس قال كانت فتنة ابي حنيفة اضر على هذه
الامة من فتنة ابليس في الوجهين جميعا في الارجاء وما وضع من نقض
السنن أخبرني الازهري ثنا ابو الفضل الشيباني ثنا عبد الله بن احمد
بن الجصاص ثنا اسماعيل بن بشر سمعت عبد الرحمن بن مهدي يقول ما اعلم
في الاسلام فتنة بعد فتنة الدجال اعظم من رأي ابي حنيفة أخبرنا
ابن الفضل انا ابن درستويه ثنا يعقوب ثنا احمد بن يونس سمعت نعيما
يقول قال سفيان ما وضع في الاسلام من الشر ما وضع ابو حنيفة الا فلان
لرجل صلب أخبرني ابو الفرج الطاهري ثنا علي بن عبد الرحمن البكائي

مرتبہ میں ابوحنیفہ کے پاس بیٹھا تھا جو سلطان کی طرف سے ایک شخص دوڑتا ہوا گھبرایا ہوا
ڈرتا کانپتا آیا اور کہنے لگا امیر صاحب یہ پوچھتے ہیں کہ ایک شخص نے کھجور کا پٹھا چرایا
ہے اسکی شرعی سزا کیا ہے آپ نے بلا غور فی الفور جواب دیا کہ اگر دس درہم کی قیمت کا
ہو تو اس چور کا ہاتھ کاٹ دو وہ یہ سنکر چلتا بنا میں نے کہا ابوحنیفہ آپ اللہ سے
نہیں ڈرتے مجھے یحییٰ بن سعید نے کہا اُنسے محمد بن یحییٰ بن حبان نے حدیث بیان کی
اُنسے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا پھل اور کھجور کا پٹھا چور کے اوپر ہاتھ کٹنے کی حد نہیں اور تم نے اس حدیث کے خلاف
اُسے فتویٰ دیا ہے جاؤ تدارک کرو دیکھو کہیں اسکے ہاتھ نہ کٹ جائیں تو ابوحنیفہ سے کہنے لگے
کہ میں حکم دے چکا اور وہ جاری کر دیا وہ پہنچ چکا چنانچہ بالآخر اُسکا ہاتھ کٹ گیا انتہیٰ
میں ایسے شخص کی کتاب رکھکر کیا کروں گا؟ اور ایک روایت میں ہے کہ حدیث

بالكوفة ثنا عبد الله بن زيدان ثنا كثير بن محمد الخياط ثنى اسحاق بن
ابراهيم ابو صالح الاسدى سمعت شريكا يقول لان يكون فى كل حى من
الاحياء خمار خير من ان يكون فيه رجل من اصحاب ابى حنيفة أخبرنا على
بن محمد بن عبد الله المعدل انا محمد بن احمد بن الحسن ثنى عبد الله بن احمد بن حنبل ح و
اخبرنا ابن دوما واللفظ له انا ابن سالم ثنا احمد بن على الابار ثنا منصور بن ابى
مزاحم سمعت شريك بن عبد الله يقول لو ان فى كل ربع من ارباع الكوفة
خمارا يبيع الخمر كان خيرا من ان يكون فيه من يقول بقول ابى حنيفة أخبرنا ابن
الفضل انا ابن درستويه نا يعقوب ثنا ابو بكر بن خلاد سمعت عبد الرحمن بن
مهدى سمعت حماد بن زيد سمعت ايوب وذكر ابو حنيفة فقال يريدون ان
يُطفئوا نور الله بافواههم ويأبى الله الا ان يتم نوره - أخبرنا القاضى
ابو بكر احمد بن الحسن الحرى وابو القاسم عبد الرحمن بن محمد السراج وابو سعيد
محمد بن موسى الصيرفى قالوا ثنا ابو العباس محمد بن يعقوب الاصم ثنا محمد بن
اسحاق الصغانى ثنا سعيد بن عامر ثنا سلام بن ابى مطيع كان ايوب قاعدا
فى مسجد الحرام فرآه ابو حنيفة فاقبل نحوه فلما رآه ايوب قد اقبل نحوه قال
لاصحابه قوموا لا يعدينا بجربه قوموا فقاموا فتفرقوا أخبرنا ابن الفضل بن درستويه

سنکر فرمانے لگے تو کیا لکھ رہا ہے میں نے کہا میں ٹھیک کہتا ہوں کہنے لگے مجھے یہ نہیں
پہنچی میں نے کہا اچھا اب پہنچ گئی اب جسے فتویٰ دیا ہے اُسے واپس بلاؤ اور یہ مسئلہ
بتا دو تو کہا اُسے تو سفید خچرے گئے ابو عاصم کہتے ہیں مجھے تو خوف ہے کہ ان کا گوشت
اور خون لے گئے حماد کہتے ہیں ابو حنیفہ کے پاس تھا اُن سے مسئلہ پوچھا گیا کہ حالت
احرام میں اگر تہمد کسی کو نہ ملے اور وہ پاجامہ پہنے تو اس کا کیا حکم ہے کہا اسپر فدیہ ہے
میں نے کہا سبحان اللہ - ایک دن مسجد حرام میں بھی انہوں نے یہ فتویٰ دیا کہ حالت
احرام میں اگر کوئی جوتی نہ پائے اور جراب پہنے تو اسپر قربانی واجب ہو میں نے کہا سبحان اللہ
ہم سے ایوب نے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے بارے
میں فرمایا ہے کہ جب وہ جوتی نہ پائے تو جراب پہنے اور ٹخنوں سے نیچے تک اُنہیں کے
باقی کاٹ دے - حماد بن زید کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پاس مکہ میں تھا ایک شخص نے

ثنا يعقوب بن الفضل ثنی فضل بن سهل ثنا الاسود بن عامر عن شريك قال انا ...
ابو حنيفة حبيباً أنبأنا ابو محمد ... وابو ... نا محمد بن جعفر بن ... الغندجاني
الابنادي ثنا جعفر بن محمد بن ... ثنا ابو ... سمعت سليمان بن ...
حسان الحلبي سمعت الاوزاعي ثنا ... يقول عمل ابو حنيفة الى عروة الاسلام
نقضها عروة عروة وانبأنا ابن رزق انا ابو ... ثنا الحسن بن ...
ابو توبة ثنا سلمة بن كلثوم وكان من العابدين ولم يكن في اصحاب الاوزاعي ...
احبابه ... قال الاوزاعي لما مات ابو حنيفة الحمد لله ان كان لينقض الاسلام
عروة عروة - انبأنا ابن الفضل انا ابن درستويه ثنا يعقوب ... وانبأنا ...
ابو سعيد بن حسنويه انا عبد الله بن محمد بن حبيب الخشاب ثنا احمد بن ...
قال ثنا نعيم بن حماد ثنا ابراهيم بن محمد الفزاري قال كنا وفي حديث ...
كنت عند سفيان الثوري اذ جاءه نعي ابي حنيفة فقال الحمد لله الذي
اراح المسلمين منه لقد كان ينقض الاسلام عروة عروة ما ولد في الاسلام
مولود اشأم على الاسلام منه - انبأنا ابو نصر احمد بن ابراهيم المقدسي
بلساوة ثنا عبيد الله بن محمد بن جعفر المصري بن صاحب الخان بارسية
ثنا محمد بن ابراهيم الاسيلي ثنا علي بن زيد ثنا علي بن صدقة سمعت محمد

... قیس نے کہا کہ میں نے احرام کی حالت میں پاجامہ پہن لیا تو اس کہا کہ احرام کی ... میں
جرابیں پہن لیں امام ابو حنیفہ نے کہا اسے قربانی دینی پڑے گی ... نے ...
سائل سے کہا تمہارے پاس تہبند یا جوتی تھی اس نے کہا نہیں ... امام صاحب سے
وہ کہہ رہا ہے کہ بحالت مجبوری میں نے ایسا کیا تو کہنے لگے پھر جب بھی نہ پائے تب بھی
قربانی دینی پڑے گی میں نے کہا میں نے عمرو بن دینار سے ... روایت ... سنی
بروایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جو تہبند نہ پائے وہ پاجامہ پہن لے اور جو نعلین نہ پائے وہ جرابیں پہن لے تو امام صاحب
نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا کہ یہ کچھ نہیں میں نے کہا اگر یہ حدیث دلیل نہیں تو آخر
دلیل کیا ہے؟ کہا حماد ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ اسیر قربانی نہ پائے یا نہ پائے
پھر ناراض ہو کر ان کے پاس سے چلا آیا حجاج بن ارطاۃ سے ملاقات ہوئی ... مسجد ...

بن كثير سمعت الاوزاعي يقول ما ولد في الاسلام مولود اضر على الاسلام من ابي
حنيفة - اخبرنا ابو العلاء محمد بن الحسن بن محمد الوراق انا احمد بن كامل
القاضي ح وانبانا محمد بن عيسى القرشي انا محمد بن عبد الله الشافعي ح وانبانا
عبد الملك بن محمد بن عبد الله الواعظ انا احمد بن الفضل بن خزيمة قالوا
ثنا ابو اسماعيل الترمذي ثنا ابو توبة ثنا الفزاري سمعت الاوزاعي و
سفيان يقولان ما ولد في الاسلام مولود اشأم عليهم وقال الشافعي شر
عليهم من ابي حنيفة - انبانا ابن رزق انا عثمان بن احمد ثنا حنبل
بن اسحاق ح وانبانا ابو نعيم الحافظ ثنا محمد بن احمد بن الحسن الصواف ثنا بشر
بن موسى ثنا الحميدي سمعت سفيان يقول ما ولد في الاسلام مولود اضر على الاسلام
من ابي حنيفة انبانا الحسن بن ابي بكر انا حامد بن محمد الهروي ثنا محمد
بن عبد الرحمن الشامي ثنا سعيد بن يعقوب ثنا مؤمل بن اسماعيل ثنا عمر
بن اسحاق سمعت ابن عون يقول ما ولد في الاسلام مولود اشأم من ابي حنيفة
ان كان لينقض الاسلام عروة عروة حدثنا محمد بن محمد بن بكر المقرئ انا
عثمان بن احمد بن سمعان الرزاز ثنا هيثم بن خلف ثنا محمود بن غيلان
ثنا المؤمل ثنا عمر بن قيس شريك الربيع سمعت ابن عون يقول ما ولد في

تو میں نے اُنسے کہا ابو ارطاۃ آپکا اس محرم کے بارہ میں کیا فتویٰ ہے جو تہمد نہ پائے
اور پاجامہ پہنے اور نعلین نہ پائے اور جرابیں پہنے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا
اور اُن سے جابر بن زید نے اُنسے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاجامہ ہے اسکے لئے جو تہمد نہ پائے اور جرابیں ہیں اسکے
لیے جو نعلین نہ پائے میں نے کہا ابو ارطاۃ کیا آپکو یاد ہے کہ حضرت عبد اللہ رضی نے کہا مجھ سے
سنا کہا نہیں اور مجھ سے نافع نے کہا انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تہمد نہ پائے وہ پاجامہ پہنے اور جو جوتی نہ پائے
وہ جرابیں پہنے میں اسنے کہا یہ تہمارے صاحب شیخ ابو حنیفہ کیوں اسکے خلاف فتویٰ دیتے ہیں
کہا وہ کون ہیں؟ اور کس کا صاحب ہے؟ اللہ تعالیٰ اسے غارت کرے۔ سفیان بن عیینہ کہتے
ہیں جب کوئی میرے پاس آیا کوفہ والوں میں سے حضرت ابن عباس رضی کی حدیث بیان کی اور اس کی

الاسلام من لو دا شام من ابی حنیفة انبأنا ابن فضل بن درستویہ ثنا یعقوب
ثنا سلیمان بن حرب ثنا حماد بن زید قال ابن عون نبئت ان فیکم صلادین یصدون
عن سبیل اللہ قال سلیمان بن حرب وابو حنیفة واصحابہ ممن یصدون
عن سبیل اللہ اخبرنی الخلال ثنی یوسف بن عمر القواس ثنا محمد بن عبد اللہ
العلاف المستملی ثنا علی بن حرب ثنا ابان بن سفیان ثنا حماد بن زید
قال ذکر ابو حنیفة عند البتی فقال ذاک رجل اخطأ عظیم دینہ کیف
یکون حالہ انبأنا ابراھیم بن محمد بن سلیمان الاصبہانی انا ابو بکر بن
المقرئ ثنا سلامة بن محمود القیسی العسقلانی ثنا ابراھیم بن ابی سفیان
ثنا الفریابی سمعت سفیان یقول قیل لسوار لو نظرت فی شئ من کلام ابی
حنیفة وقضایاہ فقال کیف انظر فی کلام رجل لم یؤت الرفق فی دینہ
انبأنا ابراھیم بن مخلد المعدل ثنا محمد بن احمد بن ابراھیم الحکیمی ثنا القاسم بن
المغیرة الجوھری ثنا مطرف ابو مصعب الاصم قال سئل مالک بن انس
عن قول عمر فی العراق بھا الداء العضال قال الھلکة فی الدین ومنھم
ابو حنیفة انبأنا ابن رزق انا محمد بن عبد اللہ بن ابراھیم ثنا جعفر بن محمد بن
الحسن القاضی ثنا ابراھیم بن عبد الرحیم ثنا ابو معمر ثنا الولید بن

سنا اس طرح بیان کی کہ عمرو بن دینار جابر بن زید سے روایت کرتے ہیں تو کوفہ والوں نے
مجھسے کہا کہ ابو حنیفہ تو جابر بن زید کے بدلے جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے کہا غلط ہے صحیح
جابر بن زید ہے لوگوں نے جاکر ابو حنیفہ سے یہ ذکر کیا تو آپ نے کہا کیا پرواہ ہے اگر چاہو جابر بن
عبد اللہ کہو اگر چاہو جابر بن زید کہو۔ احمد بن معدل کے اشعار ہیں کہ جو تجھے حدیث بیان کرتا
ہے اگر تو اسمیں جھوٹا ہو تو تجھپر ابو حنیفہ اور زفر کے گناہ پڑیں جو کہ جان بوجھ کر حدیث اور اثر کو
چھوڑکر قیاس کیطرف جھکتے ہیں ابو حنیفہ سے ایک مرتبہ پینے کی چیزوں کے بارے میں
سوال ہوتا ہے اور وہ ہر سوال کے جواب میں حلال ہے حلال ہے کہتے جاتے ہیں یہانتک کہ نشہ
والی شراب کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو کہتے ہیں وہ بھی حلال ہے ابو عوانہ کہتے ہیں میں نے
یہ سنکر کہا لوگو! یہ انکی لغزش ہے تم اسے ہرگز قبول نہ کرنا ابو جعفر کو اس روایت کے
الفاظ سکر اور شکر میں شک ہے آپ کا ایک فتوی یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اور

مسلم قال قال لی مالک بن انس یتکلم برای ابی حنیفة عندکم قلت نعم قال
ما ینبغی ببلدکم ان تسکت آبنا ثنا علی بن محمد المعدل ثنا محمد بن احمد بن
الحسن الصواف ثنی عبد اللہ بن احمد بن حنبل ثنا ابو معمر عبد الوہاب بن مسلم
قال قال لی مالک بن انس یذکر ابو حنیفة ببلدکم قلت نعم قال ما ینبغی
ببلدکم ان تسکت آبنا احمد بن محمد العتیقی والحسین بن جعفر السلماسی
والحسن بن علی الجوہری قالوا انا علی بن عبد العزیز البرذعی انا ابو محمد عبد الرحمن
بن ابی حاتم الرازی ثنا ابی ثنا ابن ابی سریج سمعت الشافعی یقول سمعت مالک بن انس قیل
له تعرف ابا حنیفة فقال نعم ما ظنکم برجل لو قال هذه الساریة من ذهب
لقام دونها حتی یجعلها من ذهب وهی من خشب او حجارة قال ابو محمد
یعنی کان یثبت علی الخطاء ویحتج دونه ولا یرجع الی الصواب اذا بان له آبنا
علی بن محمد المعدل انا ابو علی الصواف انا عبد اللہ بن احمد بن حنبل ثنا منصور
بن ابی مزاحم سمعت مالک بن انس وذکروا ابا حنیفة - فقال کاد الدین کاد الدین
وآبنا ابن رزق انا ابو بکر الشافعی ثنا جعفر بن محمد بن الحسن القاضی سمعت
منصور بن مزاحم سمعت مالکا یقول ان ابا حنیفة کاد الدین ومن کاد
الدین فلیس له دین وقال جعفر ثنا الحسن بن علی الحلوانی سمعت

اور سے دفن کیا جاسے پھر کسی کو کفن کی ضرورت ہو تو وہ اسکی قبر کھود کر کفن نکال کر بیچ سکتا
ہے سفیان بن عیینہ کہتے ہیں میں نے کسی شخص کو ابو حنیفہ سے بڑھ کر خدا کے اوپر جرأت
کرنے والا نہیں پایا ایک مرتبہ ایک خراسانی شخص نے کہا مجھے ایک لاکھ مسائل آپ سے پوچھنے
ہیں تو کہنے لگے شروع کرو پوچھتے جاؤ میں جواب دیتا جاؤں گا اب تم ہی بتلاؤ کہ اس سے بڑھکر دلیر
تم نے کسی کو سنا ہے ؟ - ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں میں نے ایکسو بیس انصار یوں کو پایا جو
رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت سے فیض یاب ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ جب
انہیں سے کسی سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو یہ کہتا اس سے پوچھو اور وہ کہتا اس سے
پوچھو یہانتک کہ سائل پھر پہلے شخص کے پاس آجاتا میں نے دیکھا کہ فتوی دیتے وقت
وہ کانپنے لگتے تھے یہ حال تو تھا اون کا اور اب اس شخص کو دیکھو کہہ رہا ہے لاؤ ایک لاکھ
مسائل مجھ سے پوچھو میں جواب دونگا بتلاؤ اس سے زیادہ جرأت والا کسی کو تم نے سنا ہے ؟

مصر قال سمعت مالكا يقول الداء العضال الهلاك في الدين وابو حنيفة من
الداء العضال أخبرني ابو الفرج الطناجيري ثنا عمر بن احمد الواعظ ثنا احمد بن
زكريا العسكري ثنا علي بن زيد الفرائضي ثنا الحنيني سمعت مالكا يقول ما ولد
في الاسلام اشأم من ابي حنيفة أخبرني حمزة بن محمد بن طاهر الدقاق ثنا علي
بن عمر الحافظ ثنا محمد بن مخلد بن حفص ثنا ابو زكريا بن يحيى بن عاصم الكوفي.
ثنا ابو بلال الاشعري سمعت ابا يوسف يقول كنا عند هارون انا وشريك وابراهيم
بن ابي يحيى ثنا صالح مولى التوأمة عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال وقال شريك ثنا ابو اسحاق عن عمرو بن ميمون قال قال عمر بن
الخطاب رضي الله عنه وقال حفص ثنا الاعمش عن ابراهيم عن علقمة قال
قال عبد الله فقال لي ما تقول انت قال قلت قال ابو حنيفة قال فقال جاءك
بسر قلت فقه بيكر تراب على رأسك أنبأنا القاضي ابو بكر احمد بن الحرشي انا
ابو محمد حاجب ابن احمد الطوسي ثنا عبد الرحيم بن منيب قال قال عفان
سمعت ابا عوانة قال اختلفت الى ابي حنيفة حتى مهرت في كلامه ثم خرجت
حاجا فلما قدمت اتيت مجلسه فجعل اصحابه يسألوني عن مسائل كنت
عرفتها وخالفوني فيها فقلت سمعت ابا حنيفة على ما قلت فلما خرج سألته

رائے کی مذمت اور اسکی برائی میں علماء کرام کے اقوال اور ضمناً امام صاحب پر جرح

حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کا کام ٹھیک ٹھاک تھا
یہاں تک کہ انہیں لونڈی بچے پیدا ہوئے اور انہوں نے رائے قیاس شروع کیا تو خود بھی
ہلاک ہوئے اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا۔ یہ روایت اور سند سے بھی مروی ہے اسمیں یہ لفظ ہیں کہ
خود گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیا۔ سفیان فرماتے ہیں لوگوں کا کام درست تھا
یہاں تک کہ ابو حنیفہ کوفے میں ہوئے اور بتی بصرے میں اور ربیعہ مدینہ میں ہم نے جب
غور کیا تو ان سب کو بھی قیدی لوگوں کی اولاد پایا۔ ایک روایت میں اسکے بعد یہ بھی مروی ہے
ہے کہ پھر سفیان کو دیکھ کر کہنے لگے تمہارے شہر کے لوگ تو عطا کے اقوال پر تھے ہم نے جو غور
کیا تو ہشام بن عروہ نے باپ کی روایت کہ بنی اسرائیل کا کام استقامت اعتدال پر تھا

عنها فاذا هو قد رجع عنها فقال رأيت هذا احسن منه قلت كل دين يتحول
عنه فاحاجة لى فيه فنفضت ثيابي ثم لم اعد اليه وانبأنا نا احمد بن الحسن انا حاجب
بن احمد ثنا عبد الرحيم بن منيب ثنا النضر بن محمد قال كنا نختلف الى ابي حنيفة
وشامي معنا فلما اراد الخروج جاء ليودعه فقال يا شامي تحمل هذا الكلام
الى الشام فقال نعم قال تحمل شرا كثيرا انبأنا نا ابن الفضل انا ابن درستويه ثنا
يعقوب ثنا عبد الرحمن بن ابراهيم ثنا ابو مسهر وقرأت على الحسن بن ابي بكر
عن احمد بن كامل القاضي ثنا الحسن بن علي قراءة عليه ان دحيما حدثهم قال
ثنا ابو مسهر عن مزاحم بن زفر قال لابي حنيفة يا ابا حنيفة هذا
الذي تفتي به الذي وضعته في كتبك هو الحق الذي لا شك فيه قال
ما ادري لعله الباطل الذي لا شك فيه انبأنا نا علي بن قاسم بن الحسن
البصري ثنا علي بن اسحاق المادرائي سمعت العباس بن محمد سمعت
ابا نعيم سمعت زفر يقول كنا نختلف الى ابي حنيفة ومعنا ابو يوسف
ومحمد بن الحسن فكنا نكتب عنه قال زفر فقال يوما ابو حنيفة لابي يوسف
ويحك يا يعقوب لا تكتب كلما سمعته مني فاني قد ارى الرأي اليوم
فاتركه غدا وارى الرأي غدا فاتركه بعد غد اخبرني الخلال ثنا

یہاں تک کہ انہیں لونڈی بچے ظاہر ہوئے اور انہوں نے رائے قیاس شروع کر دیا جس سے خود
گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا سفیان کہتے ہیں ہم نے دیکھا تو ربیعہ کو بھی قیدی کا
لڑکا پایا اور بتی اور ابو حنیفہ کو بھی تو ہم نے سمجھ لیا کہ یہ اور وہ برابر ہیں سفیان بن عیینہ
کہتے ہیں ہم نے دیکھا تو سب سے پہلے اس کام کو بدلنے والا ابو حنیفہ کو کوفے میں پایا اور
بتی کو بصرے میں اور ربیعہ کو مدینہ میں جب ہم نے غور سے دیکھا تو ان سب کو ہم نے قیدی
لوگوں کی اولاد میں پایا۔ سفیان بن عیینہ رح کہتے ہیں ہم نے قید شدہ لوگوں کی اولاد پر
اس روایت کو مد نظر رکھ کر جب نظر ڈالی تو کوفے میں ابو حنیفہ کو بصرے میں عثمان بتی کو اور
مدینہ میں ربیعہ رائی کو اسیطرح پایا حمدویہ کہتے ہیں میں نے محمد بن سلمہ سے پوچھا کیا بات ہے کہ
نعمان کی رائے تمام شہروں میں پہنچ گئی لیکن مدینہ میں نہیں پہنچی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا فرمان ہے کہ مدینہ میں دجال اور طاعون داخل نہ ہو سکیگا اور یہ بھی دجالوں میں

محمد بن بکران ثنا محمد بن مخلد ثنا حماد بن ابی عمر ثنا ابو نعیم سمعت ابا حنیفة یقول لابی یوسف لا ترو عنی
شیأ فانی واللہ ما ادری مخطئ انا ام مصیب انا انا ابن رزق انا ابن سالم ثنا ابراهیم بن سعید ثنا عمر بن
حفص بن غیاث عن ابیہ قال کنت اجلس الی ابی حنیفة فاسمعه یسأل عن مسئلة فی الیوم الواحد
فیفتی فیها بخمسة اقاویل فلما رأیت ذالک ترکته واقبلت علی الحدیث اخبرنی الحسن بن ابی طالب
ثنا عبید اللہ بن محمد بن صبایة ثنا عبد اللہ بن محمد البغوی ثنا ابن المقری ثنا ابی سمعت ابا حنیفة
یقول ما رأیت افضل من عطاء وعامة ما احدثکم به خطأ .. ..
.. .. انبأنا ابن الفضل انا
دعلج بن احمد انا احمد بن علی الابار ثنا محمود بن غیلان ثنا المقری سمعت ابا حنیفة
یقول عامة ما احدثکم به خطأ انبأنا ابن رزق انا
عثمان بن احمد ثنا حنبل ثنا الحمیدی ثنا وکیع ثنا ابو حنیفة انه سمع عطاء ان کان
سمعه انبأنا البرقانی انا ابو بکر الحبالی الحنی ادذمی بها سمعت ابا محمد عبد اللہ بن
ابی القاضی سمعت محمد بن حماد یقول رأیت النبی صلی اللہ علیه وسلم فی المنام
فقلت یا رسول اللہ ما تقول فی النظر فی کلام ابی حنیفة واصحابه انظر فیها
واعمل علیها قال لا لا لا ثلاث مرات قلت فما تقول فی حدیثک وحدیث اصحابک
انظر فیها واعمل علیها قال نعم نعم نعم ثلاث مرات ثم قلت یا رسول اللہ علمنی دعاء

سے ایک دجال ہے۔ ایک مرتبہ اسی سوال کے جواب میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد
ہے کہ مدینہ شریف کے تمام راستوں پر خدا کی طرف سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو دجال کو وہاں داخل
ہونے نہیں دیتا اور یہ کلام بھی دجالی کلام ہے اور اسی وجہ سے وہ مدینہ شریف میں داخل نہیں
ہوسکا واللہ اعلم۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں اسلام میں کوئی بچہ اہل اسلام کو ابو حنیفہ سے زیادہ
نقصان پہنچانے والا پیدا نہیں ہوا امام مالک ہر رائے قیاس کی مذمت کرتے تھے اور فرماتے تھے
حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبض کئے گئے اور امر دین کامل ہوچکا اور پورا ہوگیا
ہمیں صرف احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اقوال صحابہؓ پر عمل کرنا چاہیے اگر رائے
کی تابعداری کی گئی تو آج ایک شخص آیا ہم نے اسکی رائے مانی کل دوسرا اس سے بھی زیادہ
سمجھ بوجھ والا آیا اسکی ماننے لگینگے تو پھر فرمایئے کہ یہ امر دین کب تمام ہوگا۔ حضرت
امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دو باتوں میں ابو حنیفہؒ کا فتنہ ابلیس کے

ادعوبه فعلمنی دعاء وقال لی ثلاث مرات فلما استیقظت نسیته آخبرنا محمد
بن عبد الله الحبانی انا محمد بن عبد الله الشافعی ثنا محمد بن اسماعیل السلمی ثنا ابو توبة
الربیع بن نافع ثنا عبد الله بن المبارك قال من نظر فی کتاب الحیل لابی حنیفة
احل ما حرم الله وحرم ما احل الله آخبرنی محمد بن علی المقری انا محمد بن عبد الله
الحافظ النیسابوری سمعت ابا جعفر محمد بن صالح سمعت یحیی بن منصور الهروی
سمعت احمد بن سعید الدارمی سمعت النضر بن شمیل یقول فی کتاب الحیل کذا وکذا مسئلة
کلها کفر حدثنی الازهری انا محمد بن العباس ثنا عبد الله بن اسحاق المدائنی ثنی احمد
بن موسی الحزامی ثنا هدیة وهو ابن عبد الوهاب ثنا ابو اسحاق الطالقانی سمعت
عبد الله بن المبارك یقول من کان عنده کتاب حیل ابی حنیفة یستعمله او یفتی
به فقد بطل حجه وبانت منه امرأته فقال مولی ابن المبارك یا ابا عبد الرحمن
ما ادری وضع کتاب الحیل الا الشیطان فقال ابن المبارك الذی وضع
کتاب الحیل اشر من الشیطان آخبرنا ابراهیم بن عمر البرمکی انا محمد بن عبد الله
بن خلف الدقاق ثنا عمر بن محمد الجوهری ثنا ابو بکر بن الاثرم ثنی زکریا بن سهل
المروزی سمعت الطالقانی ابا اسحاق سمعت ابن المبارك یقول من کان کتاب
الحیل فی بیته یفتی به او یعمل بما فیه فهو کافر بانت امرأته وبطل حجه قال

فتنہ سے بھی زیادہ ضرر رساں ہوا ایک تو مرجیہ پن میں دوسرے سنت واحادیث کی وقعت
گھٹانے میں۔ حضرت عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں میرے علم میں دجال کے فتنہ کے بعد کوئی
فتنہ ابوحنیفہ کی رائے قیاس کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں کسی
شخص نے اسلام میں وہ برائی نہیں ڈالی جو ابوحنیفہ نے ڈالی ہے مگر فلاں شخص نے جسے سولی
چڑھا دیا گیا۔ شریک کا قول ہے کہ اگر ہر ہر قبیلے میں ایک ایک شرابی ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں
ابوحنیفہ کے خیال کا کوئی آدمی ہو۔ شریک بن عبداللہ کہتے ہیں کہ کوفے کی ہر ہر حویلی میں اگر
ایک ایک پیٹنے والا ہو جو شراب بیچتا ہو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہاں ابوحنیفہ کے خیال کا
کوئی آدمی ہو۔ ایوب نے ایک مرتبہ ابوحنیفہ کا ذکر کیا تو کہا ان کا ارادہ ہے کہ اپنے منہ کی پھونکوں
سے خدا کے نور کو بجھا دیں اور اللہ تعالیٰ نہیں مانیگا جب تک کہ اپنا نور پورا نہ کرے۔ ایک مرتبہ
ایوب مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوحنیفہ ان کی طرف آنے لگے انہوں نے کہا اٹھو یہیں

فقيل له ان في هذا الكتاب اذا ارادت المرأة ان تختلع من زوجها ارتدت عن
الاسلام حتى تبين ثم تراجع الاسلام فقال عبد الله من وضع هذا فهو كافر بانت
امرأته وبطل حجه فقال له خاقان المؤذن ما وضعه الا ابليس قال الذي
وضعه عندي ابليس من ابليس وقال زكريا نا الحسين بن عبد الله النيسابوري
قال اشهد على عبد الله يعني ابن المبارك شهادة يسألني الله عنها قال لي يا حسين
قد تركت كل شيء رويته عن ابي حنيفة فاستغفر الله واتوب اليه وقال
زكريا سمعت عبد الله وعلي بن شقيق كليهما يقولا قال ابن المبارك كنت اذا اتيت
مجلس سفيان فشئت ان تسمع كتاب الله سمعته وان شئت ان تسمع
آثار رسول الله صلى الله عليه وسلم سمعتها وان شئت ان تسمع كلاما في الزهد
سمعته واما مجلس لا اذكر اني سمعت فيه قط صلى على رسول الله صلى الله عليه وسلم
مجلس ابي حنيفة اخبرني الخلال ثني عبد الواحد بن علي القاضي نا ابو سالم
محمد بن سعيد بن حماد قال قال ابو داؤد سليمان بن الاشعث السجستاني
قال ابن المبارك ما مجلس رأيت ذكر فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم قط ولا يصلي
عليه الا مجلس ابي حنيفة وما كنا نأتيه الا خفية من سفيان الثوري
اخبرني ابو نصر احمد بن الحسين القاضي الدينوري انا ابو بكر احمد بن محمد بن

اس کا وبال ہم پر پڑے گا چنانچہ لوگ اٹھ کر چلے گئے شریک کہتے ہیں ابو حنیفہ میں سوائے خواہ مخواہ کی جرات کے اور کیا تھا؟ امام
اوزاعی ایسا اوقات فرمایا کرتے تھے ابو حنیفہ نے اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ ابو حنیفہ کی موت کی خبر جب انہیں پہنچی تو کہا اللہ کا شکر ہے کہ آج مر گیا جو اسلام
کے شیرازے کو بکھیر رہا تھا۔ سفیان کے پاس جب انکے انتقال کی خبر پہنچی تو اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور
کہا مسلمانوں نے آج اس سے راحت پائی مسلمانوں میں کوئی شخص اس سے زیادہ اسلام کے لیئے
بدشگون پیدا نہیں ہوا اوزاعی کا قول ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی نے اسلام کو ابو حنیفہ سے
زیادہ نقصان نہیں پہنچایا۔ اوزاعی اور سفیان کہتے ہیں مسلمانوں میں ابو حنیفہ سے زیادہ کوئی
بدشگون پیدا نہیں ہوا۔ امام شافعی فرماتے ہیں مسلمانوں پر کوئی شخص برائی لانے میں ابو حنیفہ سے بڑھکر
نہیں ہوا سفیان کا قول ہے کہ اسلام کو ابو حنیفہؒ کے ہاتھوں جو ضرر پہنچا ہے اس سے زیادہ
کسی مسلمان بچے کے ہاتھوں نہیں پہنچا۔ ابن عونؒ کہتے ہیں اسلام میں ابو حنیفہ سے بڑھکر کوئی
برا آدمی پیدا نہیں ہوا اُس نے اسلام کا شیرازہ بالکل بکھیر دیا ابن عون یہ بھی کہا کرتے تھے

اسحاق السنی الحافظ ثنی عبد اللہ بن محمد بن جعفر ثنا هرون بن اسحاق سمعت
محمد بن عبد الوهاب القناد حضرت مجلس ابی حنیفة فرأیت مجلس لغو لا
وقار فیه وحضرت مجلس سفیان الثوری فکان الوقار والسکینة والعلم فله
فلزمته آبنا أنا ابن رزق انا جعفر بن محمد بن نصر الخلدی ثنا محمد بن عبد اللہ
بن سلیمان الحضرمی ثنا احمد بن الحسن الترمذی سمعت الفریابی سمعت الثوری
ینهی عن مجالسته ابی حنیفة واصحاب الرأی آبنا أنا ابوبکر احمد بن محمد بن
عبد اللہ بن ابان التغلبی الهیثمی ثنا احمد بن سلیمان النجار ثنا احمد بن محمد
بن شاهین ثنا محمد بن سهل سمعت محمد بن یوسف الفریابی یقول کان
سفیان ینهی عن النظر فی رائ ابی حنیفة قال وسمعت محمد بن یوسف و
سئل هل روی سفیان الثوری عن ابی حنیفة شیأ قال معاذ اللہ سمعت
سفیان یقول ربما استقبلنی ابو حنیفة یسألنی عن المسئلة فاجیبه و
انا کاره وما سألته عن شئ قط آبنا أنا القاضی ابوبکر محمد بن عبد اللہ الداودی
انا عبید اللہ بن احمد بن یعقوب المقری ثنا محمد بن الحسین بن حمید بن الربیع
ثنا محمد بن عمر بن الولید سمعت محمد بن عبید الطنافسی سمعت سفیان بن وکیع
بن الجراح وذکر عنده ابو حنیفة فقال یتعسف الامور بغیر علم ولا سنة

کہ اسلام میں کوئی بچہ ابو حنیفہ سے بڑھ کر بدشگون پیدا نہیں ہوا ابن عون نے ایکبار حماد بن زید
سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے تم میں کچھ لوگ خدا کی راہ سے روکنے والے ہیں سلیمان بن حرب کہتے ہیں
ابو حنیفہ اور انکے ہم خیال لوگ وہ ہیں جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ ابو حنیفہ کا ذکر ایک مرتبہ
ثوری کے پاس ہوا تو کہنے لگے اس شخص نے دین کے بڑے حصہ میں خطا کی اسکا کیا حال ہوگا؟ سفیان
کہتے ہیں سوار سے کہا گیا کہ آپ ابو حنیفہ کے کلام اور انکے فتووں کو کیوں نہیں دیکھتے کہا میں اس شخص کی بات
دیکھکر کیا کروں؟ جسے نرمی اور ملائمت سے محروم رکھا گیا تھا حضرت امام مالک سے سوال ہوتا ہے
کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس قول کے کیا معنے ہیں؟ جو وہ فرماتے ہیں کہ بھا الداء
العضال کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ یہاں ہلاکت والی بیماری ہے اور ابو حنیفہ بھی وہی ہلاکت
والی بیماری ہے۔ امام مالک نے ایکبار ولید بن مسلم سے پوچھا کہ کیا تمہاری طرف بھی ابو حنیفہ کی
رائے کہی سنی جاتی ہے؟ میں نے کہا ہاں فرمایا تمہارے شہر رہنے کے قابل نہیں۔ ایک اور روایت

آبنا نا ابن رزق انا ابن سالم ثنا الابار ثنا سفیان بن وکیع بن الجراح سمعت
ابی یقول ذکروا ابا حنیفة فی مجلس سفیان فقال کان یقال عوذوا باللہ
من شر النبطی اذا استعرب وقال حدثنا الابار ثنا ابراھیم بن سعید
ثنا عبد اللہ بن عبد الرحمن سئل قیس بن الربیع عن ابی حنیفة فقال من
اجھل الناس عا کان واعلمھم بما لم یکن آبنا نا البرمکی ثنی محمد بن عبد اللہ بن
خلف ثنا محمد بن الجوھری ثنا ابوبکر الاثرم ثنا سعید بن داؤد ثنا حجاج
سألت قیس بن الربیع عن ابی حنیفة فقال انا من اعلم الناس به کان اعلم
الناس بما لم یکن واجھلھم بما کان آبنا نا البرقانی ثنی محمد بن احمد بن محمد
الادمی ثنا محمد بن علی الابار ثنا زکریا بن یحیی الساجی ثنا بعض اصحابنا قال
قال ابن ادریس انی لاشتھی ان یخرج من الکوفة قول ابی حنیفة وشرب
المسکر وقراءة حمزة ۔ وقال زکریا سمعت محمد بن الولید البسری قال کنت
قد تحفظت قول ابی حنیفة فبینا انا یوما عند ابی عاصم فدرست علیه
شیئا من مسائل ابی حنیفة فقال ما احسن حفظك ولکن ما دعاك ان
تحفظ شیئا یحتاج الی ان یتوب اللہ منه آبنا نا ابن رزق انا ابن سالم الابار ثنا
احمد بن عبد اللہ العتکی ابو عبد الرحمن وسمعت منه بمرو قال ثنا مصعب

یہ ہے کہ امام مالکؒ نے پوچھا کہ کیا ابو حنیفہ کا چرچا تمہاری طرف بھی ہے اور میری ہاں کہنے پر فرمایا پھر
تمہارے شہروں میں نہ رہنا چاہیئے ۔ حضرت امام مالک بن انسؒ سے سوال ہوا کہ کیا آپ ابو حنیفہ کو پہچانتے
ہیں کہا ہاں اس شخص کو کیا جانتے ہو جو کسی لکڑی یا پتھر کے ستون کو سونے کا کہہ دے تو بھی نہ پھرتا تھا
جب تک اسکا سونے کا ہونا جانہ دے ابو محمد کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی خطا پر بھی جم جاتا ہے
اور حجت بازی کئے جاتا ہے اور باوجود حق ظاہر ہو جانے کے اپنی بات کی پچ کو نہیں چھوڑتا تھا ۔ امام
مالک ابو حنیفہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے یہ دین سے مکر اور دھوکہ کرتا ہے اور روایت میں یہ بھی ہے کہ دین
سے مکر کرنے والا دیندار نہیں ہوتا ۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں ہلاکت والی بیماری جو دین کو ہلاک کر دیتی ہے
ابو حنیفہ بھی ہیں امام مالکؒ کا فرمان ہے کہ اسلام میں کوئی شخص ابو حنیفہ سے زیادہ منحوس نہیں
پیدا ہوا ۔ ان کے پاس ابو یوسف شریک ابراہیم بن ابی یحیی بیٹھے تھے کہ صالح مولی توئمہ نے
بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

بن خارجة بن مصعب سمعت حمادا يقول في مسجد الجامع ودا علم ابي حنيفة
علم ابي حنيفة احدث من خضاب لحيتي هذه أنبأنا ابو بكر احمد بن علي بن
عبد الله الزجاجي الطبري ثنا ابو يعلى عبد الله بن مسلم الدباس ثنا الحسين
بن اسماعيل ثنا احمد بن محمد بن يحيى بن سعيد ثنا يحيى بن آدم ثنا سفيان بن
سعيد وشريك بن عبد الله والحسن بن صالح قالوا ادركنا ابا حنيفة وما يعرف
بشئ من الفقه وما يعرف الا بالخصومات - اخبرني الحسن بن ابي طالب ثنا عبد الله
بن عثمان بن محمد بن بيان الصفار ثنا علي بن محمد الفقيه المصري ثني
عصام بن الفضل الرازي سمعت المزني سمعت الشافعي يقول ناظر
ابو حنيفة رجلا فكان يرفع صوته في مناظرته اياه فوقف عليه رجل فقال
الرجل لابي حنيفة اخطأت فقال ابو حنيفة للرجل تعرف
المسئلة ما هي قال لا قال فكيف تعرف اني اخطأت قال اعرفك اذا كان
لك الحجة ترفق بصاحبك واذا كان عليك تشغب وتجلب أنبأنا البرقاني
قال انا ابو يحيى فنجويه بن خارق بن حمدان المصري الاسفرائيني
املاء ثنا ابو العباس السراج سمعت ابا قلابة سمعت سلمة بن سليمان
قال قال رجل لابن المبارك كان ابو حنيفة مجتهدا قال ما كان بخليق لذاك

اور شریک نے بروایت ابو اسحاق بروایت عمرو بن میمون بروایت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ
عنہ بیان فرمایا اور حفص نے کہا ہمیں اعمش نے خبر دی انہیں ابراہیم نے انہیں علقمہ نے اسے حضرت عبد اللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے ہارون نے کہا تم بھی کچھ بیان کرو میں نے کہا ابو حنیفہ نے کہا ہارون نے
کہا تو تو برائی لایا اسے ہٹا تیرے سر پہ خاک پڑے۔ ابو عوانہ کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پاس آتا جاتا تھا
یہانتک کہ ان کے کلام میں ماہر ہو گیا اب میں حج کے لیے گیا واپس آن کر پھر انکی مجلس میں پہنچا تو ان کے
شاگردوں وغیرہ نے مجھسے مسائل پوچھنے شروع کیے جو مجھے اچھی طرح معلوم تھے میں نے جواب دیئے لیکن دوسروں
نے میرے جواب میں اختلاف کیا میں نے کہا واہ میں نے یہ مسائل امام ابو حنیفہ سے ہی سنے ہیں اور وہی جواب میں نے
دیئے ہیں میں نے امام صاحب کو دیکھا تو میں نے اُن سے وہ مسائل پھر دریافت کیے انہوں نے پہلے جوابات
کے خلاف ایکی مرتبہ جواب دیئے میں نے کہا یہ کیا ہوا کہا میری سمجھ میں اسیقدر تھا وہ اچھے جواب تھے
اب یہ اُنسے اچھے جواب ہیں تو میں نے سب اگلے مسائل اور فتوؤں سے رجوع کر لیا میں نے کہا

كان يصير نشيطا في الحوض الى الظهر ومن الظهر الى العصر ومن العصر الى
المغرب ومن المغرب الى العشاء فمتى كان مجتهدا وسمعت ابا قدامة
سمعت سلمة بن سليمان قال رجل لابن المبارك كان ابو حنيفة مجتهدا قال لا
ما كان بخليق لذلك ترك عطاء واقبل على ابي العطوف اخبرني الازهري ثنا محمد
بن العباس ثنا ابو القاسم بن بشار ثنا ابراهيم بن راشد الادمي قال سمعت ابا ربيعة
فهد بن عوف سمعت حماد بن سلمة يكني ابا حنيفة ابا جيفة انبأنا ابن رزق انا عثمان
بن احمد ثنا حنبل بن اسحاق سمعت الحميدي يقول لابي حنيفة اذا كناه ابو جيفة
لا يكني عن ذاك يظهره في المسجد الحرام في حلقة والناس حوله انبأنا العتيقي
ثنا يوسف بن احمد الصيدلاني ثنا محمد بن عمر العقيلي ثني زكريا بن يحيى الحلواني
سمعت محمد بن بشار العبدي بندارا يقول قلما كان عبد الرحمن بن مهدي يذكر
ابا حنيفة الا قال كان بينه وبين الحق حجاب انبأنا البرقاني قرأت على محمد
بن محمود المروزي بها حدثكم محمد بن علي الحافظ قال قيل لبندار وانا اسمع
اسمعت عبد الرحمن بن مهدي يقول كان بين ابي حنيفة وبين الحق حجاب
فقال نعم وقد قال لي انبأنا ابن الفضل انا ابن درستويه ثنا يعقوب ثنا محمد
بن بشار سمعت عبد الرحمن يقول بين ابي حنيفة وبين الحق حجاب انبأنا ابن رزق

سبحان اللہ پھر تو دین کا ہر وقت ہیر پھیر ہی ہوتا رہیگا مجھے آپکی ایسی فقہ کی کوئی حاجت نہیں چنانچہ
میں کپڑے جھاڑ کر وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور پھر کبھی وہاں نہ گیا۔ نضر بن محمد کہتے ہیں کہ ہم امام ابو حنیفہ رح
کے پاس آتے جاتے تھے ہمارے ساتھ ایک شامی بھی تھا جب شامی نے اپنے وطن جانیکا ارادہ کیا تو آپ
اُسے پہنچانے آئے اور کہنے لگے اے شامی کیا تم ان فتوؤں کو شام لیجاؤ گے اُس نے کہا ہاں کہا تم بڑی
برائی اپنے ساتھ لیجاؤ گے مزاحم بن زفر نے ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ سے کہا امام صاحب یہ جو آپ فتوے
دیتے ہیں اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کیا آپکے نزدیک وہ سراسر حق ہیں فرمایا کیا خبر شاید وہ سراسر
باطل ہی ہوں امام زفر کہتے ہیں ہم امام صاحب کے پاس آتے جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ابو یوسف اور محمد
بن حسن بھی تھے ہم انکی باتیں لکھ لیا کرتے تھے ایک روز امام صاحب نے ابو یوسف سے کہا اے یعقوب
تجھپر افسوس ہے تو مجھ سے جو کچھ سن اسے لکھا نکر میں تو آج کی بات کل چھوڑ دیتا ہوں اور
کل کی بات پرسوں چھوڑ دیتا ہوں ایک مرتبہ امام ابو حنیفہ نے قاضی ابو یوسف اپنے

انا ابن سالم ثنا الابار ثنا سلمة بن شعیب ثنا الولید بن عتبة سمعت مؤمل
بن اسماعیل قال قال عمر بن قیس من اراد الحق فلیأت الکوفة فلینظر ما قال
ابو حنیفة واصحابه فلیخالفهم أبنا نا بشری بن عبد الله الرومی انا عبد العزیز
بن جعفر الحرمی ثنا اسماعیل بن العباس الوراق ثنا اسحاق بن ابراهیم البغوی أبنانا
ابو سعید محمد بن حسنویه بن ابراهیم الله بنوری انا زاهر بن احمد
السرخسی ثنا عبد الله بن احمد بن ثابت البزاز ثنی اسحاق بن ابراهیم ثنا
ابو الجراب قال قال لی عمار بن زریق خالف ابا حنیفة فانك تصیب
وقال بشری فانك اذا خالفته اصبت أبنا نا ابن الفضل انا ابن درستویه
ثنا یعقوب ثنا ابن نمیر ثنا بعض اصحابنا عن عمار بن زریق قال اذا سئلت
عن شیٔ فلم یکن عندك شیٔ فانظر ما قال ابو حنیفة فخالفه فانك تصیب
أبنا نا البرقانی انا محمد بن عبد الله بن حمویه انا الحسین بن ادریس
قال قال ابن عمار اذا شککت فی شیٔ نظرت الی ما قال ابو حنیفة
فخالفه کان الحق وکان البرکة فی خلافه أخبرنی عبد الله بن یحیی
السکری ثنا محمد بن عبد الله الشافعی ثنا منصور بن محمد البزاز ثنا محمد

شاگرد سے فرمایا میری باتیں لوگوں کو نہ پہنچاؤ خدا کی قسم مجھے تو خود نہیں معلوم کہ میں غلط مسئلہ بیان کرتا ہوں
یا صحیح حفص بن غیاث کہتے ہیں میں ابو حنیفہ کے پاس آتا جاتا تھا میں سنتا تھا ایک ایک مسئلہ میں ایک ہی دن میں
پانچ پانچ جداگانہ فتوے دیتے تھے آخر یہ دیکھکر میں نے وہاں کا آنا جانا ترک کر دیا اور علم حدیث کیطرف متوجہ
ہوا۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عطا سے بہتر کوئی آدمی نہیں دیکھا اور میں تو جو کچھ تم سے
کہتا ہوں وہ اکثر غلط ہوتا ہے۔ سفری کہتے ہیں میں نے بھی امام صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے فتوے
عموماً غلط ہوا کرتے ہیں امام ابو حنیفہ کہتے ہیں میں نے عطا سے سنا اگر سنا ہو تو۔ محمد بن حماد کہتے ہیں میں نے
خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ تو فرمایئے
کہ میں ابو حنیفہ اور انکے ساتھیوں کے کلام کو دیکھوں اور اسپر عمل کروں؟ آپ نے فرمایا نہیں نہیں نہیں
تین مرتبہ منع فرمایا میں نے پھر پوچھا کہ حضور آپکی حدیثوں اور آپکے صحابہ کی حدیثوں کو دیکھوں اور انپر
عمل کروں فرمایا ہاں ہاں ہاں تین مرتبہ اجازت دی پھر میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے
جو میں مانگا کروں آپنے ایک دعا سکھائی تین ہی مرتبہ اسے بھی پڑھی لیکن جب میں جاگا تو اس

بن الصباح ثنا سفيان بن عيينة قال قال مساور الوراق ؎ اذا ما اهل رأی
حاوروناۛ بآبدة من الفتيا طريفه۔ اتيناهم بمقياس صحيح ۔ صليب من طراز ابی حنيفة۔
اذا سمع الفقيه بها وعاهاۛ واثبتها بحبر فی صحيفه۔ فاجابه بعضهم يقول ؎ ثنينا
بقول الله فيهاۛ وآيات محبرة شريفه۔ فكم من فرج محصنة عفيفۛ احل حرامها
بابی حنيفة۔ فكان ابو حنيفة اذا رأی مساور الوراق اوسع له وقال هاهنا هاهنا
انبانا ابن رزق انا ابن سالم ثنا الابار ثنا ابو صالح هدبة بن عبد الوهاب المروزی قدم
علينا شقيق البلخی فجعل يطری ابا حنيفة فقيل له لا تطر ابا حنيفة بمرو فانهم
لا يحتملونك قال البرقانی قال مساور الوراق ؎ اذا ما الناس يوما قايسوناۛ بآبدة من
من الفتوی طريفه۔ اتيناهم بمقياس تليدۛ طريف من طراز ابی حنيفة فقالوا له
اما سمعت ما اجابوه قال رجل ؎ اذا ذو الرأی خاصم عن قياسۛ وجاء ببدعة
هنة سخيفة۔ اتيناهم بقول الله فيهاۛ وآثار مبررة شريفة فكم من فرج
محصنة عفيفۛ احل حرامها بابی حنيفة۔ انبأنا ابن رزق ثنا عثمان بن احمد
الدقاق ثنا ادريس بن عبد الكريم سمعت يحيی بن ايوب ثنا صاحب لنا ثقة قال كنت
جالسا عند ابی بكر بن عياش فجاء اسماعيل بن حماد بن ابی حنيفة فسلم وجلس فقال

دعا کو بھول گیا۔ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں جب ابو حنیفہ کی کتاب الحیل کو دیکھا وہ یقیناً خدا کے حرام کو
حلال اور حلال کو حرام کر دیگا۔ نضر بن شمیل کہتے ہیں اس کتاب میں بہت سے مسائل بالکل کفریہ ہیں حضرت عبد اللہ
بن مبارک فرماتے ہیں جسکے پاس ابو حنیفہ کی کتاب الحیل یعنے جسمیں حیلے سکھائے ہیں ہو اور اسپر عمل کرے
فتویٰ دے تو اسکا حج باطل ہو جائیگا اور اسکی بیوی پر طلاق پڑ جائیگی ابن المبارک کے مولیٰ نے کہا میں تو
جانتا ہوں حیلوں کی کتاب کو کسی شیطان نے بنائی ہو ابن المبارک کہنے لگے جسنے حیلوں کی کتاب
بنائی ہو وہ شیطان سے بھی زیادہ برا ہے۔ ابن المبارک فرماتے ہیں جسکے گھر میں یہ حیلوں کی کتاب ہو اور
وہ اسکے مطابق فتویٰ دیتا ہو یا عمل کرتا ہو وہ کافر ہے اسکی عورت پر طلاق پڑ جاتی ہے اسکا حج باطل
ہو جاتا ہے۔ اُن سے کہا گیا کہ اس کتاب میں ایک حیلہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جب عورت اپنے خاوند سے
خلع کرانا چاہے تو اسلام چھوڑ کر کافر بن جائے مرتد ہو جانیکے بعد جب الگ ہو جائے تو پھر اسلام قبول کرلے
عبد اللہ فرمانے لگے اس کتاب کا لکھنے والا کافر ہے اسکی بیوی اس سے الگ ہے اسکا حج باطل ہے خاقان
مؤذن نے فرمایا اسے کسی ابلیس نے لکھی ہو گی حضرت عبد اللہ نے فرمایا واقعی اس کا مصنف میرے

ابو بکر من هذا فقال انا اسمعیل یا ابا بکر فضرب ابو بکر بیده علی رکبة اسمعیل ثم
قال کم من فرج حرام اباحه حدثنا آبنا ابن رزق انا ابن سالم ثنا الابار ثنا
العباس بن صالح سمعت اسود بن سالم قال ابو بکر بن عیاش سود الله وجه ابی حنیفة
اخبرنی ابو عبد الله محمد بن عبد الواحد انا محمد بن العباس ثنا احمد بن نصر الحافظ ثنا
ابراهیم بن عبد الرحیم ثنا ابو معمر قال قال ابو بکر بن عیاش یقولون ان ابا حنیفة ضرب
علی القضاء انما ضرب علی ان یکون عریفا علی طرز حاکة الخزازون اخبرنی
الحسن بن عبد الله المقری ثنا محمد بن بکران البزاز ثنا محمد بن مخلد ثنا محمد
بن حفص هو الدوری سمعت ابا عبید کنت جالسا مع الاسود بن سالم فی
مسجد الجامع بالرصافة فتذاکروا مسئلة فقلت ان ابا حنیفة یقول فیها کیت و
کیت فقال لی الاسود تذکر ابا حنیفة فی المسجد فلم یکلمنی حتی مات اخبرنی محمد
بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی سمعت محمد بن حامد البزاز سمعت الحسن
بن منصور سمعت محمد بن عبد الوهاب یقول قلت لعلی بن عثام ابو حنیفة محتاج
فقال لا للدین ولا للدنیا آبنا انا ابو حازم عمر بن احمد بن ابراهیم العبدوی الحافظ
بنیسابور انا محمد بن احمد بن القطریف العبدی بجرجان ثنا محمد بن علی البلخی ثنی محمد

میری نزدیک بھی اہلیسوں میسے ایک ابلیس ہی تھا حضرت حسین بن عبد اللہ نیسا پوری قسم کھا کر فرماتے
ہیں کہ مجھسے امام عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا ای حسین میں نے ابو حنیفہ سی جو کچھ سنا نہیں یہی نقیض ہیں اس کو
چھوڑتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے توبہ استغفار کرتا ہوں۔ ابن المبارک کا فرمان ہے کہ اگر تم حضرت
سفیان کی مجلس میں جاتے تو اگر کتاب اللہ سننا چاہو تو سن سکتے تھے اگر احادیث رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سننا چاہو تو سن سکتے تھے اگر زہد و تقوی کی باتیں سننی چاہو تو سن سکتے تھے لیکن ایسی
مجلس جسمیں مجھے یاد نہیں کہ میں نے اس میں کبھی صلی اللہ علیہ وسلم کا جملہ سنا ہو وہ مجلس ابو حنیفہ کی مجلس ہے
یہی حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسی مجلس کہ جسمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
آئے اور حضور پر درود نہ پڑھا جائے میں نے کوئی نہیں دیکھی سوائے ابو حنیفہ کی مجلس کے کہ وہاں نام نبی
پر درود نہیں بھیجا جاتا تھا ہم کبھی کبھی حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی چوری چھپے اس مجلس میں
چلے آتے تھے محمد بن عبد الوہاب قناد فرماتے ہیں میں ابو حنیفہ کی مجلس میں گیا میں نے اسے ایک لغو مجلس
پائی جسمیں کوئی وقار و متانت نہ تھی میں سفیان ثوری کی مجلس میں بھی گیا وہاں میں نے سکینت و جمعی اور

بن احمد التميمي بمصر ثنا محمد بن جعفر الادسامي قال كان ابو حنيفة يتهم شيطان
الطاق بالرجعة وكان شيطان الطاق يتهم ابا حنيفة بالتناسخ قال فخرج يوما ابو حنيفة
الى السوق فاستقبله شيطان الطاق ومعه ثوب يريد بيعه فقال ابو حنيفة
اتبيع هذا الثوب الى رجوع علي فقال ان اعطيتني كفيلا ان لا تمسخ قردا
بعتك فبهت ابو حنيفة قال ولما مات جعفر بن محمد التقي هر ابو حنيفة فقال
لابو حنيفة اما امامك فقد مات فقال شيطان الطاق اما امامك فمن المنظرين الى
يوم الوقت المعلوم انبانا ابو نعيم الحافظ ثنا ابو محمد عبد الله بن جعفر بن حيان ثنا مسلم
بن عصام ثنا رسته عن موسى بن المساور قال سمعت جبرا وهو عصام بن يزيد
الاصبهاني يقول سمعت سفيان الثوري يقول ابو حنيفة ضال مضل انبانا ثنا
ابراهيم بن محمد بن سليمان المؤدب الاصبهاني انا ابو بكر بن المقرئ ثنا سلامة بن
محمود القيسي ثنا ايوب بن اسحاق المسافري ثنا رجاء السندي قال قال عبد الله بن
ادريس ثنا ابو حنيفة ضال مضل وانا ابو سفيان فقاسق من الفساق قال ايوب بن
ثنا دبن يحيى الواسطي صاحب يزيد بن هرون سمعت يزيد بن هرون يقول ما رأيت قوما اشبه بالنصارى
من اصحاب ابي حنيفة انا احمد بن محمد العتيقي والحسن بن جعفر السلاسي والحسن بن علي الجوهري قالوا

وقار ومتانت دیکھی تو بیٹھے اسی مجلس میں بیٹھنا اٹھنا شروع کیا حضرت سفیان ثوری ابو حنیفہ کی مجلس سے
روکتے تھے اور انہیں شریک ہونیکی ممانعت فرماتے تھے حضرت سفیان ابو حنیفہ کے رائی قیاسی مسائل
دیکھنے سے منع فرمایا کرتے تھے محمد بن یوسف سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا سفیان ثوری ابو حنیفہ سے کچھ معاینہ کیا
ہے جواب دیا معاذ اللہ حضرت سفیان فرماتے تھے کہ بسا اوقات ابو حنیفہ مجھ سے مسئلہ پوچھتے ہیں
تو میں جواب دیتا ہوں لیکن ناخوش ہو کر اور بیچ تو کبھی انسے کچھ بھی دریافت نہیں کیا سفیان بن وکیع
بن جراح امام صاحب کی نسبت فرماتے تھے کہ وہ علم و حدیث کے بغیر کھینچ تان کیا کرتے ہیں ایکمرتبہ امام صاحب
کا ذکر آتا ہے تو حضرت سفیان فرمانے لگتے ہیں اس نبطی کی برائی سے جب کہ وہ عرب بننے لگے اللہ کی
پناہ مانگو۔ قیس بن ربیع سے امام ابو حنیفہ کی بابت سوال ہوتا ہے کہ وہ کیسے تھے تو فرماتے ہیں کیا جو کچھ
اور ہوا اس سے سب سے زیادہ ناواقف اور جو کچھ نہیں ہوا اسکے بڑی جاننے والے اسی سوال کے جواب میں
ایکمرتبہ فرمایا میں نہیں تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں نہ جو کچھ کہ نہیں ہوا اسکے عالم اور جو ہو گیا اسکے بڑے
نہ جاننے والے تھے۔ ابن ادریس فرماتے ہیں میں نہیں چاہتا کہ کوفہ سے ابو حنیفہ کا قول اور شرابی کی شراب

اور قیاس اہل رائے کی مجلس سے

انا علی بن عبد العزیز البرذعی انا ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم نا محمد بن عبد اللہ
بن عبد الحکم قال انا محمد بن ادریس الشافعی نظرت فی کتب لاصحاب ابی حنیفۃ فاذا
فیھا مائۃ وثلاثون ورقۃ فعددت منھا ثمانین ورقۃ خلاف الکتاب والسنۃ قال
ابو محمد لان الاصل کان خطأ فصارت الفروع ماضیۃ علی الخطاء وقال ابن ابی
حاتم نا الربیع بن سلیمان المرادی سمعت الشافعی یقول ابو حنیفۃ یضع المسألۃ
خطأ ثم یقیس الکتاب کلہ علیھا وقال ایضا نا ابی نا ھرون بن سعید الایلی
سمعت الشافعی یقول ما اعلم احدا وضع الکتب ادل علی عوار قولہ من ابی حنیفۃ
انبأنا ابن رزق نا عثمان بن احمد الدقاق نا محمد بن اسماعیل الرقی ثنی احمد بن
سنان بن اسد القطان سمعت الشافعی یقول ما شبھت رأی ابی حنیفۃ
الا بخیط السحارۃ یمد کذا فیجیئ اخضر ویمد کذا فیجیئ اصفر انبأنا البرقانی
ثنی محمد بن العباس ابو عمرو الخزاز نا ابو الفضل جعفر بن محمد الصندلی
واثنی علیہ ابو عمرو جدا نا المروزی ابو بکر احمد بن الحجاج سألت ابا عبد اللہ
وھو احمد بن حنبل عن ابی حنیفۃ وعمرو بن عبید قال ابو حنیفۃ اشد علی المسلمین
عن عمرو بن عبید لان لہ اصحابا انبأنا طلحۃ بن علی الکتانی انا محمد بن عبد اللہ بن ابراھیم

اور حمزہ کی قرأت باہر نکلے۔ محمد بن ولید بشری کہتے ہیں میں نے امام صاحب کے اقوال خوب حفظ کیے ایک دفعہ
ابو عاصم کی مجلس میں ان کے بہت سے مسائل زبر سنائے انہوں نے فرمایا کہ تیرا حافظہ بہت ہی
اچھا ہے لیکن وہ باتیں کیوں یاد کرتا ہے جن سے تجھے توبہ کرنی پڑے۔ ایکدفعہ حماد نے جامع مسجد میں
کہا کہ میری ڈاڑھی کے خضاب سے بھی ابو حنیفہ کا علم نو پید ہے سفیان بن سعید شریک
بن عبد اللہ اور حسن بن صالح فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ فقہ کے ماہر نہیں البتہ جھگڑے کے
ماہر ہیں۔ امام شافعی فرماتے ہیں ایکدفعہ امام ابو حنیفہ کا ایک شخص سے مناظرہ ہوا تو بڑی
اونچی اونچی آواز سے بولنے لگے ایک شخص وہاں کھڑا ہوا تھا وہ کہنے لگا حضرت آپ غلطی پر ہیں
امام صاحب نے اس سے کہا تم مسئلہ جانتے بھی ہو؟ اس نے جواب دیا میں مسئلہ نہیں جانتا کہا پھر
تم نے کیسے جان لیا کہ میں خطا پر ہوں کہا اسلیے کہ جب آپکے پاس دلیل ہوتی ہے تو آپ نرمی
اور راستی سے گفتگو کرتے ہیں اور جب آپ دلیل سے خالی ہوتے ہیں بلکہ مقابل کے پاس
دلیل ہوتی ہے تو آپ شور غل اور بلند آواز سے مطلب براری کرتے ہیں۔ ایک شخص ابن المبارک رح

الشافعی نا ابو الشیخ الاصبهانی نا الاثرم قال رأیت ابا عبداللہ مرارا یعیب ابا حنیفة ومذهبه
ویحکی الشیء من قوله علی الانکار والتعجب انا نا بشری بن عبداللہ الرومی انا احمد بن جعفر بن حمدان ثنا
نا عمر بن جعفر الراشدی قال ابوبکر الاثرم قال لی ابو عبداللہ بیانی تعقیبة فی لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحدیث
مسئلة عن الصحابة عن التابعین رضی اللہ عنهم ثم قال قال ابو حنیفة من عمل الجاهلیة وتبسم
کالمتعجب اخبرنی محمد بن عبدالملک القرشی انا احمد بن محمد بن الحسین الرازی نا محمود بن اسحاق
بن محمود القواس بنجاری سمعت ابا عمر حریث بن عبدالرحمن سمعت محمد بن یوسف
البیکندی یقول قیل لاحمد بن حنبل قول ابی حنیفة الطلاق قبل النکاح قال
مسکین ابو حنیفة کانه لم یکن من اهل العراق کانه لم یکن من العلم بشیء قد جاء
فیه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن الصحابة رضی اللہ عنهم وعن نیف
وعشرین من التابعین مثل سعید بن جبیر وسعید بن المسیب وعطاء وطاؤس
وعکرمة کیف یجترئ ان یقول تطلق اخبرنی ابن رزق نا احمد بن سلیمان الفقیه
المعروف بالنجاد نا عبداللہ بن احمد بن حنبل نا مهنی ابن یحیی سمعت احمد بن
حنبل یقول ما قول ابی حنیفة والبعرة عندی الا سواء اخبرنی البرقانی
ثنی محمد بن احمد الادمی نا محمد بن علی الایادی نا زکریا بن یحیی الساجی ثنی محمد بن

سے پوچھتا ہوں کہ کیا ابو حنیفہ مجتہد تھے؟ کہا وہ مجتہد ہونے کے قابل نہ تھے وہ تو رائے قیاس کی ادھیڑ بن
میں ظہر تک اور ظہر سے عصر تک اور عصر سے مغرب تک اور مغرب سے عشا تک لگے رہتے تھے تو وہ مجتہد
کب بن گئے؟ اسی سوال کے جواب میں ایک مرتبہ فرمایا وہ اجتہاد کی قابلیت ہی نہیں رکھتے تھے عطا کو تو
انہوں نے چھوڑ دیا اور ابو العطوف کی طرف متوجہ ہو گئے حماد بن سلمہ ابو حنیفہ کو ابو جیفہ کہا کرتے
تھے۔ مہدی توھری مجلس میں مسجد حرام میں ابو حنیفہ کو ابو جیفہ کہا کرتے تھے۔ محمد بن بشار کے
پاس جب کبھی ابو حنیفہ کا ذکر آتا تو عموماً فرمایا کرتے تھے کہ ان کے اور حق کے درمیان حجاب اور پردہ تھا
بندار سے سوال ہوتا ہے کہ کیا عبدالرحمن بن مہدی کا قول ہے کہ ابو حنیفہ کے اور حق کے درمیان
پردہ تھا کہا ہاں انہوں نے خود مجھ سے فرمایا ہے۔ ایک اور سند سے بھی عبدالرحمن کا یہ قول مروی ہے عمر
بن قیس فرمایا کرتے تھے جو شخص حق کا ارادہ رکھتا ہو وہ ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کے اقوال کے خلاف
کرے۔ حضرت عمار بن زریق ابو الحرابیہ سے فرماتے ہیں ابو حنیفہ کا خلاف کر تو تیری بات ٹھیک
ہو گی اور بشری کا قول ہے کہ ان کا خلاف حق ہے۔ عمار بن زریق کہتے ہیں جب تم سے کوئی مسئلہ

(ح) سمعت أحمد بن حنبل يقول لو أن رجلا ولي القضاء ثم حكم برأي أبي حنيفة ثم
سئلت عنه لرأيت أن أرد أحكامه أخبرني الحسن بن أبي طالب أنا محمد بن نصر بن أحمد
بن نصر بن مدرك نا أبو الحسن علي بن إبراهيم النجاد من حفظه نا محمد بن المسيب نا
أبو هبيرة الدمشقي نا أبو مسهر خالد بن يزيد بن أبي مالك قال أحل أبو حنيفة
الزنا وأحل الربوا وأهدر الدما فسأله رجل ما تفسير هذا فقال أما تحليل الربوا فقال
درهم وجوزة بدرهمين نسيئة لا بأس به وأما الدما فقال لو أن رجلا ضرب رجلا
بحجر عظيم فقتله كان على العاقلة ديته ثم تكلم في شيء من النحو فلم يحسنه ثم قال
لو ضربه بأبا قبيس كان على العاقلة قال وأما تحليل الزنا فقال لو أن رجلا وامرأة
أصيبا في بيت وهما معروفا الأبوين فقالت المرأة هو زوجي وقال هو هي امرأتي لم
أعرض لهما قال أبو الحسن النجاد في هذا إبطال الشرائع والأحكام أخبرنا البرقاني
أنا بشر بن أحمد الإسفرائيني نا عبد الله بن محمد بن سيار الفرهياني سمعت القاسم
بن عبد الملك أبا عثمان سمعت أبا مسهر يقول كانت الأئمة تلعن أبا فلانة على
هذا المنبر وأشار إلى منبر دمشق قال الفرهياني وهو أبو حنيفة أخبرنا الخلال نا أبو
الفضل عبيد الله بن عبد الرحمن بن محمد الزهري نا عبد الله بن عبد الرحمن أبو محمد السكري

پوچھا جائے اور تمہیں اسکا علم نہو تو دیکھو ابو حنیفہ نے اسمیں کیا کہا ہے پھر اُسکے خلاف تم کہو مسئلہ کا صحیح
جواب ہو جائیگا۔ ابن عمار کہتے ہیں جب تجھے کسی مسئلہ میں شک ہو تو دیکھ ذرا ابو حنیفہ کے فتوی کا خلاف کر
کیونکہ حق وبرکت انکے خلاف میں ہے مساور وراق کہتے ہیں جب اہل رائے اپنے فتووں کے طریقوں کو لیکر ہم سے
جھگڑتے ہیں تو ہم انکے پاس ابو حنیفہ کے صحیح اور مضبوط قیاس پیش کرتے ہیں جسے فقیہ سنکر یاد کر لیتے ہیں
اور لکھ لیا کرتے ہیں اسکے جواب میں کسی نے کہا ہم اسکے پاس اللہ تعالی کا فرمان پیش کرتے ہیں اور قرآن پاک
کی بابرکت آیتیں پڑھتے ہیں ابو حنیفہ کیوجہ سے تو بہت سی پاکدامن پرہیزگار حرام عورتوں کی
شرمگاہیں حلال ہوگئیں ابو حنیفہ جب مساور وراق کو دیکھتے تو انکی بڑی آؤ بھگت کرتے اور کہتے
یہاں آؤ یہاں بیٹھو شقیق بلخی ایک مرتبہ ابو حنیفہؒ کی بڑی تعریف کرتے ہیں تو اُنسے کہا جاتا ہے مرو میں
آپ یہ باتیں چھوڑ دیجئے مرو والے آپکی برداشت نہیں رکھتے تو وہ مساور وراق کے مذکورۂ بالا
اشعار پڑھ سناتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں کہ کیا ان اشعار کا جواب آپنے نہیں سنا؟ جسمیں ہے جب کہ اہل
اپنی رائے قیاس سے ہم سے حجت بازی کرنے لگے اور اس ردی اور مردار چیز کو ہمارے سامنے لائے تو

نا العباس بن عبد الله الرقفي سمعت الغرباني يقول كنا في مجلس سعيد بن عبد العزيز
بدمشق فقال رجل رأيت فيما يرى النائم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد دخل
من باب الشرقي يعني باب المسجد ومعه ابوبكر وعمر رضي الله عنهما وذكر غيرهما من
الصحابة وفي القوم رجل متوسخ الثياب رث الهيئة فقال تعرف من هذا قلت لا قال
هذا ابوحنيفة هذا ممن اعين بعقله على الفجور فقال سعيد بن عبد العزيز انا اشهد
انك صادق لولا انك رأيت هذا لم تكن تحسن تقول هذا اخبرني ابو الفتح محمد بن
المظفر بن ابراهيم الخياط نا محمد بن علي بن عطية المكي نا محمد بن خالد الاموي نا
علي بن الحسن القرشي نا علي بن حرب قال سمعت محمد بن عامر الطائي وكان خيرا يقول
رأيت في النوم كان الناس مجتمعون على درج دمشق اذ خرج شيخ ملبب بشيخ
فقال ايها الناس ان هذا بدل دين محمد صلى الله عليه وسلم فقلت لرجل الى
جنبي من هذان الشيخان فقال هذا ابوبكر الصديق رضي الله عنه ملبب
بابي حنيفة انبأنا القاضي ابو العلاء محمد بن علي الواسطي نا عبد الله بن محمد
بن عثمان المزني بواسط نا طريف بن عبد الله سمعت ابن ابي شيبة وذكر ابا
حنيفة فقال اراه كان يهوديا اخبرني ابراهيم بن عمر البرمكي نا عبيد الله

ہمنے اسکے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کا قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی اور شریف حدیثیں پیش
کیں اور ہمنے کہا کہ ابو حنیفہ کی وجہ سے کتنی ایک پاکدامن پرہیزگار عورتوں کی شرمگاہیں جو خدا کی جانب
سے حرام تھیں حلال ہوگئیں۔ ابوبکر بن عیاش کی مجلس میں ابو حنیفہ کے پوتے اسمٰعیل بن حماد بن ابو حنیفہ
آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے ابوبکر نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا میں اسمٰعیل ہوں تو ابوبکر نے
اسمٰعیل کی رانوں پر اپنے ہاتھ سے مارا اور فرمایا تیرے دادا نے بہت سی حرام شرمگاہوں کو حلال کردیں
حضرت ابوبکر بن عیاش دعا کیا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ کے منہ کو کالا کرے۔ اور ابوبکر بن
عیاش کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں ابو حنیفہ کو سزا قاضی بننا قبول نہ کرنے پر دیگئی یہ غلط ہے بلکہ انہیں
چودھری بننے پر زدوکوب کیا گیا جیسا کہ ریشم فروش جلاہوں میں دستور تھا۔ ابو عبید کہتے ہیں میں اسود
بن سالم کے پاس رصافہ کی جامع مسجد میں بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک مسئلہ کا ذکر آگیا میں نے کہا اس میں
ابو حنیفہ کا فتویٰ یہ ہے تو اسود نے خفا ہو کر کہا تو مسجد میں ابو حنیفہ کا ذکر کرتا ہے ایسے بگڑے کہ
مرتے دم تک پھر مجھسے کلام نہ کیا۔ محمد بن عبد الوہاب نے ایک مرتبہ علی بن عثام سے کہا ابو حنیفہ

ابن محمد بن حمدان بن حمدان العکبری نا محمد بن ایوب بن المعافی البزار سمعت ابراھیم الحربی یقول
وضع ابوحنیفة اشیاء فی العلم لقیع الماء احسن منھا وعرضت یوما شیئاً من مسائله
علی احمد بن حنبل فجعل یتعجب منھا ثم قال کانه ھو یبتدی الاسلام انبأنا ابن رزق
انا ابن سالم انا الابار انا محمد بن المھلب السرخسی نا علی بن جریر قال کنت فی
الکوفة فقدمت البصرة وفیھا ابن المبارک فقال لی کیف ترکت الناس قال قلت
ترکت بالکوفة قوما یزعمون ان ابا حنیفة من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال قلت اتخذوک فی الکفر اماما قال فبکی حتی ابتلت لحیته یعنی انه حدث عنه
اخبرنی محمد بن علی المقری انا محمد بن عبد اللہ النیسابوری سمعت ابا جعفر محمد بن صالح بن
ھانی نا مسعود بن قطن نا محمد بن غیاث الاعین نا علی بن جریر الابیوردی
قال قدمت علی ابن المبارک فقال له رجل ان رجلین تماریا عندنا فی مسئلة
فقال احدھما قال ابو حنیفة وقال الآخر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
کان ابو حنیفة اعلم بالقضاء فقال ابن المبارک اعد علی فاعاد علیه فقال کفر کفر
فقلت بک کفروا وبک اتخذوا الکفر اماما قال ولم قلت بروایتک عن ابی حنیفة قال
استغفر اللہ من روایاتی عن ابی حنیفة اخبرنی الحسن بن ابی طالب نا محمد بن

حجت ہیں؟ فرمایا نہیں نہ دین کے نہ دنیا کے۔ محمد بن جعفر کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ کہتے تھے کہ شیطان
طاق حضرت علی کے پھر واپس آنے کا قائل ہے اور شیطان طاق کہتا تھا ابوحنیفہ تناسخ کے قائل ہیں
ایکدن بازار میں دونوں کی مڈھ بھیڑ ہوگئی وہ ایک کپڑا بیچنا چاہتا تھا تو ابوحنیفہؒ کہنے لگے
ہمارے ہاتھ سے بیچ دو حضرت علیؓ کے دوبارہ واپس آنے پر اسکی قیمت ادا کرنی جائیگی اُس نے کہا ہاں
بیچتا ہوں لیکن تم اس بات کا ضامن دو کہ تم تناسخ میں بندر نہ بنجاؤ گے اس جواب کو سنکر ابوحنیفہ رح
حیران رہ گئے جب جعفر بن محمد النقی کا انتقال ہوتا ہے تو ابوحنیفہ کہنے لگے اب تو تمہارے امام مرگئے
اس نے کہا ہاں لیکن تمہارے امام کو تو قیامت تک کی ڈھیل دیگئی ہے۔ سفیان ثوریؒ کہا کرتے تھے ابوحنیفہ
خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہیں۔ عبد اللہ بن ادریس فرماتے ہیں ابوحنیفہ
گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں اور ابوسفیان فاسق ہے۔ یزید بن ہارون کہتے ہیں میں نے ابوحنیفہ کی
مانند اور اُس سے زیادہ کسی کو نصرانیت سے مشابہ نہیں پایا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ابوحنیفہ کے شاگردوں
کی کتابیں دیکھیں جن کے ایک سو بیس ورق تھے میرے اندازے سے اُسکے اسّی ورق

یوسف نا محمد بن جعفر المطیری نا عیسی بن عبد اللہ الطیالسی نا الحمیدی سمعت ابن المبارک یقول صلیت وراء ابی حنیفۃ صلاۃ وفی نفسی منھا شئ قال وسمعت ابن المبارک یقول کتبت عن ابی حنیفۃ اربعمائۃ حدیث اذا رجعت الی العراق ان شاء اللہ محوتھا انبأنا ابراھیم بن محمد بن سلیمان المؤدب انا ابوبکر بن المقری نا سلامۃ بن محمود العبسی نا اسماعیل بن حمدویہ البیکندی سمعت الحمیدی یقول سمعت ابراھیم بن شماس یقول کنت مع ابن المبارک بالثغر فقال لئن رجعت من ھذہ لاخرجن ابا حنیفۃ من کتبی انبأنا العتیقی نا یوسف بن احمد الصیدلانی نا محمد بن عمرو العقیلی نا ابراھیم بن جناد نا ابوبکر الاعین نا ابراھیم بن شماس سمعت ابن المبارک یقول اضربوا علی حدیث ابی حنیفۃ انبأنا عبید اللہ بن عمر الواعظ نا ابی نا عبد اللہ بن سلیمان نا عبد اللہ بن احمد بن حنبل ثنی ابی نا ابوبکر الاعین عن الحسن بن الربیع قال ضرب ابن المبارک علی حدیث ابی حنیفۃ قبل ان یموت بایام یسیرۃ کذا رواہ لنا واظنہ عن عبد اللہ بن احمد عن ابی بکر الاعین نفسہ واللہ اعلم اخبرنی محمد بن احمد بن یعقوب انا محمد بن نعیم الضبی سمعت ابا سعید عبد الرحمن بن احمد المقری سمعت ابا بکر احمد بن محمد بن الحسین البلخی یقول سمعت محمد بن علی بن الحسن بن شقیق

خدا رسول کتاب سنت قرآن حدیث کے خلاف تھے ابو محمد کہتے ہیں یہ اس لیے کہ اصل ہی غلط تھی تو فروع کا غلط ہونا لازمی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی فرمان ہے کہ ابو حنیفہ ایک غلط مسئلہ بنا لیتے تھے اور ساری کتاب کو اسی پر قیاس کرتے جاتے تھے۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ میری دانست میں کسی نے ابو حنیفہ سے زیادہ واہی کتابیں تصنیف نہیں کیں امام شافعی کا یہی قول ہے کہ میں نے تو ابو حنیفہ کی رائے کو دھاگے سے تشبیہ دی ہے کہ ادھر کھینچو تو سبز نکل آئے اور ادھر کھینچو تو زرد نکل آئے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا جاتا ہے کہ مسلمانوں پر ضرر ابو حنیفہ کا زیادہ تھا یا عمرو بن عبید کا؟ تو فرمایا ابو حنیفہ کا اسلیے کہ اس کے ساتھی اور شاگردوں کی جماعت تھی۔ امام ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ لسبا اوقات ابو حنیفہ کے عیب بیان فرماتے تھے اور اُن کے مذہب کو عیب والا کہتے تھے اور اُنکے بعض مسائل کو کبھی بطور تعجب اور انکار کے بیان فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے عقیقہ کے بارے میں بہت سی حدیثیں رسول اللہ

سمعت ابی سمعت عبد اللہ بن المبارک یقول لحدیث واحد من حدیث الزھری احب الی من جمیع کلام ابی حنیفۃ انبانا ثنا ابن یعطان ثنا ابن سالم ثنا الابار ثنا علی بن حزم عن علی بن اسحاق الترمذی قال قال ابن المبارک کان ابو حنیفۃ یتیما فی الحدیث انبانا ثنا البرقانی قال قرئ علی عمر بن بشران وانا اسمع حدثکم علی بن الحسین بن حبان ثنا عبد اللہ بن احمد شبویہ سمعت ابا وھب سمعت عبد اللہ ھو ابن المبارک یقول کان ابو حنیفۃ یتیما فی الحدیث انبانا علی بن محمد بن عبد اللہ المعدل انا ابو علی بن الصواف انا عبد اللہ بن احمد بن حنبل اجازۃ ثنا سریج بن یونس ثنا ابو قطن ثنا ابو حنیفۃ وکان زمنا فی الحدیث انا محمد بن الحسین الازرق ثنا علی بن عبد الرحمن بن عیسی الکوفی ثنا احمد بن حازم انا ابو غسان قال ذکرت للحسن بن صالح رجلا قد کان جالس ابا حنیفۃ من النخعی فقال لو کان اخذ من فقہ النخعی کان خیرا لہ انظروا عمن تأخذون انبانا ثنا عبد اللہ بن یحیی السکری والحسن بن ابی بکر ومحمد بن عمر النرسی قالوا انا محمد بن عبد اللہ بن ابراھیم الشافعی ثنا محمد بن یونس ثنا مؤمل بن اسمعیل ابو عبد الرحمن سألت سفیان بن عیینۃ قلت یا ابا محمد تحفظ عن ابی حنیفۃ شیئا قال لا ولا نعمۃ عین اخبرنی العتیقی ثنا یوسف بن احمد الصیدلانی ثنا محمد بن عمر

صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائیں اور بہت سی روایتیں صحابہ اور تابعین کی بھی بیان کیں پھر تعجب کے ساتھ مسکرا کر فرمانے لگے دیکھو ابو حنیفہ اسے جاہلیت کا کام بتاتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل سے ایک مرتبہ کہا جاتا ہے کہ ابو حنیفہ نکاح سے پہلے طلاق دینے کو جائز بتاتے ہیں کہا ابو حنیفہ ایک مسکین شخص ہیں گویا کہ وہ عراق میں رہتے ہی نہ تھے گویا کہ انہیں کچھ علم ہی نہ تھا اس مسئلہ میں تو خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی روایتیں ہیں اور ہمیں سے اوپر اوپر بڑے بڑے جلیل القدر تابعین سے روایت ہے جیسے سعید بن جبیر سعید بن مسیب عطا طاؤس عکرمہ پھر ابو حنیفہ کیسے جرأت کر کے ان سب کے خلاف کہتے ہیں کہ طلاق ہو جائیگی۔ حضرت امام احمد بن حنبل کا یہ فرمان ہی ہے کہ میرے نزدیک ابو حنیفہ کا قول اور اونٹ کی مینگنی یکساں ہے آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ اگر کوئی قاضی ابو حنیفہ کے مذہب کے مطابق فیصلے کرے۔ اور حکم دے تو میرا فتویٰ یہ ہے کہ اسکے تمام احکام رد کر دیئے جائیں۔ یزید بن ابو مالک کہتے ہیں کہ ابو حنیفہ نے

العقیلی نا محمد بن ایوب نا محمد بن عبد اللہ بن نمیر سمعت ابی ح و انا البرمکی انا
محمد بن عبد اللہ بن خلف نا عمر بن محمد الجوہری نا ابو بکر الاثرم نا یحیی بن محمد بن
سابق نا ابن نمیر قال ادرکت الناس وما یکتبون الحدیث عن ابی حنیفۃ فکیف الرأی انبانا
العتیقی نا یوسف بن احمد نا العقیلی نا محمد بن اسماعیل نا سلیمان بن حرب سمعت
حماد بن زید سمعت الحجاج بن ارطاۃ یقول ومن ابو حنیفۃ ومن یأخذ عن ابی
حنیفۃ وما ابو حنیفۃ انا البرقانی انا محمد بن العباس بن حیویہ انا محمد بن مخلد
نا صالح بن احمد بن حنبل نا علی یعنی ابن المدینی سمعت یحیی ھو ابن سعید القطان
وذکر عندہ ابو حنیفۃ قالوا کیف کان حدیثہ قال لم یکن بصاحب حدیث اخبرنی
الخلال نا احمد بن ابراھیم بن شاذان انا علی بن محمد بن مہران السواق نا محمد بن حماد المقری قال سألت
یحیی بن معین عن ابی حنیفۃ قال وایش کان عند ابی حنیفۃ من الحدیث حتی تسأل عنہ انبانا
الحسین بن المنذر القاضی والحسن بن ابی بکر البزاز قالا انا محمد بن عبد اللہ الشافعی
سمعت ابراھیم بن اسحاق الحربی سمعت احمد بن حنبل وسئل عن مالک فقال حدیث صحیح
ورأی ضعیف وسئل عن الاوزاعی فقال حدیث ضعیف ورأی ضعیف وسئل عن
ابی حنیفۃ فقال لا رأی ولا حدیث وسئل عن الشافعی فقال حدیث صحیح ورأی

زنا جیسی حرام چیز کو حلال کر دیا سود جیسی حرام چیز کو حلال بتایا مسلمانوں کے خون حرام کو جائز کر دیا ایک شخص نے
کہا حضرت اسکی تشریح کیجئے تو فرمایا سنو سود کو حلال کرنا تو یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ایک درہم کو دو درہم کے
بدلے ادھار دینا لینا جائز ہے اور خون حرام کو حلال کرنا یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں
اگر کوئی شخص دوسرے کو بڑا سا پتھر مار کر مار ڈالے تو اس کے وارثوں پر دیت
یعنے جرمانہ ہے قصاص یعنے بدلہ نہیں پھر اس جملہ کو ادا کرتے ہیں نحوی غلطی بھی
کرتے ہیں اور کہتے ہیں بابا أَ قُبَیْسٍ حالانکہ کہنا چاہیئے بابِی قُبَیْسٍ اور زنا کو حلال کرنا
یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر ایک مرد عورت اس برے کام میں پائے گئے اور لوگ انکے باپ
دادوں تک سے واقف ہیں لیکن تاہم اگر وہ عورت جھوٹ کہدے کہ یہ شخص میرا خاوند ہے اور
مرد کہدے کہ یہ عورت میری بیوی ہے تو دونوں چھوڑ دیئے جائینگے ابو الحسن نجار کہتے
ہیں کہ یہ فتوے شریعت کے احکام کو باطل کرنے والے ہیں۔ ابو مسہر فرماتے ہیں دمشق کے
اس ممبر پر میں نے ائمہ کو ابو فلاں پر لعنت بھیجتے ہوئے پایا ذہابی فرماتے ہیں اس ابو فلاں سے

صحیح آخبرنی احمد بن علی البادا یقول قال لی ابوبکر بن شاذان قال لی ابوبکر بن ابی داود جمیع ما روی ابو حنیفة من الحدیث مائة وخمسون حدیثا اخطأ او قال غلط فی نصفها آبنا نا ابن دوما انا ابن سلم نا الابار نا ابراهیم بن سعید سمعت ابا اسامة یقول مر رجل علی رقبة فقال من این اقبلت قال من عند ابی حنیفة قال یمکنک من رأی ما مضغت وترجع الی اهلک بغیر ثقة آبنا انا ابن رزق انا عثمان بن احمد انا حنبل بن اسحاق نا بشر بن موسی نا الحمیدی قال قال سفیان کنت جالسا عند رقبة بن مصقلة فرأی جماعة مختلفین فقال من این فقالوا من عند ابی حنیفة فقال رقبة یمکنهم من رأی ما مضغوا وینقلبون الی اهلیهم بغیر ثقة آبنا نا العتیقی نا یوسف بن احمد نا العقیلی ثنی عبد الله بن اللیث المروزی نا محمد بن یونس الجمال سمعت یحیی بن سعید سمعت شعبة یقول کف من تراب خیر من ابی حنیفة اخبرنی البرمکی انا محمد بن عبد الله بن خلف نا عمر بن محمد الجوهری نا ابوبکر الاثرم نا ابو عبد الله نا عبد الرحمن بن مهدی سألت سفیان عن حدیث عاصم فی المرتدة فقال اما من ثقة فلا کان یرویه ابو حنیفة قال ابو عبد الله والحدیث کان ابو حنیفة عن عاصم عن ابی رزین عن ابن عباس فی المرأة اذا ارتدت قال تحبس ولا تقتل

مراد ابو حنیفہ ہے فریابی کہتے ہیں ہم دمشق میں حضرت سعید بن عبد العزیز کی مجلس میں تھے تو ایک شخص نے کہا میں نے سوتے ہوئے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے مشرقی دروازے سے تشریف لائے آپکے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق وغیرہ وغیرہ بہت سے صحابہ تھے رضی اللہ عنہم اجمعین جنکے نام اس بزرگ نے ذکر کئے ہیں میں نے دیکھا کہ قوم میں ایک شخص میلے کچیلے کپڑوں والا پراگندہ حال والا ہے حضورؐ نے مجھ سے پوچھا اسے جانتے ہو؟ میں نے کہا نہیں فرمایا یہ ابو حنیفہ ہیں یہ وہ شخص ہے جسکی عقل نے فسق وفجور کی طرف رہبری کی سعید بن عبد العزیز نے فوراً فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے ہیں اگر تم ایسا نہ دیکھتے تو ایسا بیان کر ہی نہ سکتے تھے محمد بن عامر طائی ایک بڑے باخبر بزرگ تھے فرماتے ہیں میں نے نیند میں دیکھا کہ گویا لوگ دمشق میں جمع ہیں کہ ایک بزرگ ایک شخص کو باندھے ہوئے لیکر آئے اور فرمانے لگے لوگو! اس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بدل ڈالا جو بزرگ میرے پاس کھڑے تھے میں نے انسے پوچھا یہ بزرگ کون ہیں اور جنکی نسبت

أنبأنا عبيد الله بن عمر الواعظ نا أبي نا احمد بن مغلس نا مجاهد نا ابو سلمة منصور بن سلمة الخزاعي اباً بكر بن عياش وذكر حديث عاصم فقال والله ما سمعه ابو حنيفة قط أخبرني علي بن احمد الرزاز انا علي بن محمد بن سعيد الموصلي نا يسر بن سهل نا احمد بن حنبل نا مؤمل قال ذكروا ابا حنيفة عند سفيان الثوري فقال غير ثقة ولا مأمون غير ثقة ولا مأمون أنبأنا محمد بن عمر بن بكر المقرئ انا عثمان بن احمد بن سمعان الرزاز نا هيثم بن خلف نا محمود بن غيلان نا المؤمل قال ذكر ابو حنيفة عند الثوري وهو في الحجر فقال غير ثقة ولا مأمون فلم يزل يقول حتى جاز الطواف أنبأنا ابو سعيد بن حسنويه نا عبد الله بن محمد بن عيسى الخشاب نا احمد بن مهدي نا ابراهيم بن ابي الليث سمعت الاشجعي غير مرة قال سأل رجل سفيان عن ابي حنيفة فقال غير ثقة ولا مأمون غير ثقة ولا مأمون غير ثقة ولا مأمون أنبأنا البرقاني انا محمد السراجي نا عبد الرحمن بن ابي حاتم الرازي ثني ابي سمعت محمد بن كثير العبدي يقول كنت عند سفيان الثوري فذكر حديثا فقال رجل حدثني فلان بغير هذا فقال من هو فقال ابو حنيفة فقال احلتني على غير ملئ أنبأنا محمد بن الحسين بن محمد المتوثي انا اسمعيل بن محمد الصفار نا الحسن بن الفضل

یہ فرا رہے ہیں وہ کون ہے؟ اس نے کہا یہ بزرگ تو حضرت ابو بکر صدیق ہیں رضی اللہ عنہ اور جسے یہ باندھ کر لائے ہیں اور جسکی نسبت فرماتے ہیں یہ ابو حنیفہ ہے ابن ابی شیبہ فرماتے ہیں کہ میری نزدیک ابو حنیفہ یہودی تھے۔ ابراہیم حربی فرماتے ہیں ابو حنیفہ نے علم میں ایسی چیزیں وضع کی ہیں کہ اُن سے تو گندہ پانی بہتر ہے میں نے ایک دن اُن کے چند مسائل حضرت امام احمد بن حنبل رح کے سامنے پیش کئے تھے تو تعجب کے ساتھ فرمانے لگے کہ گویا یہ شخص تو اسلام کا نو آموز ہے۔ علی بن جریر کہتے ہیں کہ میں کوفے سے بصرہ میں آیا وہاں ابن المبارک بھی تھے مجھ سے پوچھنے لگے کوفے میں لوگوں کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا کچھ لوگ تو ابو حنیفہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمجھتے ہیں میں نے کہا وہ لوگ آپکو کفر میں امام بناتے ہیں یہ سنکر وہ روئے یہانتک کہ آنسوؤں سے ڈاڑھی تر ہو گئی اسلیئے کہ انہوں نے بھی ابو حنیفہ سے روایتیں لی تھیں۔ جریر رازی کہتے ہیں میں ابن المبارک کے پاس آیا ایک شخص نے اُنسے کہا کہ ایک مسئلہ میں ہمارے پاس دو شخص جھگڑ پڑے ایک تو ابو حنیفہ کا قول پیش کرتا تھا دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تو پہلا کہنے لگا کہ ابو حنیفہ قضا کے احکام بہت زیادہ جانتے تھے ابن مبارک نے

الصيدلاني نا محمد بن كثير العبدي نا سفيان الثوري قال رأيته وسأله رجل عن مسئلة
فافتاه فيها فقال له الرجل ان فيها اثرا قال له ممن قال عن ابي حنيفة قال احلتني على غير ملى
ابنا نا رضوان بن محمد بن الحسن الدينوري نا علي بن احمد بن علي الهمداني بها نا الفضل
بن الفضل الكندي سمعت الحسن بن صاحب سمعت ابا سلمة الفقيه سمعت عبد الرزاق
يقول ما كتبت عن ابي حنيفة الا لاكثر به رجالي وكان يروي عنه بضعة عشر حديثا
ابنا علي بن احمد بن عمر المقرئ نا اسماعيل بن علي الخطبي نا عبد الله بن احمد بن حنبل سألت
ابي عن الرجل يريد ان يسأل عن الشيء من امر دينه مما يبتلي به من الايمان في الطلاق وغيره
وفي حضره من اصحاب الرأي ومن اصحاب الحديث لا يحفظون ولا يعرفون الحديث الضعيف
ولا الاسناد القوي فلمن يسأل لاصحاب الرأي او لهؤلاء اعني اصحاب الحديث على
ما كان من قلة معرفتهم قال يسأل اصحاب الحديث ولا يسأل اصحاب الرأي ضعيف
الحديث خير من رأي ابي حنيفة ابنا نا العتيقي نا يوسف بن احمد الصيدلاني نا محمد بن
عمرو العقيلي نا عبد الله بن احمد سمعت ابي يقول حديث ابي حنيفة ضعيف ورأيه ضعيف
وابنا نا العتيقي نا يوسف نا العقيلي نا سليمان بن داؤد العقيلي سمعت

کہا کہ یہ واقعہ بیان کرو میں نے دوبارہ کہہ سنایا تو فرمانے لگے یہ پہلا شخص کافر ہو گیا اس نے کفر کا کلمہ کہا
میں نے کہا حضرت آپکی وجہ سے وہ کافر ہوا ان کے کفر کے پیشوا آپ ہیں کہا یہ کیسے؟ میں نے کہا اسلئے
کہ خود آپ بھی ابوحنیفہ سے روایتیں کرتے ہیں تو فرمایا میں اللہ تعالی سے ابوحنیفہ کی روایتوں سے استغفار
کرتا ہوں میری توبہ ہے حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں میں نے ابوحنیفہ کے پیچھے نماز پڑھی لیکن میرے
دل میں کھٹکا ہی رہا۔ فرماتے ہیں میں نے ابوحنیفہ سے چارسو روایتیں لی ہیں جب میں عراق جاؤنگا
تو انشاء اللہ سب مٹادونگا ابن المبارکؒ نے ثغر میں کہا کہ میں یہاں سے جاکر اپنی سب کتابوں سے ابوحنیفہ کا نام
مٹادونگا فرماتے تھے ابوحنیفہ کی بات پر مار دو۔ ابن المبارک نے اپنے انتقال سے کچھ دن پہلے ابوحنیفہ کی
باتوں پر مار دیا میرا خیال ہے کہ یہ روایت ابوبکر عینی کی ہے واللہ اعلم۔ حضرت عبداللہ بن المبارکؒ فرماتے ہیں
امام زہری کی ایک حدیث مجھے ابوحنیفہ کے تمام کلام سے زیادہ پیاری ہے امام ابن المبارکؒ
کا قول ہے کہ ابوحنیفہ حدیث میں یتیم تھے یہی قول دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ ابوقطن فرماتے
ہیں ابوحنیفہ حدیث میں کچھ نہ تھے حسن بن صالح کے پاس ایک شخص کا ذکر ہوتا ہے جسنے ابوحنیفہ
کی صحبت اٹھائی تھی تو کہا اگر وہ نخعی کی فقہ لیتا تو اس کے لیے بہتر ہوتا دیکھو سب اکبر و

احمد بن الحسن الترمذی یقول ح واخبرنا عبید اللہ بن عمر الواعظ نا ابی نا عثمان بن
جعفر بن محمد السبیعی نا الفریابی جعفر بن محمد نا احمد بن الحسن الترمذی سمعت احمد بن
حنبل یقول کان ابوحنیفة یکذب لم یقل العتیقی کان اخبرنی القاضی ابو الطیب
طاهر بن عبد اللہ الطبری نا علی بن ابراهیم البیضاوی نا محمد بن عبد الرحمن بن
الجارود الرقی نا عباس بن محمد الدوری سمعت یحیی بن معین یقول وقال له رجل
ابوحنیفة کذاب قال کان ابوحنیفة انبل من ان یکذب صدوقا الا ان فی حدیثه
ما فی حدیث الشیوخ انبأنا عبید اللہ بن عمر الواعظ نا ابی نا محمد بن یونس الازرق نا جعفر بن ابی
عثمان سمعت یحیی وسألته عن ابی یوسف وابی حنیفة فقال ابویوسف اوثق منه فی الحدیث قلت فکان
ابوحنیفة یکذب قال کان انبل فی نفسه من ان یکذب اخبرنا علی بن القاضی عن محمد بن العباس الخزاز نا احمد بن
مسعدة الفزاری نا جعفر بن درستویه نا احمد بن محمد بن القاسم بن محرز سمعت یحیی بن معین کان ابوحنیفة
لا بأس به وکان لا یکذب وسمعت یحیی یقول مرة اخری ابوحنیفة عندنا من اهل الصدق لم یتهم
بالکذب ولقد ضربه ابن هبیرة علی القضاء فابی ان یکون قاضیا انبأنا نا العتیقی نا
تمام بن محمد بن عبد اللہ الرازی بدمشق نا ابو المیمون عبد الرحمن بن عبد اللہ

کو کس سے سیکھتے ہو۔ حضرت سفیان بن عیینہ سے پوچھا جاتا ہے کہ اے ابو محمد آپکو کچھ مسائل
ابو حنیفہ کے بھی یاد ہیں کہا نہیں ہرگز نہیں بالکل نہیں اور میں اس سے خوش ہوں۔ ابن نمیر فرماتے ہیں
میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ ابو حنیفہ کی روایت کردہ حدیثیں بھی نہیں لیتے تھے بھلا انکی رائے تو کیا مانتے ؟۔
حجاج بن ارطاۃ کہتے ہیں ابو حنیفہ ہیں کون ؟ اور انکی روایت قبول ہی کون کرتا ہے ؟ اور ابو حنیفہ
ہیں کیا چیز ؟ یحییٰ بن سعید قطان محدث سے پوچھا جاتا ہے کہ ابو حنیفہ کی روایت کردہ حدیثیں کیسی
ہیں ؟ فرماتے ہیں وہ حدیث جاننے والے نہ تھے۔ امام یحییٰ بن معین سے ابو حنیفہ کے بارے میں سوال
ہوتا ہے تو فرماتے ہیں ابو حنیفہ کے پاس حدیثیں تھی ہی کونسی جو اس سے کوئی پوچھتا۔ امام احمد بن حنبل
رحمۃ اللہ علیہ سے امام مالک کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرمایا وہ صحیح حدیثوں اور ضعیف رائے
والے تھے امام اوزاعی کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں ضعیف حدیث اور ضعیف رائے
والے امام ابو حنیفہ کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں ان کے پاس نہ تو رائے تھی نہ حدیث
امام شافعی کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں صحیح حدیث والے اور صحیح رائے والے تھے۔
ابوبکر بن ابو داؤد فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ سے کل ڈیڑھ سو حدیثیں روایت ہیں انہیں بھی

البجلی سمعت نصر بن محمد البغدادی سمعت یحیی بن معین یقول کان محمد بن الحسن کذابا وکان جهمیا وکان ابو حنیفة جهمیا ولم یکن کذابا اخبرنا ابن رزق نا احمد بن علی بن عمرو بن حبیش الرازی قال سمعت محمد بن احمد بن عصام سمعت محمد بن سعد العوفی سمعت یحیی بن معین یقول کان ابو حنیفة ثقة لایحدث بالحدیث الا ما یحفظ ولا یحدث بما لا یحفظ انبأنا التنوخی حدثنی ابی نا محمد بن حمدان بن الصباح نا احمد بن الصلت الحمانی سمعت یحیی بن معین وهو یسئل عن ابی حنیفة اثقة هو فی الحدیث قال نعم ثقة ثقة کان والله اورع من ان یکذب وهو اجل قدرا من ذلک انبأنا الصیمری انا عمر بن ابراهیم المقری نا مکرم بن احمد نا احمد بن عطیة قال سئل یحیی بن معین هل حدث سفیان ابی حنیفة قال نعم کان ابو حنیفة ثقة صدوقا فی الحدیث والفقه مأمونا علی دین الله قلت احمد بن الصلت هو احمد بن عطیة کان غیر ثقة انبأنا ابن رزق نا هبة الله بن محمد بن حنش البزاز نا محمد بن عثمان بن ابی شیبة سمعت یحیی بن معین وسئل عن ابی حنیفة فقال کان

ادھورا آدھا غلط اور خطا میں رقبہ کے پاس سے ایک شخص گذرا آپ نے پوچھا کہاں سے آرہے ہو؟ اُس نے کہا ابو حنیفہؒ کے پاس سے فرمایا اپنی خود ایجاد رائے تو کرتے ہو لیکن افسوس اپنے ڈولوں کی طرف لوٹ رہے ہو بغیر ثقہ کے ایک مختلف جماعت کو دیکھکر اُس سے آپ نے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کہاں سے آئے انہوں نے کہا ابو حنیفہؒ کے پاس سے کہاں لوگوں کو انکی رائے قیاس کے چبائے ہوئے مسائل تو مل گئے لیکن یہ لوگ بغیر کسی قسم کی مضبوطی کے اپنے والوں کی طرف لوٹتے ہیں شعبہؒ فرماتے ہیں مٹی کی ایک مٹھی ابو حنیفہ سے بہتر ہے حضرت سفیانؒ سے اس روایت کی بابت پوچھا جاتا ہے جسمیں ہے کہ جب عورت مرتد ہو جائے تو اسے جیل خانہ میں ڈال دیا جائے لیکن اسے قتل نہ کیا جائے تو فرمایا اس روایت کو ابو حنیفہ عاصم وہ ابو رزین وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں لیکن ابو حنیفہ ثقہ نہیں ہیں اور ثقہ لوگوں میں سے اسے کوئی روایت نہیں کرتا ابو بکر بن عیاش اس روایت کی بابت فرماتے ہیں خدا کی قسم ابو حنیفہ نے اسے عاصم سے ہرگز نہیں سنا حضرت سفیان ثوری ابو حنیفہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں ہیں اور نہ امین و مامون ہیں دو مرتبہ یہی فرمایا حطیم میں ایک مرتبہ ابو حنیفہ کا ذکر حضرت سفیان کے پاس ہوتا ہے تو طواف پورا کرنے تک فرماتے رہتے ہیں وہ نہ ثقہ ہیں نہ مامون۔ ایک روایت میں تین مرتبہ

لضعیف فی الحدیث آبنا نا احمد بن عبد اللہ الانماطی انا محمد بن
المظفر انا علی بن احمد بن سلیمان المصری نا احمد بن سعید بن
ابی مریم قال وسألتہ یعنی یحیی بن معین عن ابی حنیفۃ
فقال لا تکتب حدیثہ اخبرنا علی بن محمد المالکی انا عبد اللہ
بن عثمان الصفار نا محمد بن عمران الصیرفی نا عبد اللہ بن
علی بن عبد اللہ المدینی قال وسألتہ یعنی اباہ عن
ابی حنیفۃ صاحب الرأی فضعفہ جدا وقال لو کان بین
یدی ما سألتہ عن شیء وروی خمسین حدیثا اخطأ فیہا
اخبرنی عبد اللہ بن یحیی السکری انا ابو بکر الشافعی نا
جعفر بن محمد بن الازھر قال ابن العلائی قال ابو حنیفۃ
ضعیف آبنا نا ابن الفضل انا عثمان بن احمد الدقاق
نا سھل بن احمد الواسطی نا ابو حفص عمر بن علی قال
وابو حنیفۃ النعمان بن ثابت صاحب الرأی لیس بالحافظ

ان الفاظ کا دوہرانا یہی ہے۔ ایک مرتبہ حضرت سفیان نے ایک حدیث بیان کی تو ایک شخص نے کہا مجھے ایک شخص نے اسکے سوا یہ حدیث کی ہو فرمایا وہ کون ہے کہا ابو حنیفہ فرمایا وہ اس فن سے ناآشنا ہیں۔ ایک مرتبہ آپنے ایک مسئلہ کا جواب دیا جس پر ایک شخص نے کہا اس بارے میں ایک اثر ہے فرمایا کس سے اس نے کہا ابو حنیفہ سے کہا تو نے اس فن سے ناآشنا شخص کا نام لیا۔ عبد الرزاق فرماتے تھے میں نے ابو حنیفہ سے بیس اوپر کچھ روایتیں لکھی ہیں لیکن صرف اس واسطے کہ ایک نام میری فہرست میں بڑھ جائے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ اپنے والد حضرت امام احمدؒ سے پوچھتے ہیں کہ ایک شخص کو امر دین میں کسی مسئلہ کی ضرورت پڑی خواہ وہ مسئلہ ایمان کے بارے میں ہو خواہ طلاق وغیرہ کے بارے میں اب وہ چند اہل رائے کو پاتا ہے اور چند اہل حدیث کو لیکن وہ اہل حدیث اگرچہ اچھی طرح حدیث یاد نہ رکھتے ہوں اور ضعیف حدیث کی انہیں پہچان نہ ہو اور نہ سند کو بھی وہ نہ جانتے ہوں تو وہ شخص مسئلہ کس سے پوچھے آیا اہل رائے سے یا اہل حدیث سے فرمایا وہ اہل حدیث سے پوچھے اور اہل رائے سے ہرگز نہ پوچھے ضعیف حدیث بھی ابو حنیفہ کی رائے سے اچھی ہے امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہ جھوٹ

مضطرب الحدیث واهی الحدیث وصاحب هوی آخبرنی عبد
العزیز بن احمد الکتانی نا عبد الوهاب بن جعفر المیدانی قال
نا عبد الجبار بن عبد الصمد السلمی نا القاسم بن عیسے الصفار
نا ابراهیم بن یعقوب الجوزجانی قال ابو حنیفة لا تتبع لحدیثه
ولا لرأیه آبنا نا ابو عمر عبد الواحد بن محمد بن عبد الله بن مهدی
البزاز نا ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبة نا جدی
قال ابو حنیفة النعمان بن ثابت صدوق ضعیف
الحدیث آبنا نا ابو حازم العبدوی سمعت محمد بن عبد الله
الجوزقی یقول قرئ علی مکی بن عبد الله وانا اسمع قیل
له سمعت مسلم بن الحجاج یقول ابو حنیفة النعمان بن ثابت
صاحب الرأی مضطرب الحدیث لیس له کثیر حدیث
صحیح آبنا نا البرقانی انا احمد بن سعید بن سعد نا عبد
الکریم بن احمد بن شعیب النسائی نا ابی قال ابو حنیفة النعمان

بولتے تھے۔ ایک شخص نے امام یحییٰ بن معینؒ کے سامنے کہا ابو حنیفہ جھوٹے آدمی
تھے فرمایا ابو حنیفہؒ جھوٹ بولنے سے پاک صاف تھے وہ سچے آدمی تھے لیکن
جس طرح اور بزرگوں کی روایت کی ہوئی حدیثوں میں کلام ہے اسی طرح انکی بھی۔
ایک مرتبہ انہی سے ابو حنیفہ اور ابو یوسفؒ کے بارے میں سوال ہوتا ہے تو جواب
دیتے ہیں کہ ابو یوسف ابو حنیفہ سے زیادہ ثقہ تھے سائل پوچھتا ہے پھر کیا
ابو حنیفہؒ جھوٹ بولتے تھے فرمایا وہ اپنے نزدیک اس سے زیادہ بزرگ تھے کہ وہ
جھوٹ بولیں۔ یہی یحییٰؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہؒ میں کوئی حرج نہیں وہ روایت میں
جھوٹ نہیں بولتے تھے وہ ہمارے خیال میں سچے آدمی ہیں انپر جھوٹ کی تہمت
نہیں انہیں ابن ہبیرہ نے عہدۂ قضا قبول کرنے پر مارا پیٹا بھی لیکن وہ
انکار ہی کرتے رہے۔ یہی یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کہ محمد بن حسن کذاب تھے
اور جہمیہ تھے اور ابو حنیفہ جہمیہ تھے لیکن دروغگو نہ تھے۔ فرماتے ہیں ابو حنیفہ
ثقہ شخص تھے انہیں جو حدیث یاد ہوتی اسی کو بیان کرتے جو حفظ نہ ہوتی

بن ثابت کوفی لیس بالقوی فی الحدیث انبا نا القاضی ابو العلاء محمد
بن علی الواسطی انا محمد بن احمد بن محمد المفید نا محمد بن معاذ ابو جعفر
الفروی نا ابو داؤد السنجی نا الہیثم بن عدی قال وابو حنیفۃ النعمان
بن ثابت التیمی تیم اللہ بن ثعلبۃ مولی لھم توفی ببغداد سنۃ مائۃ
وخمسین انبأنا ابن الفضل انا عبد اللہ بن جعفر نا یعقوب بن سفیان
قال قال ابو نعیم ح وانبأنا ابن رزق وابن الفضل قال نا دعلج بن احمد
انا وفی حدیث ابن رزق نا احمد بن علی الابار نا یوسف یعنی بن موسی سمعت ابا نعیم یقول
مات ابو حنیفۃ فی سنۃ مائۃ وخمسین وولد سنۃ ثمانین زاد یعقوب وکان لہ یوم مات
سبعون سنۃ انبأنا ابو نعیم الحافظ نا ابو بکر بن عبد اللہ بن یحیی الطلحی نا ابو جعفر محمد
بن عبد اللہ الحضرمی سمعت عثمان بن ابی شیبۃ یقول مات ابو حنیفۃ ح وانا ابن الفضل
انا جعفر بن محمد الخلدی نا محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی قال مات ابو حنیفۃ النعمان بن ثابت
مولی بنی تیم اللہ بن ثعلبۃ سنۃ مائۃ وخمسین واخبرت انہ کان ابن سبعین لفظھما سواء
انبأنا الحسن بن الحسین بن العباس النعالی انا احمد بن اسحاق بن محمد النعالی انا عبد اللہ

اُسے بیان نہ فرماتے - ایک مرتبہ سائل کے سوال کرنے پر آپ نے فرمایا ابو حنیفہ
ثقہ ہیں ثقہ ہیں۔ خدا کی قسم وہ ہرگز جھوٹ نہیں بول سکتے انکی قدر و عزت اس کے
لائق نہیں کہ وہ جھوٹ کہیں۔ ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ کیا سفیان نے ابو حنیفہ سے
حدیث بیان کی ہے کہا ہاں ابو حنیفہ ثقہ تھے حدیث وفقہ میں سچے تھے
اللہ کے دین میں مامون تھے لیکن اس روایت کی سند میں احمد بن عطیہ ہیں
اور وہ ثقہ شخص نہ تھے - امام یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہ حدیث میں
ضعیف تھے۔ فرماتے ہیں انکی بیان کی ہوئی حدیثیں نہ لکھا کرو - امام علی بن
عبد اللہ مدینیؒ سے ابو حنیفہ اہل رائے کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ انہیں
سخت ضعیف بتلاتے ہیں اور فرماتے ہیں اگر وہ میرے سامنے بھی ہوتے تو
میں ہرگز اُنسے کوئی روایت نہ لیتا انہوں نے پچاس حدیثیں روایت کی ہیں جنمیں
غلطی کی ہے - ابن العلائیؒ فرماتے ہیں ابو حنیفہ ضعیف ہیں - ابو حفص عمر بن علی
فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رائے قیاس کرنے والے حافظ نہیں تھے

بن اسحاق المدائنی نا قضیب بن المحرر بن قعنب قال ومات ابو حنیفة بسوق
یحیی سنة خمسین ومائة آبنأنا الصیمری نا علی بن الحسن الرازی نا محمد
بن الحسن الزعفرانی نا احمد بن زهیر اخبرنی سلیمان
بن ابی شیخ قال الحسن بن عمارة صلی علی ابی حنیفة وهو قاضی ببغداد سنة
خمسین ومائة آبنأنا عبید الله بن عمر الواعظ ثنی ابی نا الحسین بن القاسم
نا علی بن ابی داؤد واحمد بن ابی مریم عن ابن عفیر وفی سنة خمسین ومائة
مات ابو حنیفة فی رجب وهو ابن سبعین سنة آنبأنا ابو الفضل انا علی بن
ابراهیم المستملی ح وانا البرقانی انا حمزة بن محمد بن علی الماء مطیری
قالا انا محمد بن ابراهیم بن شعیب الغازی نا محمد بن اسماعیل البخاری قال
ابو حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی مات سنة مائة وخمسین آبنانا
الازهری انا محمد بن العباس نا ابراهیم بن محمد الکندی نا ابو موسی محمد
بن المثنی قال ومات ابو حنیفة سنة مائة وخمسین آبنأنا عبید الله بن عمر
الواعظ والحسین بن علی الطناجیری قال عبید الله ثنی ابی والآخر نا

وہ مضطرب الحدیث ہیں انکی روایت واہی ہے وہ خلاف شرع نواہجا د
باتوں کے ماننے والے تھے۔ ابراہیم بن یعقوب جوزجانی فرماتے ہیں کہ
ابو حنیفہ کی روایت کی ہوئی حدیث کی اتباع نہ کی جائے نہ انکی رائے قیاس
مانا جائے۔ شیبہ فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابت سچے ہیں لیکن حدیث
کے ضعیف راوی ہیں۔ امام مسلم بن حجاج فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن
ثابت صاحب رائے مضطرب الحدیث تھے انکے پاس صحیح حدیث کچھ زیادہ
نہیں۔ امام احمد بن شعیب نسائی فرماتے ہیں کہ ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی
حدیث میں قوی نہیں۔ ہیثم بن عدی فرماتے ہیں ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تیمی
تیم اللہ بن ثعلبہ کے موالی بغداد میں ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ ابو نعیم فرماتے ہیں امام صاحب کا
انتقال ۱۵۰ھ میں ہوا اور پیدائش ۸۰ھ میں عمر ستر برس کی ہوئی عبداللہ بن سلیمان حضرمی
فرماتے ہیں کہ امام صاحب نے سنہ ۱۵۰ھ میں انتقال فرمایا ستر برس کی عمر ہوئی تھی قعنب بن محرر کا فرمان ہے کہ امام صاحب
سوق یحیی میں ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے سلیمان بن ابو شیخ فرماتے ہیں حسن بن عمارہ نے امام صاحب کے

عمر بن احمد الواعظ نا الحسين بن صدقة ح وانبانا الصيمري نا علي بن الحسن
الرازي نا محمد بن الحسين الزعفراني نا ابن ابي خيثمة سمعت يحيى بن معين
يقول مات ابو حنيفة سنة احدى وخمسين ومائة زاد الزعفراني ودفن في
مقابر الخيزران ابنا نا الحسن بن ابي القاسم انا ابو سعيد احمد بن محمد بن سويع
المسوى نا ابو علي الحسين بن الحسن البزار بنجاري نا اسحاق بن احمد بن صفوان
السلمي سمعت مكي بن ابراهيم يقول ومات ابو حنيفة في سنة ثلاث وخمسين
ومائة ابنا نا ابن الفضل انا دعلج انا احمد بن علي الابار نا مسلم بن عبد الرحمن
نا المكي قال ومات ابو حنيفة في سنة ثلاث وخمسين ومائة ولقيته بالكوفة
وبغداد وبمكة وكان ابو حنيفة خزازا ابنا نا الصيمري قال قرأنا على الحسين
بن هارون الضبي عن ابي العباس بن سعيد قال انا احمد بن جمولة بن خنجه
البخاري نا ابو عبد الله وهو محمد بن احمد بن حفص البخاري قال قال احمد بن عبد الله
الاسلمي نا الحسن بن يوسف الرجل الصالح قال يوم مات ابو حنيفة صلي عليه ست
مرار من كثرة الزحام آخرهم صلي عليه ابن حماد وغسله الحسن بن عمارة ورجل

جنازے کی نماز پڑھائی جو بغداد کے قاضی تھے اور یہ واقعہ ۱۵۰ھ کا ہے ابن عفیر فرماتے
ہیں ستر سال کی عمر میں امام صاحب ماہ رجب ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔
امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ نعمان بن
ثابت کوفی ۱۵۰ھ میں فوت ہوئے۔ محمد بن مثنی بھی یہی کہتے ہیں یحیی بن معین ۱۵۱
ہجری میں بتلاتے ہیں اور آپ مقابر خیزران میں دفن کئے گئے۔ مکی
بن ابراہیم کہتے ہیں امام صاحب کا انتقال ۱۵۳ھ میں ہوا آپ خز از یعنی
ریشم فروش تھے میری ملاقات آپ سے کوفے میں اور بغداد میں اور مکہ
شریف میں ہوئی ہے۔ حسن بن یوسف فرماتے ہیں امام صاحب کے جنازے
کی نماز چھ مرتبہ پڑھی گئی کیونکہ لوگوں کا اژدہام بہت زیادہ تھا آخری مرتبہ
ابن حماد نے نماز پڑھائی اور حسن بن عمارہ اور ایک دوسرے شخص نے
آپ کو غسل دیا۔ حضرت سفیان ثوری مکہ میں تھے جو انہیں آپ کے انتقال
کی خبر پہنچی تو فرمایا اللہ تعالی کا شکر ہے کہ اس نے جس چیز میں اکثر لوگوں کو

اخن آبنأ نا القاضی ابوبکر احمد بن الحسن الحرشی نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم نا ابو قلابة الرقاشی نا ابو عاصم سمعت سفیان الثوری بمکة وقیل له مات ابو حنیفة فقال الحمد لله الذی عافانا مما ابتلی به کثیرا من الناس آبنأنا ابو سعید محمد بن موسیٰ الصیرفی نا ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم نا محمد بن علی الوراق نا مسدد سمعت ابا عاصم یقول ذکر عند سفیان موت ابی حنیفة فما سمعته یقول رحمه الله ولا شیئا قال الحمد لله الذی عافانا مما ابتلاه به آبنأنا محمد بن عمر بن بکیر المقری ابنأنا الحسن بن احمد الفسوی الصفار نا احمد بن بیس نا محمد بن عبید ابو نهار بن یعلی الهروی نا عبد الله بن مسیح الهروی سمعت عبد الصمد بن حسان یقول لما مات ابو حنیفة قال لی سفیان الثوری اذهب الی ابراهیم بن طهمان فبشره ان فتان هذه الامة قد مات فذهبت الیه فوجدته قائلا فرجعت الی سفیان فقلت انه قائل قال اذهب فصح به ان فتان هذه الامة قد مات قلت اراد الثوری ان یغم ابراهیم بوفات ابی حنیفة لانه کان علی مذهبه فی الارجاء آبنأنا ابن الفضل انا عبد الله بن جعفر نا یعقوب بن

مبتلا کیا ہمیں اُس سے بچا لیا۔ حضرت سفیان نے آپ کی خبر سنکر رحمہ اللہ نہیں کہا بلکہ یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اس چیز سے ہمیں بچا لیا جس میں وہ مبتلا تھے۔ اور فرمایا جاؤ ابراہیم طہمان کو بھی یہ خوشخبری سنادو کہ اس امت کو فتنے میں ڈالنے والی فوت ہوگئی قاصد جب پہنچا تو وہ سوئے ہوئے تھے اس نے واپس آکر خبر دی تو فرمایا پھر جاؤ اور اُس کے کان تک میرے الفاظ پہنچادو میں کہتا ہوں سفیان ثوری رح کا قصد یہ تھا کہ چونکہ ابراہیم بھی مرجیہ تھا تو اُسے یہ غمگینی کی خبر ہو جائے۔ بشر بن ابو الازہر فرماتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک جنازے پر کالا کپڑا پڑا ہوا ہے اور اُسکے اردگرد پادری لوگ ہیں ہم نے پوچھا یہ کس کا جنازہ ہے؟ لوگوں نے کہا ابو حنیفہ رح کا امام ابو یوسف رح سے ہم نے اپنا یہ خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا اسے کسی اور سے ذکر نہ کرنا۔

یہیں تک امام ابو حنیفہ رح نعمان بن ثابت رح کے حالات جو خطیب رح نے اپنی کتاب تاریخ بغداد میں نقل کئے ہیں ختم ہوتے اصل نسخہ مصر کے کتب خانہ میں جسکا نام دار الکتب الامیریہ ہے

سفیان نا عبد الرحمن سمعت علی بن المدینی قال قال لی بشر بن ابی الازهر النیسابوری
رأیت فی المنام جنازۃ علیها ثوب اسود وحولها قسیسین فقلت جنازۃ من
هذہ فقالوا جنازۃ ابی حنیفۃ فحدثت بہ ابا یوسف فقال لا تحدث بہ احدا
وهذا آخر ما ترجم الخطیب بہ ابا حنیفۃ النعمان بن ثابت
منقولا من کتابہ تاریخ بغداد المحفوظ بدار الکتب الامیریۃ المصریۃ نمبرہ ۲ من فن التاریخ
والحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ
کتبہ العبد الفقیر المعترف بالعجز والتقصیر محمد حامد الفقی بن المرحوم الشیخ سید احمد
الفقی کان اللہ لہ معینا وتم ذلک فی عصر یوم الثلاثاء العشرین من شھر
رمضان المکرم سنۃ الف وثلاث مائۃ وسبعۃ وثلاثین من ھجرۃ سید الانبیاء و
المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

موجود ہے اور کتب خانہ کی فہرست میں فن تاریخ میں ۲ نمبر پر ہے۔
سب تعریفوں کے لائق اللہ تعالیٰ ہے جو وحدہٗ لاشریک لہٗ ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔
جس قلمی نسخہ کا یہ ترجمہ ہے۔ وہ جناب شیخ محمد حامد الفقی بن شیخ سید احمد الفقی
کے ہاتھ کا نقل کردہ ہے جو جناب شیخ محمد نصیف صاحب تاجر جدہ کے کتب خانہ
میں ۱۳۳۷ھ میں نقل کیا ہوا ہے جسکی کتابت ماہ رمضان المبارک کی بیسویں
تاریخ منگل کے دن عصر کے وقت ختم ہوئی ہے۔
والحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
المترجم۔ عاجز ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم مدرس مدرسہ محمدیہ عربیہ
واڈیٹر اخبار محمدی۔ اجمیری دروازہ شہر دہلی
ماہ رمضان شریف ۱۳۴۵ھ ہجری

اس کتاب کے مترجم جناب مولانا محمد صاحب کی بعض دیگر موجودہ تصانیف

فضائلِ محمدی۔ امام خطیب بغدادیؒ کی دوسری کتاب شرف اصحاب الحدیث عربی مع اردو ترجمہ۔ قیمت ۴؍

سیرِ محمدی۔ امام ابوجعفر طبریؒ کی کتاب خلاصۃ السیر جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکمل اور مختصر سوانحعمری ساتھ ہی آپکی جملہ ازواج مطہرہ اولاد و غلام لونڈیاں چچا ماموں اور سارے خاندان کے حالات۔ عمال اور اسباب جنگ و غزوات اور ہر کام کے طریقوں کا بیان ہے۔ عربی مع اردو ترجمہ عہ۔ صرف عربی ۸؍ صرف اردو ۱۲؍

عقائدِ محمدی حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی کتاب السنۃ کا عربی سمیت اردو ترجمہ عقائد کے باب میں قیمت ۴؍

برہانِ محمدی حضرت امام سبکیؒ کا رسالہ جزء رفع الیدین عربی اردو ترجمہ سمیت رفع الیدین کے ثبوت میں ۲؍

صلوٰۃِ محمدی۔ وضو، تیمم، نماز پنجگانہ نماز جمعہ جنازہ تراویح تہجد عیدین وغیرہ کا حوالوں سمیت بیان ۳؍

صیامِ محمدی نفلی فرضی روزوں کے احکام ماہِ رمضان لیلۃ القدر اعتکاف صدقۃ الفطر وغیرہ کے مسائل ۳؍

زکوٰۃِ محمدی کس مال پر زکوٰۃ ہے کسے دینی چاہئے کب دینی چاہئے کتنی دینی چاہئے بغرض زکوٰۃ اور نفلی خیرات کے کل مسائل ۳؍

حجِ محمدی۔ التوائے حج کا گناہ حج و عمرے کے فضائل التوائے حج کے دلائل کی تردید حج میں عجلت ترغیب فضیلت کا بیان ۱؍

توحیدِ محمدی۔ پکی قبروں گنبدوں قبوں کے بنانے کی کراہت، نیز ان کو گرا دینے کے تقریباً دو سو دلائل قرآن حدیث و فقہ سے ۴؍

مملکتِ محمدی سلطانِ نجد پر ملوکیت کے اعتراضوں کا مکمل جواب۔ قیمت ایک آنہ (۱؍) قابلِ دید رسالہ ہے

براتِ محمدی۔ حسن نظامی کے رسالے نادان وہابی کا دانائی کے ساتھ جواب۔ قیمت ایک آنہ ۱؍

مولودِ محمدی۔ مولود کے رد کی بیس دلیلیں، قیامِ مولود کے رد کی بیس دلیلیں۔ قیمت ۳؍ تین آنہ

عقیدۂ محمدی۔ اہلحدیث کے صحیح مذہب کا بیان اور ان کے مذہب پر جو تہمتیں ہیں انکا ازالہ ۱؍

دلائلِ محمدی۔ آمین، رفع الیدین، سورۂ فاتحہ کا حدیثوں اور حنفی مذہب فقہ کی کتابوں سے ثبوت اور اہلحدیث کو کسی مسجد سے روکنے کی حنفی مذہب سے حرمت اور اہلحدیث کے حق پر ہونیکا حنفی مذہب سے بیان ۳؍

درایتِ محمدی حنفی مذہب کی اعلیٰ کتاب ہدایہ کی تنقید، صاحب ہدایہ کا حدیثوں میں کمی زیادتی کرنا۔ اماموں کے مذہب بیان کرنے میں غلطیاں کرنی، ہدایہ کے اکتنوا عیب ناک مسائل امام صاحب اور انکے شاگردوں کے اکتنوا اختلافی مسائل، حنفیوں کا صرف امام صاحبؒ کی تقلید نہ کرنا، خود امام صاحبؒ کے اقوال میں حلال حرام کا اختلاف وغیرہ۔ قیمت بارہ آنے (۱۲؍)

(یہ تمام کتابیں منگوانے والوں کو ایک جلد میں مجلد کرا کر بھیجی جاتی ہیں اور جلد کے دام نہیں لگائے جاتے)

پتہ:— دفتر اخبار محمدی، اجمیری دروازہ، دہلی